چوہدری محمد اصغر جن کا میرپور آزاد کشمیر کے ایک مشہور خانوادہ سے تعلق ہے۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ساٹھ اور ستر کی دہائیوں میں برطانیہ کا رُخ کیا اور پھر یہیں کے ہو رہے، یہاں آنے والوں میں اکثریت کا مطمع نظر کسبِ معاش تھا۔ لہٰذا ان کی کوششیں اسی دائرہ میں سکڑ کر رہ گئیں، البتہ کچھ لوگوں سے ادبی، علمی، دینی اور سیاسی میدانوں میں قدم جمائے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔

مولانا فضل کریم عاصم رحمتہ اللہ علیہ جو آزادی ہند سے پہلے اسی علاقہ میں بحیثیت مدرس اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے، اور جب یہاں تشریف لائے تو اُنہوں نے دینی تعلیم اور اُردو زبان کی تدریس میں دلچسپی لی اور اُن کی ابتدائی کوششوں سے برطانیہ کے مختلف علاقوں میں پھیلے سینکڑوں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ مولانا محمود احمد میرپوری رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں توحید وسنت کی ایسی شمع روشن کی کہ آج برطانیہ کے مختلف شہروں میں مولانا کی کوششوں کے ثمرات دیکھے جاسکتے ہیں، انہوں نے علمی میدان میں ماہنامہ ''صراطِ مستقیم'' کی ادارت سنبھالی جو برطانیہ سے شائع ہونے والا واحد دینی مجلّہ ہے جو طویل عرصہ سے پابندی کے ساتھ تشنگانِ علوم کی پیاس بجھا رہا ہے۔ کچھ لوگوں نے سیاست میں قدم جمائے تو وہاں اپنے جوہر دکھائے اور کچھ لوگوں نے تجارت میں قدم رکھا تو اپنا لوہا منوایا ان ہی شخصیات میں ایک نام اصغر میرپور کا بھی ہے، جنہوں

نے ادبی میدان میں مختلف معرکے سرانجام دیئے ان کی کئی شعری مجموعے چھپ چکے ہیں، شاعری کی مختلف اصناف میں انہوں نے طبع آزمائی کی۔ ادبی ذوق کے ساتھ دینی مطالعہ کا خاصا اہتمام کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی معلومات کو کسی خوف یا طمع کے بغیر قلمبند کرتے رہتے ہیں۔ اپنے افکار ونظریات اور حاصل مطالعہ کو عام کرتے ہوئے موصوف کو اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ قارئین پھول برسائیں گے یا پتھر پھینکیں گے، جسے اُنہوں نے درست سمجھا وہ لکھا، ان کی کسی بات یا رائے سے اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن ان کا جذبہ غنیمت اور انہیں خود بھی اپنی رائے پر اصرار نہیں، دلیل کی قوت سے نہ کہ خوف یا لالچ سے اپنی رائے بدلنے میں عار نہیں سمجھتے، دین کے نام پر جاری غیر دینی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اور دین کا لبادہ اوڑھ کر دنیا بٹورنے والوں کے خلاف ان کے قلم کی تیزی دراصل اُن کے ضمیر کی آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے اور بیان کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔

عبدالہادی العمری

برمنگھم، برطانیہ

10/اگست 2012ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر حمد و ثناء میرے اللہ کے لئے جس نے یہ یہاں بنایا بے شمار درود و سلام نبی پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے دنیا میں توحید کا بولا بالا کیا۔

اما بعد ! اے اللہ میں جانتا ہوں کہ میں ایک بہت ہی گناہ گار انسان ہوں اور بہت ہی کم علم ہوں شائد توحید کے موضوع کے ساتھ پوری طرح انصاف نہ کر سکوں میری التجا ہے کہ میری کوتاہیاں درگزر کر دینا جو اچھی بات ہو اس کا اجر مجھے میرے ماں باپ و اہل و عیال کو دینا۔ میرے اللہ میں بہت گناہ گار ہوں میرے نامہ اعمال میں کچھ بھی نہیں اس کے باوجود میں تیری رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوا۔ یا اللہ میری زندگی میں جو مصائب آتے ہیں وہ میرے اپنے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں اور میں اُن پہ اس لئے صبر کرتا ہوں کہ میرا اللہ ایک دن مجھے ضرور اس کا اجر دے گا۔ یا اللہ جب تک میری زندگی ہے مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا اور توحید کی راہ پر رکھنا شرک سے مجھے دُور رکھنا۔

بچپن میں ایک کہانی سنی تھی کہ ایک امیر آدمی کے مکان کے سامنے ایک غریب کا مکان تھا جو دن بھر محنت مزدوری کرتا اور بیوی بچوں کا پیٹ بھرتا شام کو اپنے مکان کے باہر بیٹھ کر بڑے سکون سے لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کرتا امیر آدمی کی بیوی کہتی کہ ہماری دولت کس کام کی جب زندگی میں سکون نہیں سونے کے لئے ہمیں نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں اور دوسری جانب

ہمارا مفلس پڑوسی ہے جس کا لوگ احترام کرتے ہیں اوراس کی زندگی بھی سکون سے گزر رہی ہے ہماری اس دولت کا کیا فائدہ جس سے ہمارا سکون خراب ہو رہا ہے وہ امیر آدمی اپنی بیوی کی باتیں سنتا رہا دوسرے دن اس نے غریب آدمی کو بُلایا اور دس ہزار روپیہ دے کر کہا کہ جاؤ اس سے کوئی کاروبار کرو اور روپیہ لے کر گھر چلا آیا جب رات ہوئی تو وہ مکان سے باہر نہیں آیا جو بھی دستک دیتا وہ دروازہ ہی نہ کھولتا رات بھر پیسے سرہانے کے نیچے رکھ کر جاگتا رہا کہ کوئی چور آکر چوری نہ کر لے اسی تذبذب میں رات بیتی صبح وہ امیر آدمی کے پاس گیا اور رقم واپس کر کے کہا کہ ایسی دولت کس کام کی جس سے انسان کا ذہنی سکون ہی جاتا رہے میرے ساتھ بھی کچھ اسی طرح ہوا کہ کئی امیر دوست کہتے کہ تم ہم سے خوش نصیب ہو جو آرام وسکون سے رہتے ہو اور کھاتے پیتے بھی ہم سے اچھا ہو مگر مجھے علم نہیں تھا کہ ان باتوں میں حسد بھی چھپا ہے تو میں نے کہنا شروع کیا کہ میرے پاس اتنا مواد ہے کہ ایک چھوٹی سی اسلامی کتاب لکھی جاسکتی ہے۔اُن نام نہاد دستوں نے میری رہنمائی کرنے کے بجائے میرے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی جس کا خمیازہ میں آج تک بھگت رہا ہوں۔معاشرے میں مجھے بدنام کیا گیا میرے کردار کو مسخ کیا گیا اور میرے خلاف طرح طرح کی افواہیں اُڑانی شروع کر دیں اسی دوران میں نے شاعری بھی لکھنی شروع کر دی جس سے انہیں اور حسد ہونے لگا اور انہوں نے میری زندگی میں کافی مصیبتیں کھڑی کر دیں مگر میں نے بھی حوصلہ نہ چھوڑا اور دل سے یہ عہد کیا کہ اگر میرے اللہ کو منظور ہوا تو میں یہ کتاب ضرور لکھوں گا آج اللہ کے فضل سے یہ کتاب آپ

کے ہاتھ میں ہے اور میرے دشمنوں کا میرے اللہ نے منہ کالا کیا۔اس کتاب کی تیاری میں مولانا عبدالہادی العمری صاحب نے میری بہت رہنمائی کی ہے گو یہ ایک سال لیٹ تیار ہوئی مگر کہتے ہیں ناں کہ ہر کام میں اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے تو اس دوران مجھے اور کئی چیزیں ملتی رہیں جنہیں کتاب میں شامل کرتا گیا اسی طرح یہ ایک اچھی خاصی کتاب بن گئی۔ہم چار بھائی ہیں۔ہم سب سے بڑے ہیں بھائی محمد اسلم ان کے بعد محمد اقبال پھر میں اور مجھ سے چھوٹا ہے عابد محمود ہم چاروں میں مذہب کے بارے میں میرے اور بھائی اقبال کے خیالات کافی ملتے ہیں کئی بار ہمارے خلاف محاذ آرائی بھی ہوتی رہتی ہے اور وہ صرف ہمارے عقائد کی بنا پر ہوتی ہے اسی کی اور کوئی وجہ نہیں مگر ہم دونوں بھائی اپنے عقائد پر ڈٹے رہتے ہیں اور اپنا مؤقف نہیں بدلتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اپنی خرافات میں شامل کرنا چاہتے ہو تو ہمارے عقائد کے خلاف کوئی قوی دلیل لاؤ کہ تم حق پر ہو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے ہم دونوں کا یہ عقیدہ ہے کہ روزی رساں اللہ ہے کوئی انسان کیا کرسکتا ہے ہمارے کافی نام نہاد الحدیث اپنے مفادات کی خاطر آج ایک پیر کے ساتھ تو کل دوسرے پیر کے ساتھ جو کہ ہم سے نہیں ہوسکتا گو ہمارے پاس اتنا علم نہیں ہے مگر ہم جانتے بوجھتے ہوئے سچ کو ٹھکرا کر جھوٹ کا ساتھ نہیں دے سکتے میرا مؤقف بدلنے کے لئے کافی لوگ تکلیفیں دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے مگر مجھے اس بات کی پرواہ نہیں میرا اللہ میرے ساتھ ہے۔

انگریزی کا ایک محاورہ ہے کہ:

Last But Not Least

میرے مراد محترم جناب قاری عبدالسلام صاحب سے ہے جو کہ میرے اچھے محسن اور مخلص انسان اور بڑے پیارے عالمِ دین ہیں اُنہوں نے اس کتاب کے لئے جو دوڑ دھوپ کی اس کا اجرانہیں اللہ ضرور دے گا میں بھی ہر وقت دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے ایسے نیک لوگوں کی معاشرے کو بہت ضرورت ہے۔ کاش بھی لوگ ان کی طرح ہوں تو یہ دُنیا کتنی حسیں ہو مگر کہتے ہیں جہاں پھول وہاں کانٹے بھی ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ اگر معاشرے میں بُرے لوگ نہ ہوتے تو ہمیں اچھے لوگوں کی پہچان کیسے ہوتی میں اُن کے بارے میں مبالغہ آرائی نہیں کر رہا کیوں کہ یہ انسان ہی اچھے ہیں میرے پاس اُن کی تعریف کے سِوا کچھ نہیں اور دعا ہے اللہ انہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔ ہمارے اہلِ حدیثوں میں سے کافی تو نام کے ہی اہلِ حدیث ہیں مگر تھوڑے لوگ جیسے آٹے میں نمک کے برابر ہیں جو میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں ان میں جناب حاجی کرم الٰہی صاحب رادھرم ،جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب ،رادھرم اور بھائی حاجی منظور صاحب اور بھی چند دوست ہیں جس سے نام زیادہ ہو جائیں گے اور میں اُن دوستوں کا بھی ممنون ہوں جو اپنی باتوں سے یا اپنے چمچوں کے ذریعے میری حوصلہ شکنی کرتے آئے ہیں۔ کیوں کہ جب تک آپ کی مخالفت نہیں ہوتی تب تک انسان میں نکھار نہیں آتا یہ دشمن ہی ہوتے ہیں جو انسان کی شخصیت سنوارتے ہیں یہ حدیث ہے کہ میں نے خود نہیں پڑھی مگر علمائے کرام سے سُنی ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد

ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''بڑا بدنصیب ہے وہ انسان جس کے دشمن نہیں ہیں''

یہ بات میرے مشاہدے کی ہے کہ میں وہ انسان تھا کہ اگر ایک دو بار فون پر کوئی بُری بات کہتا تو میں فون کا نمبر بدل دیتا۔ جب میرے دشمن زیادہ ہو گئے تو پھر وہ فون کر کے مجھے گالیاں دیتے رہے مگر میں نے فون نہیں بدلا۔ یہ ایک جیتی جاگتی مثال ہے کہ دشمن کس طرح ایک انسان کی شخصیت نکھارتے ہیں۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپوری

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ
''حق پر چلنے والا تنہا رہ جاتا ہے'' یہی کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے''

دھن دولت اور شہرت نہ میرے دل کی کنجی ہے
اپنی تمام عمر کی صرف یہ کتاب پونجی ہے

انتساب

میرے والداور والدہ کے نام

اور

اپنے استاد محترم جناب فضل کریم عاصمؒ کے نام دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اوران کے درجات بلند کرے(آمین)

مولانا محمود احمد میر پوریؒ کے نام جو کہ ایک اچھے مسلمان پیارے دوست، میرے لیے ایک رہبر کی حیثیت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ انہیں راحتیں بخشے اوران کے درجات بلند کرے(آمین)

مولانا فضل کریمؒ کے روپ میں مجھے ایک ایسا استاد ملا جنہوں نے میری سوچ کو ضیاء بخشی اور مولانا محمود احمد میر پوریؒ کے روپ میں ایک عظیم عالم دین، بہترین دوست، سچا رہبر آج میں جو کچھ لکھتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی بخشش ان لوگوں کی تبلیغ اور میری کاوش کا نتیجہ ہے خدا کرے میری طرح اور کوئی دوست بھی اس میدان میں آگے آئیں اوراس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔

مجھے یاد ہے 1980ء میں مولانا محمودؒ مجھے لائبریری کی چابی دے دیا کرتے تو میرا سارا دن جو سوالات ذہن میں ہوتے ان کے جوابات کتابوں میں ڈھونڈتا رہتا۔ مجھے آج بھی یاد ہے نماز ظہر کا وقت تھا مولانا عبدالہادی العمری اس وقت سعودیہ سے نئے آئے تھے۔ انہوں نے مولانا عبدالہادی العمری صاحب سے کہا کہ آج کے بعد اصغر اگر کوئی سوال پوچھنا چاہے تو اسے جواب دینا آپ کا کام ہے اور مولانا عبدالہادی العمری صاحب کی سمت اشارہ کرکے کہا کہ یہ تمھیں ہر سوال کا جواب مجھ سے بہتر دیں گے۔ تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر کوئی عام عالم ہوتا یعنی اگر کوئی پکی روٹی کا عالم ہوتا تو وہ دوسرے عالم کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہتا وہ سوچتا کہ اس سے میرا رتبہ کم ہوجائے گا۔ مگر آفرین مولانا محمود احمدؒ پر جو چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے۔ میں ممنون ہوں گرین لین مسجد کی انتظامیہ کا جنھوں نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ مسجد کی لائبریری میں جتنی کتابیں تھیں میں نے ان سے استفادہ کیا زیادہ تر توحید اور تقلید کے بارے میں مسجد کی لائبریری میں رکھی ہوئی کتابوں سے

استفادہ کیا۔ اور کچھ میری اپنی ذاتی لائبریری کی کتابوں سے لیا اور میں ممنون ہوں مولانا عبدالہادی العمری صاحب کا جنہوں نے ہمیشہ میرے ذہن میں جو سوالات آتے تھے ان کا جواب ہمیشہ قرآن وحدیث کے مطابق دیا۔

مجھے علماء اہلحدیث سے صرف تھوڑا گلہ ہے کہ یہ لوگ ڈرتے بہت ہیں میں سلام کرتا ہوں جناب مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی ؒ کا اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند کرے ایسے علماء ہوں جو سرعام حق کا پرچار کرسکیں لوگ غلط ہوتے ہوئے بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہم حق پر ہوتے ہوئے بھی چھپے پھرتے ہیں مجھے کئی دوست کہتے ہیں کہ حق کا پرچار کر کے تمہیں کیا ملا میں اس کے جواب میں یہی کہتا ہوں کہ توحید کی خاطر اگر میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں اسی طرح کی باتیں سن کر مجھے تفسیر ابن کثیرؒ میں ایک واقعہ ہے کہ ایک عیسائی شہنشاہ نے ایک مسلمان کو کہا کہ تم میری بیٹی سے شادی کرلو اور میں اپنی بادشاہی کا حصہ بھی تمہیں دوں گا اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو انہوں نے انکار کر دیا تو شہنشاہ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے یہ دیکھ کر بادشاہ نے سوچا کہ شائد پچھتا رہے ہیں تو اس نے پوچھا اب جو رہتے ہو اگر میری بات مان لیتے تو رونا نہ پڑتا اس پر انہوں نے سونے کے پانی سے لکھنے والے الفاظ کہے انہوں نے کہا میں ڈر کے مارے نہیں رو رہا میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف ایک جان کیوں دی اگر اس نے مجھے ایک سو جانیں دی ہوتیں تو وہ بھی میں اللہ کی راہ میں نچھاور کر دیتا۔

میں ان بزرگوں کی طرح نیک انسان تو نہیں ہوں مجھ میں بہت سی خامیاں ہیں بہت گناہگار ہوں مگر میرا جذبہ بھی ایسا ہی ہے کہ اگر میرے عقیدے کی وجہ سے مجھے اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں تو میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ یہ مرتبہ کسی خوش قسمت کو نصیب ہوتا ہے کہ جیسے وہ انسان اور اس کا رب ہی جانتا ہے کہ جو بدعقیدہ لوگ اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے مجھے اس بات کا اجر ملے گا۔ اس بات پہ میرا پختہ ایمان ہے۔ اگر ان کے پیر کہتے ہیں کہ ہم تعویزوں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں تو آج تک یہ لوگ کشمیر کیوں نہیں آزاد کرا سکے یہ اپنے غنڈوں کو میرے پیچھے لگانے کی بجائے ایک تعویذ کے سہارے میری سوچ کیوں نہیں بدل دیتے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ان کے مرید تو بے چارے علم سے کورے ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ توحید باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ تقلید کے بارے میں بھی کچھ لکھ دوں تا کہ عام انسان تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ سکے اور باقی کچھ اپنی اسلامی نظمیں شامل کی ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہوگا۔

میرے اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ سب کچھ لکھنے کی ہمت دی میں اس قابل نہیں تھا۔ میں نے یہ جو کچھ لکھا ہے یہ میری زندگی کا سرمایہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پہ اپنے پروردگار کا خاص کرم ہے نہیں تو میں اس قابل نہیں تھا کہ کچھ لکھ سکتا وہ جب چاہتا ہے کسی عام انسان سے کوئی ایسا کام کروا دیتا ہے جسے دیکھ کر اس کے دشمن دھنگ رہ جاتے ہیں۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپوری

اظہارِ تشکر

میں بے حد ممنون ہوں محترم جناب مولانا عبدالہادی العمری صاحب کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی Proof Reading کر کے سبھی غلطیوں کو درست کیا میرے خیال میں اگر یہ کام میں خود سرانجام دیتا تو کبھی اتنی باریک بینی سے غلطیوں کی نشاندہی نہ کرسکتا تھا اور پاکستان سے پوری کتاب کو منگوا کر ہر چیز کو ترتیب سے اپنی جگہ پر لکھا اور میرے پاس کچھ مزید چیزیں لکھی ہوئی تھیں وہ بھی کتاب میں شامل کیں۔

میں ایک بار پھر مولانا عبدالہادی العمری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھ غریب کی مدد کی اس کا اجر اللہ سے تو انہیں ملے گا ہی مگر میں بھی تمام عمر انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ میں عملاً بھی ایسا کرتا ہوں مثال آپ کے سامنے ہے کہ مولانا

فضل کریم عاصمؒ اور مولانا محمود احمد میر پوریؒ نے میرے ساتھ نیکی کی تھی تو آج
میں اپنی یہ کتاب اُن دونوں ہستیوں کے نام کر رہا ہوں ، اسی طرح مولانا
عبدالہادی العمری صاحب بھی میرے لئے بڑے قابلِ احترام ہیں خدا انہیں
سدا سلامت رکھے اور اسی طرح یہ دین کی خدمت سرانجام دیتے رہیں۔آمین

محمد اصغر میر پوری

توحید

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ہر طرح کی حمد وثناء اس خدا کے لیے جس نے کل کائنات کو بنایا بے شمار درود وسلام حضرت محمد ﷺ پر جنہوں نے اس جہاں میں توحید کا بول بالا کیا۔

امابعد

اس وقت یعنی موجود زمانے میں مسلمانوں کے عقائد میں وہی بربادی کی جہاں کافی وجوہات ہیں ان میں سے ایک ہم وجہ یہ بھی ہے کہ وہ مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیر اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں یعنی کوئی کہہ رہاہے ''یاعلیؑ مدد'' اور کوئی جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے مدد مانگ رہا ہے اور ہر ماہ گیارہویں دے رہاہے کہ وہ خوش ہو کے جلد حاجتیں پوری کردیں

گے۔

اگر ہم ان کے نیک لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں تو ان کی تعلیمات میں یہ بات ملتی ہے کہ مشکل وقت میں اللہ کے در سے مانگواس کے سوا کوئی غیر اللہ کسی کو کچھ بھی نہیں دے سکتا، اس کے برعکس ان لوگوں نے کیا کیا کہ ان کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال کے انہی سے مانگنا شروع کر دیا حالانکہ کسی بھی مشکل میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں یہ نادان لوگ اگر اس اہم بات کو اگر سمجھیں تو پھر انہیں کبھی بھی دردر کے دھکے نہ کھانے پڑیں۔مگر کہتے ہیں نا کہ جو مقدر میں لکھا ہوتا ہے تو وہی ملتا ہے تو انسان بھی جیسے جیسے شرک کی طرف راغب ہوتا ہے تو اللہ بھی اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے کہ وہ انسان پھر کبھی ہدایت نہیں پا سکتا کیونکہ اگر اللہ کسی کو ہدایت نہ دے تو کوئی بھی ہستی اسے ہدایت نہیں دے سکتی۔

وسیلہ:

اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک میں فرماتے ہیں بلکہ حکم کرتے ہیں۔''مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا'' مگر دعا شرک سے خالی ہونی چاہیے یعنی کسی ایسے طریقے سے دعا نہ کی جائے جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔

توحید کے موضوع پر بات کرنے سے پہلے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صرف لا الا اللہ کہنے سے توحید کا حق ادا نہیں ہوتا جب تک آپ رسالت کا بھی اقرار نہ کریں اور ان کا اقرار ہی کاری نہیں ان پر عمل بھی ہونا چاہیے۔شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہدے

یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لیے ہے

اسلام میں جو چیز ہمیں سب سے پہلے سکھائی جاتی ہے وہ ''توحید'' ہے اور جتنے انبیاء اس دنیا میں آئے جس چیز پر انہوں نے زور دیا اور جس کی تعلیم دی وہ تھی توحید، اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں خود کہتے ہیں کہ وہ ہر گناہ بخش دیں گے مگر شرک کرنے والوں کے لیے کوئی بخشش نہیں ہے اور توحید کی ضد ہے شرک جو مشرک ہیں ان کا اگلے جہاں میں یہی انعام ہے کہ جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے وہاں کوئی بھی ان کی مدد کو آنے والا نہیں۔

اگر آپ کو کوئی دکھ، درد، مصیبت، مشکل، بیماری یا کسی قسم کی کوئی بھی تکلیف ہو تو توحید کا تقاضا یہ ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کو پکاریں اور غیر اللہ سے کبھی مدد طلب نہ کریں مگر برا ہو ان جعلی پیٹ پرست، پکی روٹی کے مولویوں اور خانقاہی نظام کو غلط رنگ میں پیش کرنے والوں کا کہ انہوں نے جہاں دین میں بدعات وخرافات شامل کیں وہیں توحید کے معنی بھی اپنے طریقے پر ایجاد کر لیے یعنی اگر آپ کو کوئی دکھ، درد، تکلیف، مصیبت، بیماری یا کوئی کسی قسم کی مشکل در پیش ہے تو آپ کو سبھی طرح کے وہ طریقے اپنانے ہوں گے جو توحید کے خلاف ہیں یعنی کسی بزرگ کے مزار پر جائیں گے اور قبر کا طواف کریں گے اور تا کہ کہیں گے آپ اللہ کے نیک بندے ہیں اللہ سے دعا کریں وہ میری ساری مشکلات دور کر دے'' جو بات بالکل قرآن وحدیث کی تعلیمات کے خلاف نہ

ہی ہمارے پیارے بنی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور نہ ہی صحابہ کرام اجمعین میں سے کسی سے یہ ثابت ہے کہ وہ کسی کے مزار پر جا کر کچھ مانگا کرتے تھے قرآن پاک میں انبیاء کرام کی دعائیں موجود ہیں حضرت آدمؑ سے لے کر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء تھے سب کی دعائیں قرآن پاک میں موجود ہیں مگر وہاں اللہ کے سوا کسی واسطے یا وسیلے کا ذکر نہیں ؟ مثلاً حضرت ابراہیمؑ کی دعا قرآن مجید میں موجود ہے ''اے ہمارے رب بے شک تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ پر کچھ بھی پوشیدہ نہیں نہ زمین نہ آسمان میں سب تعریف اس کے اللہ کے لیے ہے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کئے بے شک میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے۔ اے اللہ مجھ کو اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میرے رب میری دعا قبول فرما اے ہمارے رب مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو بخش دے، حساب قائم ہونے کے دن'' (حضرت آدمؑ کی دعا کی قبولیت کا واقعہ اور مزید تفصیلات احادیث مبارکہ میں جید علماء کرام کی شرح ملاحظہ کریں)

اگر آپ اس قرآنی دعا پر غور کریں اور سوچیں کہ اگر کسی کا واسطہ یا وسیلہ اتنا ہی ضروری تھا تو حضرت ابراہیمؑ کے وسیلہ سے یا حضرت نوحؑ کے وسیلہ سے تو نے مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کیے مگر نہیں آپ نے توحید کا تقاضا پورا کیا اور صرف اللہ سے التجا کی اور وہ بھی کسی وسیلہ سے خالی آپ غور کریں کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والدین اور تمام ایمان والوں کی مغفرت کی اللہ تعالیٰ

سے دعا مانگی۔لیکن دعا سے پہلے اللہ کے علم کو جو کہ آسمان وزمین کو محیط ہے (اس سے بھی زیادہ ہے)اور ایک ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں پھر اللہ باری تعالیٰ کی تعریف فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں انہیں دو بیٹے عطا فرمائے اور یہ کہ وہ ہی تمام مخلوقات کی دعائیں سنتا ہے اور قبول کرتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دعا شرک سے خالی ہو اور جو توحید کے تقاضے ہیں وہ پورے کئے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی وسیلہ کے بغیر ہی ہماری دعا نہ سنے ہم اگر قرآن مجید میں تمام انبیاءؑ کی دعاؤں کا غور سے مطالعہ کریں ہمیں یہی تعلیم ملتی ہے کہ دعا صرف اسماء حسنٰی یعنی اللہ کے پیارے ناموں کے ساتھ کرنی چاہیے۔اس سے آگے چل کر اگر آپ حدیث نبوی میں دیکھیں تو وہاں بھی ہمیں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے یہی تعلیم دی ہے کہ دعا شرک سے پاک ہونی چاہیے یعنی اس میں کسی نبی ، ولی ، پیر یا بزرگ سے وہ چیزیں نہ مانگیں جو صرف اور صرف اللہ دے سکتا ہے۔اور کسی ہستی کو اپنی دعا کا وسیلہ نہ بنائیں جو جس طرح قرآن وحدیث سے دعائیں ثابت ہیں اسی طریقے سے کریں۔

ابوداؤد شریف وترمذی شریف میں ہے ،حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا ''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کے برابر کوئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا۔

اسی طرح ترمذی شریف میں ہے کہ ''حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا زمین وآسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے اس دعا کا کوئی حصہ بھی آسمان کی طرف نہیں چڑھتا جب تک کہ تو اپنے نبی ﷺ پر درود شریف نہ بھیج لے یعنی اس وقت تک کوئی بھی دعا قبول نہیں ہوتی''۔

بخاری شریف میں ہے حضرت اُم سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کس چیز سے شروع کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''آنحضرت ﷺ جب رات کو اٹھتے تھے تو اپنی نماز اس دعا سے شروع فرماتے تھے'' ''اے اللہ! جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمانوں اور بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں تو مجھے ہدایت دے اس حق میں جس میں اختلاف کیا گیا تو ہی جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف چلاتا ہے''

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حق وہدایت کی راہ پر چلنے اور توفیق پانے کی اللہ سے دعا مانگ رہے ہیں کیونکہ حق کی راہ میں لوگوں نے بڑا اختلاف کیا ہے۔ اور صحیح راہ پر چلنے کی توفیق اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ یہی آپ کا طریقہ تھا کہ اپنی دعاؤں سے پہلے بارگاہ الٰہی میں اس کی ذات وصفات واسماءِ حسنیٰ کا وسیلہ پیش کرتے تھے اسی طرح ہمارا بھی اور ہر مسلمان کا عمل ہونا چاہیے اور یہی ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے اور یہی ان کی اطاعت ومحبت کا تقاضا ہے۔

ترمذی شریف کی ایک اور حدیث میں ہے عمران بن حصینؓ کہتے ہیں

کہ میں نے رسول اللہ نے سنا ہے کہ ''جو شخص قرآن پڑھے اس کو چاہیے قرآن کے ذریعے اللہ سے مانگے جلد ہی ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگیں گے''۔

اس حدیث میں قرآن مجید کو اپنی دعا کا ذریعہ وسیلہ بنانے کا حکم دیا گیا ہے اس لئے کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے، اور اس کی حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح پاک ہے۔ اور مقدس ہے، قرآن مجید کو پڑھنا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا اعلیٰ عبادت اور دعا قبول ہونے کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔ (اذان کے بعد کی دعا کے ترجمہ پر غور کریں)

بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے والوں میں سے تین شخص راستہ پر چل رہے تھے۔ کہ شام کا وقت ہو گیا اور انہیں رات بسر کرنے کے لیے ایک غار میں پناہ لینا پڑی، غار میں جب وہ داخل ہوئے تو پہاڑ پر سے ایک چٹان سرک کر غار کے منہ پر گر پڑی اور یہ تینوں غار میں پھنس کر رہ گئے۔ ان سب نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب یہاں سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم تینوں میں سے ہر ایک اپنے سب سے اچھے عمل کے ذریعے یعنی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

ان میں سے ایک نے کہا ''اے اللہ میرے بوڑھے والدین تھے میری عادت تھی کہ ان کو دودھ پلانے سے پہلے میں اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتا تھا۔ ایک دن میں درخت کی تلاش میں دور چلا گیا جب واپس آیا تو میرے ماں باپ سو چکے تھے میں نے ان کو دودھ پلائے بغیر اپنے بچوں کو دودھ

پلانا پسند نہیں کیا اور دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لے کر ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا۔ بچے میرے اپنی ماں سے لپٹ کر بلکتے رہے یہاں تک کہ فجر کا وقت آ گیا۔ تب وہ جاگے اور دودھ پیا ''اے اللہ اگر یہ عمل میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس کی حکمت سے اس چٹان کی مصیبت سے ہمیں نجات دے، پھر اس کے بعد چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن اتنی نہیں کہ وہ اس میں سے باہر نکل سکیں پیارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ دوسرے نے کہا ''اے میرے اللہ میری ایک چاچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے اپنی بری نیت کا اظہار کیا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ وہ قحط سالی سے مجبور ہو کر میرے پاس آئی اور میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ وہ مجھے خلوت کا موقعہ دے وہ اس پر راضی ہو گئی اور جب میں نے اس پر پوری طرح قبضہ جمالیا تو وہ کہنے لگی کے عصمت کی سرحد کی ناحق مت توڑو یہ سن کر اس پر میں سوار ہوتے ہوئے رک گیا۔ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی پھر بھی میں اس کے ساتھ اپنے برے خیال سے باز آ گیا اور وہ اشرفیاں بھی معاف کر دیں جو میں نے اسے دی تھیں۔ اے اللہ اگر میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہمیں اس چٹان کی مصیبت سے نجات دے اس کے بعد چٹان کچھ اور سرک گئی مگر اتنی بھی نہیں کہ تینوں اس میں سے نکل سکیں۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے کہا ''اے اللہ میں نے کئی مزدور مزدوری پہ رکھے اور سب کی مزدوری ادا کر دی لیکن ایک مزدور اپنی اجرت چھوڑ کر چلا گیا میں نے اس کی اجرت کو خوب بڑھایا یہاں تک کہ کافی

مال ہو گیا ایک عرصہ کے بعد وہ آیا اور مجھ سے اپنی مزدوری مانگی میں نے کہا یہ سب اونٹ، گائے، بکریاں جو تم دیکھ رہے ہو سب تمہارے ہیں اس نے کہا بندہ خدا مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کر رہا تب اس نے سارا اپنا مال لے لیا اور چلا گیا۔ اے اللہ یہ عمل اگر میں نے محض تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس کی برکت سے (یعنی ذریعہ وسیلہ) سے ہماری اس مصیبت کو دور فرما۔ تب جا کر چٹان پوری سرک گئی اور وہ سب نکل کر چلے گئے''

سب حدیث شریف میں بھی ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں پچھلی امت کے تین مومن مردوں کا اپنے اپنے اعمال صالحہ کے ذریعہ دعا کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں

یہ قصہ پیارے نبی ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے اس لیے بیان کیا تھا کہ وہ نئے نئے شرک و جاہلیت کی زندگی سے اسلام میں داخل ہوئے تھے اور ابھی پوری طرح جاہلی عادات دل و دماغ سے نکلی نہیں تھیں کبھی پرانی عادت کے مطابق بلا قصد لات و عزیٰ کی قسم کھا لیا کرتے تھے ایسے موقعہ پر پیارے نبی ﷺ انہیں تاکید فرمایا کرتے تھے جو شخص بھولے سے لات و عزیٰ کی قسم کھائے اسے فوراً لا الہ الا اللہ کہہ کر اپنی غلطی کی معافی مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ جب قرآن پاک کی سورۂ بقرہ میں خود حکم کرتے ہیں کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا سنتا ہوں تو پھر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں حکم کر رہے ہیں کہ ہم اس سے مانگیں تو پھر ہمیں اسی سے ہی مانگنا چاہیے، کیوں اور دروں کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔

اب قرآن وحدیث سے آگے چل کر ہم بزرگان دین کا طریقہ دیکھتے ہیں کہ وہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

امام محمد بن جریر طبریؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے ایسے اعمال کے ساتھ تقرب چاہو جو اس کی خوشنودی کا باعث ہو۔

اس طرح امام راغبؒ اپنے مفردات اسی وسیلہ کی آیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وسیلہ سے مراد صراط مستقیم پر علم، عبادت اور حکام شریعت (یعنی اعمال صالح) کی طرف گامزن رہنا ہے۔

خازنؒ اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کا قرب حاصل کرو، تفسیر فتح البیان میں ہے کہ وسیلہ کا مطلب عبادت اور اطاعت کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرنا ہے۔

اسی آیت کے تحت امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں تقویٰ کا حکم ہو رہا ہے اور وہ بھی اطاعت سے ملا ہوا مطلب یہ ہے کہ خدا کے منع کردہ کاموں سے رکا رہے۔ اور اس کی طرف قربت یعنی نزدیکی تلاش کرے۔

یہی معنی وسیلہ کے حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہیں، حضرت ابووائل حضرت حسن حضرت ابن زید اور بہت سے مفسرینؒ سے بھی مروی ہے قتادہؒ فرماتے ہیں خدا کی اطاعت اور اس کی مرضی کے اعمال سے اس سے قریب ہوئے جاؤ ان مفسرینؒ اجمعین نے وسیلہ کے جو معنی کیے ہیں اس پر سب مفسرین کا اجماع ہے اس میں کوئی ایک بھی اس کے خلاف نہیں۔

ابو حنیفہؒ سے امام ابو یوسف روایت کرتے ہیں کہ کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اسماء حسنیٰ کے بغیر اللہ سے دعا کرے۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کریں اور سوچیں کہ جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے توحید کی تعلیم دی وہیں برا ہوا اس خانقاہی نظام کا جس نے توحید کو بھی خالص نہ رہنے دیا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں سو اگر تم سچے ہو تو تم انہیں پکارو پھر ان کو چاہیئے تمہیں جواب دیں''

اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے یہاں کسی بت یا پتھر کا ذکر نہیں ہے لفظ عباد آیا ہے اور عربی میں عباد بندے کو کہتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے یہاں بندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے شرک کے دعویٰ میں سچے ہو کہ یہ بندے پکاریں سنتے ہیں اور امداد کو پہنچتے ہیں تو انہیں پکار دیکھو کے دکھ، مصیبت ، بیماری دور کرنے میں کیا انہیں قدرت ہے؟ خدا نے فرمایا ہرگز نہیں کیونکہ یہ تمہاری طرح (خدا کے محتاج) بندے اب آپ اگر کسی غیر اللہ کو حاجت روا سمجھنے والے سے ایسی بات کریں گے تو وہ یہی جواب دیں گے ہم بھی بزرگوں ، ولیوں ، پیروں کو خدا نہیں سمجھتے ہم تو اس لیے ان کی قبروں پر حاضر ہوتے ہیں کہ یہ ہماری دعا اللہ تک پہنچا ئیں گے کیونکہ وہ اللہ کے نیک بندے تھے ، اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اس کے برعکس اگر ہم قرآن میں دیکھیں تو ہمیں جو بھی دعائیں ملتی ہیں وہ سب یہی تعلیم دیتی ہیں کہ اللہ ہی ہر دکھ، درد، مصیبت دور کرنے والا ہے اور کوئی ایسی ہستی نہیں جو اسے مجبور کر سکے کہ آپ کو

یہ کام ضرور کرنا ہے۔قرآن کریم میں حضرت زکریاؑ کا واقعہ ہے کہ ان کے ہاں اولاد نہیں تھی ۔ وہ کبھی کسی نبی کی قبر پر جا کر اولاد مانگنے کا ذکر نہیں ملتا آپ حضرت موسیٰؑ کی قبر پر جا کر کہہ سکتے تھے کہ آپ کلیم اللہ ہیں میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاں نیک اولاد دے آپ کو کوئی ایک بھی ایسا واقعہ قرآن میں نہیں ملے گا۔

تفسیر ابن کثیرؒ میں امام ابن کثیر نے اس بات پر کافی روشنی ڈالی ہے کہ شرک کا پہلے پہل آغاز کیسے ہوا سورہ نوح کی تفسیر میں امام صاحبؒ فرماتے ہیں ''یہ سب بت دراصل قوم نوح کے اولیاء اللہ تھے ان کے انتقال کے بعد شیطان نے اس زمانہ کے لوگوں کے دلوں میں (یہ بات) ڈالی کے ان بزرگوں کی عبادت گاہوں میں ان کی کوئی یادگار قائم کریں (جیسا کہ ہمارے ہاں بڑے بڑے مزار بنائے جاتے ہیں اسی طرح ان لوگوں کا طریقہ کار ذرا مختلف تھا) چنانچہ انہوں نے وہاں نشان بنا دیئے اور ہر بزرگ کے نام پر انہیں مشہور کیا ہے (جیسا ہمارے ہاں داتا دربار، اجمیر شریف وغیرہ) جب تک یہ لوگ زندہ رہے اس جگہ کی پرستش نہ ہوئی لیکن ان نشانات اور یادگار قائم کرنے والے لوگوں کے مرجانے کے بعد اور علم کے اٹھ جانے کے بعد جو لوگ آئے بوجہ جہالت ان جگہوں کی اور ان ناموں کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔(قوم نوح کے ان بتوں کے نام ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر)

ابن عساکرؒ حضرت شیثؑ کے قصہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا حضرت آدمؑ کے چالیس بچے تھے بیس لڑکے بیس

لڑکیاں ان میں سے جن کی بڑی عمریں ہوئیں ان میں ہابیل، قابیل، صالح اور عبدالرحمٰن تھے جن کا پہلا نام عبدالحارث تھا اور ود تھا جنہیں شیث اور ہبۃ اللہ بھی کہا جاتا ہے تمام بھائیوں نے سرداری انہیں کو دے رکھی تھی۔

سب سے پہلے غیر اللہ کی پرستش کا واقعہ یہ ہوا کہ ایک دیندار ولی اللہ مسلمان جسے لوگ بہت چاہتے تھے۔ اور بڑے معتقد تھے اور جب وہ مر گیا یہ لوگ مجاور بن کر اس کی قبر پر بیٹھے گئے اور رونا پیٹنا اور اسے یاد کرنا شروع کیا اور بڑے بے چین اور مصیبت زدہ ہو گئے۔ ابلیس نے یہ دیکھ کر انسانی صورت میں ان کے پاس آ کر ان سے کہا کہ اس بزرگ کی یادگار کیوں نہیں قائم کر لیتے جو ہر وقت تمہارے سامنے رہے اور تم اسے نہ بھولو اس رائے کو پسند کیا ابلیس نے اس بزرگ کی تصویر بنا کر ان کے پاس کھڑی کر دی جسے دیکھ کر یہ لوگ اسے یاد کرتے تھے اور اس کی عبادت کے تذکرے رہتے تھے جب وہ سب اس میں مشغول ہو گئے۔ تو ابلیس نے کہا تم سب کو یہاں آنا پڑھتا ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ میں اس کی بہت سی تصویریں بنا دوں تم انہیں اپنے گھروں میں رکھ لو اور وہ اس پر بھی راضی ہو گئے اور یہ بھی ہو گیا اب تک یہ تصویریں اور یہ بت بطور یادگار ہی کے تھے۔ مگر ان کی دوسری پشت میں جا کر برائے راست ان ہی کی عبادت ہونے لگی اصل واقعہ سب فراموش کر گئے اور اپنے باپ دادوں کو بھی ان کی عبادت سمجھ کر خود بھی بت پرستی میں مشغول ہو گئے ان کا نام ود تھا اور یہی وہ پہلا بت ہے جس کی پوجا خدا کے سوا کی گئی۔ مخلوق کی گمراہی اس وقت سے لے کر اب تک عرب عجم میں خدا کے سوا دوسروں کی پرستش شروع ہو گئی اور مخلوق خدا

بہک گئی چنانچہ خلیل اللہ اپنی دعا میں عرض کرتے ہیں کہ میرے رب مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا خدایا انہوں نے اکثر مخلوق کو بے راہ کر دیا ہے

(ابن کثیرؒ کا کلام ختم ہوا)

وسیلہ اور حنفی مسلک

موجودہ دور میں اگر کوئی توحید پرست ہو تو غیراللہ سے مرادیں مانگنے والے اسے طرح طرح کے لیبل لگاتے ہیں اور طرح طرح کی بے تکی مثالیں دیکر اپنے جھوٹے عقیدے کو تقویت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب ذرا فقہ حنفی پر نظر کریں تو معلوم ہوگا موجودہ قبر پرستی کی نہ تو امام ابوحنیفہؒ نے اس کی اجازت دی ہے اور نہ ہی ان کی فقہ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے ہاں فقہ حنفی کی مشہور کتابوں میں یہ ضرور پڑھا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی ارواح حاضر ہیں اور جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔ (فتاویٰ بزازیہ فتاویٰ قاضی خاں، بحرالرائق وغیرہ)

خدا را خود ہی انصاف کرنا

دوستو میری گستاخیوں کو معاف کرنا

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔۔۔جس کو نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اپنے متبعین میں پیدا کر گئے اس کے بعد امراء وحکام اور علماء ومشائخ کے استبداد نے اس رواج کو کھانا شروع کردیا۔سوچنے والے دماغوں سے سوچنے کا حق اور دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھنے کا حق اور بولنے والی زبانوں سے بولنے کا حق سلب کرلیا گیا۔درباروں سے لے کر مدرسے وخانقاہوں تک ہر جگہ مسلمانوں کو باقاعدہ غلامی کی تربیت دی جانے لگی دل اور دماغ ، روح اور جسم کی غلامی ان پر پوری طرح مسلط کر دی گئی درباروالوں نے اپنے سامنے رکوع اور سجدے کرا کے غلامانہ ذہنیت پیدا کردی مدرسے والوں نے خدا پرستی کے ساتھ قبر پرستی کا زہر دماغوں میں اتارا خانقاہ والوں نے ''بیعت'' کے مسنون طریقے کو مسخ کر کے ''مقدس غلامی'' کا وہ طوق مسلمانوں کی گردنوں میں ڈالا جس سے زیادہ سخت اور بھاری طوق انسان نے انسان کے لیے کبھی ایجاد نہ کیا ہوگا۔جب غیر اللہ کے سامنے زمین تک سر جھکنے لگیں جب غیر اللہ کے سامنے نماز کی طرح ہاتھ باندھے جانے لگیں جب انسان کے سامنے کے ہاتھ اور پاؤں چومے جانے لگیں ۔جب انسان انسان کا خدا اور اَن داتا بن جائے جب انسان خود امرونہی کا مختار اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی سند سے بے نیاز قرار دے دیا جائے جب انسان خطا سے پاک اور نقص سے بری اور عیب سے منزہ سمجھ لیا جائے جب انسان کا حکم اور اس کی رائے اعتقاداً نہ ہی سہی

عملاً اسی طرح واجب الاطاعت قرار دے لی جائے جس طرح خدا کا حکم واجب الاطاعت ہے، تو پھر سمجھ لیجئے کہ توحید کی دعوت سے منہ موڑ لیے گئے اس کے بعد کوئی علمی، اخلاقی، روحانی ترقی ممکن ہی نہیں پستی اور زوال اس کا لازمی نتیجہ ہے۔

حضرت امام رازیؒ

حضرت امام رازیؒ جو ساتویں صدی کے مشہور مفسر ہیں اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں ''بت پرستوں نے یہ اصنام واوثان اپنے انبیاء اور بزرگوں کی صورت پر تراشے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ جب ہم ان کی عبادت میں مشغول ہوگئے تو یہ بزرگ اللہ کے پاس ہماری شفاعت وسفارش کریں گئے، اس کی مثال اس زمانے میں اکثر لوگوں کے اپنے بزرگوں کی قبر سے مشغولیت ہےاس اعتقاد سے کہ اگر ہم ان قبروں کی تعظیم کریں گےتو یہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہمارے سفارشی ہوں گے۔

سامعین (قارئین)، آپ تعصب چھوڑ کر انصاف کریں کہ بت پرستی اور قبر پرستی میں کیا فرق ہے؟ کچھ بھی نہیں کیونکہ جو بت کی پوجا کرتا ہے وہ یہ

نہیں سمجھتا کہ یہ بت اسے کچھ دے گا۔ مگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی ایسی قوت ہے جو اسے کچھ دے گی جیسے مشرکین لات کی پوجا کرتے تھے جیسے ہندو رام کی پوجا کرتے ہیں۔

اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ لات اللہ کا نیک بندہ تھا امام ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ لات حج کے زمانے میں حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا۔ آپ دنیا کا کوئی بت لے لیں اور اس کے بارے میں تحقیقات کریں تو اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جو بت ہمیشہ پوجا گیا وہ کوئی اور نہیں انسان کا ہی بت اور یہی بات قبر پرستی اور بت پرستی میں یکساں پائی جاتی ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے وسیلہ یا سفارش سے منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سورہ الزمر میں فرماتے ہیں ''ہاں کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو معبود قرار دے رکھا ہے، جو سفارش کریں گے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ سفارش تمام تر خدا ہی کے اختیار میں ہے'' (سورہ الزمر پارہ ۲۴) اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر قرآن کریم میں شرک سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ (سورہ فاطر پارہ ۲۲) میں فرماتے ہیں ''اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ ﷺ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں''

امام ابن کثیرؒ تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''ارشاد ہوتا ہے مومن اور کافر برابر نہیں جس طرح اندھا اور دیکھتا، اندھیرا اور روشنی، سایہ اور دھوپ، زندہ اور مردہ برابر نہیں جس طرح ان چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے مومن مثل آنکھوں

والے کے اجالے کے اور سائے کے اور زندے کے ہے برخلاف اس کے کافر مثل ایک اندھے کے واندھیرے کے اور لوح والی گرمی کے لیے۔
اللہ جسے چاہے سنا دے یعنی اس طرح سننے کی توفیق دے کہ سن کر قبول بھی کرتا جائے۔تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا یعنی جس طرح کوئی مرنے کے بعد قبر میں دفنا دیا جائے تو اسے پکارنا بے سود ہے اسی طرح کفار ہیں ان کے لیے ہدایت بے کار ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل اور وسیلہ:

اللہ تعالیٰ سورہ بنی اسرائیل میں بھی ایسے وسیلہ سے منع کرتے ہیں حکم ہوتا ہے" آپ فرما دیجیے جن کو تم خدا کے سوا معبود قرار دے رہے ہو ذرا ان کو پکارو تو سہی سو (یقیناً) وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں نہ اس کو بدلنے کا َ یہ لوگ کہ جن کو یہ پکار رہے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف ذریعہ (وسیلہ) ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے (سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵)۔مطلب صاف ہے کہ جب وہ خود عابد ہیں تو معبود کیونکر ہو گئے جب وہ خود ہی اللہ کے محتاج ہیں تو اوروں کو کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔

دنیا بھر کے مشرکین خدا کے سوا جن ہستیوں سے دعائیں مانگتے رہے ہیں اور اہل عرب بھی جن سے دعائیں مانگتے تھے وہ تین قسم کی ہستیاں ہیں ایک بے روح اور بے عقل مخلوقات دوسرے وہ بزرگ یا پرہیز گار انسان جو اس دنیا سے جا چکے ہیں تیسرے وہ گمراہ انسان جو خود تو بگڑے ہوئے تھے اور دوسروں کو بھی بگاڑ کر گئے پہلی قسم کے معبودوں کا تو اپنے عابدوں کی دعاؤں سے

بے خبر رہنا ظاہر ہی ہے رہے دوسری قسم کے معبود جو اللہ کے نیک اور پرہیز گار انسان تھے تو ان کے لیے بے خبر رہنے کی دو وجوہ ہیں ایک یہ کہ وہ اللہ میاں کے ہاں اس عالم میں ہیں جہاں انسانی آوازیں براہ راست ان تک نہیں پہنچیں دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی ان کو یہ اطلاع نہیں پہنچاتے کہ جن لوگوں کو وہ ساری عمر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا سکھاتے رہے وہ اب الٹی ان ہی سے دعائیں مانگ رہے ہیں اس لیے کہ اس اطلاع سے بڑھ کر ان کو صدمہ پہنچانے والی کوئی چیز نہیں ہو سکتی اور اللہ میاں اپنے ان نیک بندوں کی ارواح کو تکلیف دینا پسند نہیں کرتا تیسری قسم کے معبودوں کے بارے میں اگر آپ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ ان کے بے خبر رہنے کی بھی دو وجوہ ہیں پہلی یہ کہ وہ ملزموں کی حیثیت سے اللہ کے ہاں بند ہیں جہاں دنیا کی کوئی آواز نہیں جا سکتی دوسری وجہ یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتے بھی انہیں یہ اطلاعات نہیں پہنچاتے کہ تمہارا مشن دنیا میں خوب کامیاب ہو رہا ہے اور لوگ تمہارے پیچھے تمہیں معبود بنائے بیٹھے ہیں اس لیے کہ یہ بات اس کے لیے باعث مسرت ہو گی اور خدا تعالیٰ ان ظالموں کو ہرگز خوش کرنا نہیں چاہتا۔

خود ہی انصاف سے کہتا خدا لگتی
اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مشرکین جاہلیت کے شرک کی حقیقت کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی اپنی مشہور کتاب حجۃ البالغہ میں لکھتے ہیں ''دوسرا گروہ عرب جاہلیت کے مشرکین کا ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ اس عقیدہ میں متفق تھے کہ زمین وآسماں میں جو بڑے بڑے تصرفات ہوتے ہیں ان کی تدبیر خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے حل وعقد کے سلسلہ میں کسی دوسری ہستی کو کچھ بھی دخل نہیں مگر اس سے آگے ان کو مسلمانوں کے عقیدۂ توحید سے اختلاف تھا، ان کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ کے بعض نیک بندے ہیں جنہوں نے اپنی عمریں اللہ کی یاد میں صرف کیں اور وہ کام کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے انہیں اللہ کے ہاں بڑا درجہ اور قرب حاصل ہوا اس لیے اس نے انہیں خلعت

والوہیت سے سرفراز دیا اوران کواس عالم کے بعض تصرفات کا اختیار دیا اوراس لیے وہ اس بات کے حقدار ہیں کہ ہم ان کی عبادت کریں اس کی مثال وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جس طرح ایک بڑا عظیم بادشاہ اپنے ماتحتوں میں جب کسی ایسے شخص کی خدمات سے خوش ہوتا ہے جس نے اپنے آپ کواس کے دامن سلطنت کے ساتھ وابستہ کرر کھا ہے تو اس کو کسی صوبہ کا حاکم بنا دیتا ہے اوراس صوبہ کے معاملات میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اس کو پورا اختیار دے دیتا ہے اس صوبہ کے باشندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ دل وجان سے اس کی اطاعت کریں اوراس کے وفادار رہیں اسی طرح جب تک ہم ان برگزیدگانِ بارگاہ کی پرستش کا حق ادا نہ کریں براہ راست حق تعالیٰ کی عبادت کرنا بے سود ہے (ہمارے ہاں ایک خاص فرقے کی بھی یہی سوچ ہے) بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کی ذات اقدس کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ ہم براہ راست اس کی بارگاہ اقدس بار یاب ہو ہی نہیں سکتے اور ان کے توسل کے بغیر ہمارے لیے اس کا قرب حاصل کرنا ناممکن نہیں جناب باری تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں ان کے اس عقیدے کی ان الفاظ میں ترجمانی فرمائی ہے ''ہم توان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے قریب پہنچا دیں گے'' ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ یہ معبود جن کو اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا وسیلہ بناتے تھے ہمارے سب احوال کے حاضر ناضر اور سب کچھ سنتے اور جانتے ہیں اس لیے جب ہم ان کی عبادت کرنے سے ان کی خوشی حاصل کرلیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے ان کا یہ بھی عقیدہ تھا۔

کہ یہ ہمارے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔ انہوں نے پتھر تراش کران معبودوں کی مورتیاں بنا رکھی تھیں جن کو وہ مقربان بارگاہ کی پرستش کا قبلہ سمجھتے تھے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں ''وہ لوگ غیر اللہ کا حج کیا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض ایسے مقامات کو جن کا تعلق ان کی مقدس ہستیوں کے ساتھ ہوتا ان کو مقدس اور تبرک سمجھ کر دور دور سے ان کی زیارت کے لیے جاتے تھے۔ اور اس زیارت کو خدائے تعالیٰ کے قرب کا موجب خیال کرتے تھے۔ شریعت نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا چنانچہ صحیحین کی ایک حدیث ہے ''آنخضرت ﷺ فرماتے ہیں سوائے تین مساجد کے کسی مقام کی زیارت کے لیے نہ سفر کیا جائے'' ان مساجد کی تشریح حضور ﷺ نے فرمائی یعنی مسجد الحرام، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد بیت المقدس۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ''تفہیمات الہیہ'' میں لکھا ہے جو لوگ اجمیر یا سالار مسعود کے مزار پر جاتے ہیں یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر حاجتیں مانگنے کے لیے جاتے ہیں ان کا گناہ قتل اور زنا سے بڑھ کر ہے یہ کام اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا ایک ہی بات ہے بالکل لات اور عزیٰ کی پرستش کی مانند ہے۔

اب ذرا یہ سوچئے کہ جب بریلوی علماء کرام عید میلاد النبی ﷺ کے دلائل پیش کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ شاہ ولی اللہؒ میلاد النبی ﷺ منایا کرتے تھے۔ تو پھر انہیں چاہیے کہ جو انہوں نے (شاہ ولی اللہؒ) نے کہا ہے ان کی ہر بات پہ عمل کریں یہ کیا کہ اپنے مطلب کی بات تو لے لی جب حق بات کی باری آئی تو یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم ان کے مقلد نہیں ہیں جو ان کی ہر بات پہ عمل

کریں۔ یہ سچ ہے کے آپ حضرات (بریلوی) خود کو امام ابوحنیفہؒ کا مقلد کہتے ہیں مگر آپ عمل تو احمد رضا خان بریلوی کی باتوں پہ کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کی فقہ میں تو صاحب قبر سے کچھ مانگنے کا جواز تو نہیں ملتا۔ آپ بریلوی حضرات کون سی فقہِ حنفی پر عمل کرتے ہیں۔

جتنا سخت فتویٰ شاہ ولی اللہؒ نے دیا ہے (قبر پرستی کے بارے میں) اتنا سخت تو شائد کسی ''وہابی'' مولوی نے بھی نہیں دیا ہوگا۔ یہ فتویٰ انہوں نے اسوجہ سے دیا کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت **محمد مصطفےٰ** ﷺ نے ہمیں ان باتوں سے منع فرمایا۔

یہ وہی شاہ ولی اللہؒ ہیں جن کی عبارات بریلوی حضرات نے اپنی مسجدوں میں آویزاں کی ہوئی ہیں یعنی عید میلا دالنبی ﷺ کے بارے میں یہ کیا ایک قول تو ان کا آپ کو اچھا لگا مگر یہ مزاروں پر نہ جانے والی عبارات بھی اپنی مسجدوں میں لگائیں تو تب بات بنتی ہے۔

اب اس کے بارے میں (یعنی قبر پرستی کے) اگر آپ کسی بریلوی عالم سے پوچھیں تو وہ کہے گا کہ صرف پتھر کے بتوں کو ہی پوجنا بت پرستی ہے مگر یہ بات یاد رہے کہ جس چیز میں خدا کی صفات میں سے کسی صفت کو مان لیا جائے خدا کی عبادت کی طرح کا کام جس کے لیے کریں خدا کا حق عبادت جس کسی کو دے دیں، جس کو بھی خدا کے مقام پر بٹھا دیں وہ چیز چاہے مزار ہو مقبرہ ہو، خانقاہ ہو، کوئی پیر، مرشد، فقیر ہو اور انہیں کسی صورت بھی خدا کے شریک ٹھہرانے والے خدا کے نزدیک مشرک اور بت پرست ہو جاتے ہیں افسوس تو

اس بات کا ہے کہ ''پکی روٹی''یعنی پیٹ کے پجاری علماء نے آج تک لوگوں کو شرک اور بت پرستی کے بارے میں یہی بتایا ہے کہ کسی چیز کے بتوں کو سجدہ کرنا، ہار پہنانا خوشبو لگانا اور ان کے آگے چڑھاوے چڑھانا بت پرستی اور شرک ہے ان سے مدد طلب کرنا مرادیں مانگنا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے لیکن سب سے بڑے اور خطرناک بت کا پتہ نہ بتایا جو انسان کا بت ہے جو جیتے جی بھی پوجا جاتا ہے۔اور مر کے بھی بلکہ مرنے کے بعد ہزاروں سال معبود بنا رہتا ہے کیونکہ پتھر کا بت تو آواز دے کر نہیں بلاتا مگر انسان کے بت کا یہ حال ہے کہ لاکھوں انسانوں کو ایک بڑے میدان میں اکٹھا کر کے خود تخت پر چڑھ کر کہتا ہے ''میں تمہارا رب ہوں'' تو لاکھوں انسان اس کے خوف سے ڈر کر سجدے میں گر جاتے ہیں اور فرعون کی خدائی پر ایمان لا کر سر اٹھاتے اور جان کی خیریت پاتے ہیں تو ظاہر ہوا کہ سب سے زیادہ جان اور ایمان کا دشمن تو انسان کا بت ہے آپ ذرا غور سے سوچیں اور ایمانداری سے جواب دیں کہ جو بت پرست یا قبر پرست بت یا قبر کی پوجا کرتا ہے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ بت یا قبر کچھ ہے وہ تو جو نام اس نے انہیں دیا ہوا ہے یعنی اللہ کے کسی نیک بندے کا جیسے میں ''لات'' کا پہلے ذکر کر چکا ہوں علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا اُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

مولانا ندوی اور عقیدہ توحید

مولانا ندوی عقیدہِ توحید پر اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں ''ممکن ہے ہمارا عقیدہِ توحید کئی دلوں میں کھٹکتا ہو مگر اس کے لیے ہم کسی اعتراض کی پناہ نہیں لیں گے بلاشبہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں اس کو اپنا رازق، مددگار اور حامی سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک توحید اصل دین، روح دین، ظاہر دین ہی نہیں ہے جو قرآن حکیم کی ایک آیت سے عیاں ہے بلکہ اس کا گہرا تعلق تجربے سے بھی ہے، ہم ان لوگوں کو جو صدیوں سے غیر اللہ کی پرستش میں مشغول چلے آرہے ہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ احترام و تقدیس کے تمام چھوٹے بڑے مظاہر کو چھوڑ کر ایک مرتبہ یقین و ایمان کے ساتھ اپنے پروردگار کے ساتھ تعلق پیدا کر کے تو دیکھیں اس سے لو لگانے کا عزم تو کریں اور اس کی قدرت کاملہ پر بھروسہ تو کریں پھر اس صورت میں اگر اس کی رحمتیں ان کی رہنمائی نہ کریں ان کی مدد اور نصرت کے عساکر آسمان سے نہ اتریں اور اس

عقیدے میں وہ ایک طرح کی لذت خاص کا ادراک نہ کر پائیں تو انہیں
اجازت ہے کہ جس آستانے پر چاہیں اپنے آپ کو رسوا و ذلیل کریں اور جس
کے آگے چاہیں دامن طلب پھیلا کر شرف انسانی کو مجروح کریں''

بریلوی توحید

اب ذرا ہمارے بریلوی بھائیوں کی توحید کے واقعات سنئے ایک نام نہاد مفتی صاحب کی کتاب ''بارہ تقریریں'' جو کے ہر نیا بریلوی عالم اپنے پاس رکھتا ہے تا کہ اسے پڑھ کر تقریر کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ وہ مفتی صاحب اپنی اس کتاب میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں میں پہلے اس کو بیان کروں گا اس کے بعد تبصرہ مفتی صاحب فرماتے ہیں ''ایک دفعہ جنید بغدادیؒ ایک مرید کو ساتھ لے کر دریا پار کر رہے تھے مگر انہوں نے پانی میں جانے سے پہلے اپنے مرید کو کہا چاہے کچھ بھی ہو ''یا جنید'' کا ورد کرتے رہنا مگر مرید جب دریا کے درمیان گیا تو پانی زیادہ دیکھ کر گھبرایا جنید'' کہنے کی بجائے اس نے ''یا اللہ'' کہنا شروع کر دیا یا اللہ کہنے کی دیر تھی کے اس نے ڈوبنا شروع کر دیا یہ دیکھ کر جنید بغدادیؒ نے اسے کہا کہ یا جنید کا ورد شروع کرو تو سب ٹھیک ہو جائے گا مرید نے حکم کی تعمیل کی تو آرام سے دریا پار کر لیا جب وہ کنارے پر پہنچ گئے تو

مرید نے عرض کیا یا حضرت یہ ماجرا کیا ہے کہ میں نے یا اللہ کہا تو ڈوبنے لگا تھا تو جیسے ہی آپ کا نام لیا تو ہم خیریت سے کنارے پر آ گئے تو جنید بغدادیؒ نے جواب دیا وہ اس لیے ہوا کہ تم مجھ تک تو پہنچے نہیں اور اللہ تک پہنچنے کی سوچنے لگے پہلے مجھ تک پہنچو پھر اللہ تک پہنچنے کا سوچنے کی فکر کرنا۔ پہلے مجھ تک پہنچو میرے وسیلہ سے تمہیں اللہ ملے گا''

حضرات !اگر آپ ایمانداری سے اس واقعہ پر غور کریں اور فیصلہ کریں تو یہی کہیں گے کے یہ واقعہ من گھڑت ہے اور یہ بات ہے کے جس کے پاس سچ اور جھوٹ کو پرکھنے کی عقل خدا نے نہیں دی وہ ایسی من گھڑت باتوں پر یقین کر لے گا اور یہاں تو میں یہ بات کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں دائرہ اسلام سے کبھی خارج نہیں ہوتا اور ہمارے ایک خاص طبقے میں ایسی کہانیاں سنا کر عوام کو اصلی دین سے دور رکھا جا رہا ہے اسی طرح کی کئی من گھڑت کرامات سے کتابیں بھری پڑی ہیں جو نہ تو قرآن وحدیث کے لحاظ سے صحیح لگتی ہیں بلکہ اگر ایک انسان غور وخوض کرے تو ان کا من گھڑت ہونا خود عیاں ہو جاتا ہے چلئے ہم اس کہانی پر یقین کر لیتے ہیں کے یہ شائد سچی ہو مگر اس سے پہلے ہمیں چاہیئے کے ہر چیز کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پرکھیں اگر کوئی بات یا کوئی واقعہ یا کسی بزرگ کا قول قرآن وحدیث پہ پورا نہیں اترتا تو ہم اسے ٹھکرا دیں گے کیونکہ اسلام میں قرآن وحدیث کسوٹی ہے سچ وجھوٹ کو پرکھنے کی اب ہم اصلی واقعہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔

ہم اگر قرآن پاک میں دیکھتے ہیں تو توحید کا جو پہلا سبق ہمیں دیا

جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
'' آپ کوئی دعا دیکھ لیں پہلے اللہ کا نام آئے گا پھر حضور ﷺ کا نام آئے گا جیسے
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو'' غور کریں
یہاں پہلے اللہ کا نام پھر حضور ﷺ کا نام اسی طرح جب ہم نماز میں تشہد پڑھتے
ہیں تو کہتے ہیں ''تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدنی عبادتیں بھی
اور روحانی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور اس کی
برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کے حضرت محمد ﷺ اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں'' اب جو کوئی جنید بغدادیؒ کے من گھڑت واقعہ کو سچا مانتا
ہے تو پھر اپنی نماز میں تشہد کوئی اور پڑھے کیونکہ یہاں پہلے اللہ کا ذکر پھر اس کے
حبیب کا ذکر پھر نیک بندوں کا ذکر اگر یہ واقعہ سچا مانو گے تو پھر تمہیں تشہد بھی الٹی
پڑھنی پڑے گی کیونکہ پہلے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ یہ واقعہ من گھڑت ہے اگر یہ
سچا ہے تو پھر اپنے نمازوں میں تشہد نہ پڑھیں کیونکہ وہاں ساری باتیں اس کے
برعکس ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح دین کو سمجھنے کی توفیق دے اور ان ''پکی روٹی'' کے
مولویوں سے بچائے (آمین)

مولانا حالیؒ نے کیا خوب کہا ہے

کرے غیر اگر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پہ کشادہ ہیں راہیں

پرستش کریں جس کی یہ چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مردوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
نہ توحید میں کوئی خلل آئے اس سے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے
وہ دین جس سے توحید پھیلی جہان میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں

حضور ﷺ کا آخری خطاب

رسول اللہ ﷺ نے وفات سے پانچ روز قبل فرمایا ہر نبی کے لئے اس کی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے میرے خلیل ابوبکرؓ ہیں تم سے پہلی امتوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا میں تمہیں سختی سے ان باتوں سے منع کرتا ہوں (کہ کہیں تم لوگ بھی ملعون امتوں کی طرح ولیوں اوراولیاءاللہ کی قبروں کی عبادت نہ کرنے لگنا ، کہ جیسے ان پر رکوع ، سجود ، قیام ،طواف، نذریں ، نیازیں، اور دعائیں مانگنے لگو) الٰہی گواہ رہ ! الٰہی گواہ رہ ! الٰہی گواہ رہ ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''خدایا تو میری قبر کو بت نہ بنانا کے پوجی جائے (یعنی وہاں عرس ، نذر و نیاز سجدہ ، سجود وغیرہ نہ کئے جائیں) ان لوگوں پر اللہ کا سخت عذاب اترا جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنایا تھا۔ حضور ﷺ کی دعا پر ذرا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کس طرح قبول فرمائی۔

حقیقت ہے کہ آپ کی قبر مبارک بت نہیں بنی اور نہ ہی پوجی گئی مختصر

یہ کہ نہ آج تک وہاں کوئی میلہ لگا اور نہ ہی تاریخ مقررہ پر کوئی عرس ہوا۔اور نہ ہی آپ کی قبر مبارک کا طواف کیا گیا نہ ہی وہاں کوئی نذر و نیاز چڑھی اور جتنے بھی عبادت کے کام جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی اللہ کے فضل و کرم سے ہوں گے۔مولانا حالی نے اپنے اشعار میں اس حدیث کی کتنی پیاری عکاسی کی ہے:

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پہ سر کو خم تم
بندہ ہونے میں نہیں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم

جس اُمت کو حضور ﷺ نے بار بار تاکید کی کے قبر پرستی سے باز رہیں وہی امت اپنے اپنے بزرگوں اور ولیوں کی قبروں پر میلہ لگا رہی ہے۔قبروں پہ سجدے طواف بھی ہوتے ہیں لاکھوں روپوں کی شیرینی چڑھائی جاتی ہے لوگ رو رو کر صاحب قبر کو پکارتے ہیں اور ان سے حاجت روائیاں اور مشکل کشائیاں چاہتے ہیں اگر یہ قبر پرستی نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

پاکستان میں آپ کسی دربار پہ چلے جائیں تو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ جو کام صرف اللہ کے لیے ہونے چاہئیں وہ صاحب قبر کے لیے جا رہے ہیں اور جو حاجتیں اللہ سے مانگنی چاہئیں وہ رو رو کر صاحب قبر سے درخواست کی جا رہی ہے۔دور حاضر کے پیروں و گدی نشینوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ روز محشر کو اللہ تعالیٰ کو اس بات کا کیا جواب دو گے کہ جب ہمارے پیارے نبی ﷺ

نے اپنی قبر مبارک پر عرس منع فرمایا تو پھر اللہ کے نیک بندوں کی قبروں پر عرس کرنا، میلہ لگانا نذر و نیاز و چڑھاوے کے پیسے کھانا سیدھے سادھے مسلمانوں کو قبروں کے طواف اور سجدے کرانے کیا ہمارے نبی ﷺ نے س بات سے منع نہیں کیا تھا۔

تمہیں یہ طور بد کس نے سکھایا
محمد ﷺ نے کہاں ہے یہ بتایا
ہے شیطان دشمن اولادِ آدم
سکھاتا ہے وہی راہِ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو ہے وہ قبروں پہ جھکاتا
غرض اللہ سے دونوں کو روکا
بھلا کر جہنم میں جھونکا
مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو تم کسی طرح آب وگل میں
بہت غفلت سے سوئے اب تو جاگو
خدا کے ہوتے نہ بندوں سے مانگو
وہ مالک ہے سب اس کے آگے نا چار
نہیں ہے کوئی اس کے گھر کا مختار
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تو پھر غیر اللہ کی منتیں کیوں مانتے ہو

خدا ہم سب کی سنتا ہے اس کا در چھوڑ کر کہیں نہ جائیں اور توحید کو داغدار نہ کریں، جو لوگ قبروں میں مدفون ہیں ہم ان کے لیے دعا تو کر سکتے ہیں مگر ان سے کچھ مانگ نہیں سکتے۔ ادھر ادھر کے نام لینے سے بہتر ہے کہ صرف اللہ سے لو لگا یئے تو دیکھنا زندگی میں انقلاب آجائے گا۔

اللہ کے نیک بندوں کی یاد اچھی ہے مگر اس طرح کہ ان کی طرح صراط مستقیم پر چلنے کا سبق سیکھیں وہ تمام عمر اللہ سے مانگنے کو کہتے رہے اور تم نے اللہ کو چھوڑ کر انہی سے مانگنا شروع کر دیا۔ ان کی یاد میں جو تم عرس کرتے ہو اور بکروں کے چڑھاوے چڑھاتے ہو یہ ان بزرگوں کے ناموں کے ساتھ ظالمانہ سلوک ہے یہ دین نہیں پیٹ پرستی ہے۔

اب لوگ پیٹ کی خاطر کیا کیا جھوٹ بولتے ہیں اس کے چند نمونے آپ کے سامنے پیش کروں گا تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ یہ لوگ اپنے کاروبار کو چمکانے کے لیے کیسے کیسے من گھڑت خواب سناتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کے چنگل میں پھنس سکیں۔ جناب امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوئ اپنے نام کی طرح باتیں بھی لمبی لمبی چھوڑتے ہیں اپنی کتاب فیضان سنت کے صفحہ تین (۳) پر لکھتے ہیں۔

''بارگاہ رسالت میں فیضان سنت کی مقبولیت'' ایک بزرگ کا بیان ہے (یہ بزرگ کون ہیں کس ملک میں ہیں؟) خدا عزوجل کی قسم میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا ہے حضور اکرم ﷺ سامنے سے اپنے دست مبارک

میں ایک کتاب لیے تشریف لا رہے ہیں۔ دائیں طرف حضرت غوث اعظمؒ ہیں اور بائیں طرف اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خانؒ ہیں اعلیٰ حضرت نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ کون سی کتاب ہے؟ حضور ﷺ نے کتاب دیکھاتے ہوئے فرمایا یہ ''فیضان سنت'' ہے اور یہ مولانا محمد الیاس قادری کی طرف سے میری امت کے لیے تحفہ ہے۔ الحمد للہ حضور ﷺ کے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس پر ''فیضان سنت'' لکھا ہوا صاف پڑھا جا رہا تھا، ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے میز سے ایک کتاب اٹھائی اور اس کی ورق گردانی شروع کی اور اس کا باب فیضان سنت درود وسلام نکالا اور اسے دیکھ کر چہرہ انور خوشی سے جگمگا نے لگا پھر وہ کتاب واپس رکھ دی جب آپ تشریف لے گئے تو میں نے میز سے کتاب کو اٹھا کر دیکھا تو اس پر ''فیضان سنت'' لکھا ہوا تھا، (فیضان سنت کی عبارت ختم ہوگئی)

قارئین آپ ان دونوں خوابوں کا اگر جائزہ لیں تو جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے حضور ﷺ کے پاس سب سے اعلیٰ کتاب جو کہ اپنے اللہ نے اپنے پیارے محبوب پر اتاری وہ جب موجود ہے تو پھر حضور ﷺ کو کیا ضرورت پڑی کے فیضان سنت ہی پاس رکھیں دونوں لوگوں نے خواب میں نہ قرآن پاک دیکھا نہ بخاری شریف نہ مسلم شریف نہ ہی کوئی اور مشہور کتاب دیکھی کتابوں کو مشہور کرنے اور ان کی بکری میں اضافہ کرنے کے لیے کیا کیا من گھڑت باتیں

گھڑی جاتی ہیں۔

شاہ ولی اللہؒ اپنی مایہ ناز کتاب ''تفہیمات الہیہ''میں فرماتے ہیں ''جولوگ اجمیر یا سالار سطور کے مزار پر جاتے ہیں یا ایسے ہی دوسرے مقام پر ان سے حاجتیں مانگنے کے لیے جاتے ہیں ان کا گناہ قتل سے بڑھ کر ہے'' یہ حوالہ بار بار اس لیے دے رہا ہوں کہ سبھی مکتب فکر کے لوگ شاہ ولی اللہؒ کا احترام کرتے ہیں ہمارے لیے حضور ﷺ نے اسلام کو ایک صحیح طریقہ پر چھوڑا پھر کچھ لوگوں نے اس میں نئی نئی خرافات نکالیں جن کی دین میں نہ گنجائش تھی اور نہ ضرورت لوگوں نے اپنے پیٹ کی خاطر توحید کو مسخ کر کے پیش کرنا شروع کر دیا آپ اگر تمام انبیاء و اولیاء کی زندگی کا مطالعہ کریں تو انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہم سے حاجتیں طلب کرنا وہ تو ہمیں توحید کا درس دیتے رہے اور بار بار کہا کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے تو ہمیں چاہیئے کہ جو اسلام ہمیں اللہ و رسول ﷺ نے دیا ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ اپنے طریقے سے بنائے ہوئے اسلام پہ عمل کریں۔ اگر ہم غور کریں تو یہ بات جان جائیں گے کہ اس بات میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ اللہ سے مانگنا چاہیئے تو اس بات سے سبھی اختلاف ختم ہو جائیں گے ہمیں ادھر ادھر بھٹکنے کی ضرورت نہیں رہے اگر ہم دل میں ٹھان لیں کہ ہم صرف اللہ سے حاجتیں طلب کریں گے اور کسی ہستی سے نہیں۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی

ایک واقعہ ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی میں پڑھا تھا جو کہ حقیقت کم اور لطیفہ زیادہ ہے کیونکہ یہی لطیفہ ''بارہ تقریریں'' کتاب میں داتا دربار کے بارے میں لکھا ہوا ہے لکھتے ہیں بھاگلپور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے ایک وہابی سے وہیں ملاقات ہوئی تھی اس نے کہا ''میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو، بے کار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو انہوں نے کہا چلو انصاف کی آنکھ سے دیکھو پھر تم کو اختیار رہے، خیر ایک سال وہ ساتھ میں آیا دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لیے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے کے خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹے کے اندر لوں گا اور ایک ہی شخص سے لوں گا۔ جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا اور ابھی تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا جیب سے پانچ روپے نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھے

اور کہا تو میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے بھلا خواجہ کیا دیں گے۔ ہم دیتے ہیں فقیر نے وہ تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا ''خواجہ تو اے بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے'' اس طرح کی من گھڑت باتیں سناسنا کر خانقاہی نظام کو آگے بڑھایا جارہا ہے اور لوگ اصلی توحید سے دور ہوتے جارہے ہیں اور درباری توحید کے چکر میں پڑھ کر اپنے دولت اور زندگی تباہ کررہے ہیں۔ سبھی مسلمان اچھی طرح جانتے ہیں کے خانہ کعبہ کے سوا کسی جگہ طواف نہیں کیا جاتا یہ لوگ قبروں کے گرد طواف کرنا سیکھا رہے ہیں اور دولت کمارہے ہیں۔

ملفوظات احمد رضا خان۔ ناشر حامد اینڈ کمپنی 38 Urdu bazar Lahore، مطبع جنزل پرنٹر 10-22 Zaitigain RD Hajvairi Park Lahore۔

ملفوظات میں ہی لکھا ہوا ہے صفحہ 274 امام عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی ہر سال اپنے پیر صاحب کے میلاد پر ان کے مزار پر جاتے ایک دفعہ آپ کو تاخیر ہوگئی یہ ہمیشہ ایک دن پہلے ہی حاضر ہو جاتے تھے اس دفعہ آخر دن پہنچے جو اولیائے کرام مزار پر مراکب تھے انہوں نے فرمایا کہاں تھے دو روز سے حضرت مزار مبارک سے پردہ اٹھا اٹھا کر فرماتے ہیں عبدالوہاب آیا، عبدالوہاب آیا انہوں نے فرمایا کیا حضور کو میرے آنے کی اطلاع ہوتی ہے؟

انہوں نے فرمایا یا اطلاع کیسی حضور تو فرماتے ہیں کتنی ہی منزل پر کوئی

شخص میرے مزار پر آنے کا ارادہ کرے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس کی حفاظت کرتا ہوں اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا حضرت سیدی عبدالوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں۔

حضرت سدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا حیلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی ایک کنیز پر نگاہ پڑی فوراً پھیر لی حدیث میں ارشاد ہوا ہے پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیئے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی۔ اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپ کی نذر کر دی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی فلاں حجرہ میں لے جاؤں اور اپنی حاجت پوری کرو۔ وہ کچھ بھی کہیں انہیں سب کی معافی ہم حق بات بھی کہیں تو گستاخی ہے۔

اس حکایت سے ہمیں پتہ چلا کہ جب کوئی انسان کسی مزار پر جانے کا ارادہ کرے تو صاحب قبر کی حفاظت میں ہوتا ہے مگر حقیقت ایسی نہیں کیونکہ کے اخبارات میں کئی دفعہ پڑھا ہے کہ کئی لوگ دربار پر جا رہے تھے۔ تو بس الٹ گئی یا کئی دفعہ لوگوں کو راستے میں لوٹ لیا جاتا ہے جبکہ وہ عرس پر جا رہے ہوتے ہیں

اور ابھی کچھ عرصہ قبل ہی کچھ دہشت گردوں نے داتا دربار میں کئی لوگوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنایا جو کے ایک بڑا ذلیل کام تھا۔جس نے بھی یہ کام کیا یا کرایا اللہ ان لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرے گا مگر اس کے ساتھ ہی اگر حکایت کا موازنہ کریں تو یہ بات حقیقت کے برعکس ہے ہمیں اصل میں یہ کہنا چاہیئے کہ ہر کام میں اللہ کی کوئی مصلحت ہوتی ہے جو کہ ہم نہیں جانتے اس لیے کوئی بزرگ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ مریدان کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

دوسری بات جو کنیز والی ہے میں اس پہ کوئی تبصرہ نہیں کروں گا کیونکہ یہ بات ذرا نازک ہے اور میں کوئی عالم نہیں کہ کوئی فتویٰ دوں ان دنوں ایسی کتنی ہی کرامتیں ریڈیو، ٹی وی پر سنائی جارہی ہیں کوئی بھی اس بات پہ غور نہیں کرتا کہ ان میں نہ جانے کتنی باتیں جھوٹی ہیں۔اللہ ایسے علماء کرام کو ہدایت دے جو ایسی من گھڑت باتیں سناتے ہیں۔

مولانا محمد الیاس اور اُن کی کتاب فیضانِ سنت

ٹی وی کی بات آئی تو مجھے مولانا محمد الیاس کی کتاب فیضان سنت کا ایک واقعہ یاد آ گیا جس میں لکھا ہے ''حیدر آباد کی ایک سلامی بہن کا حلفیہ بیان ہے کہ مجھے تین دفعہ سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک بار میں کچھ پریشان سی تھی ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد میں نے امیر اہلسنت محمد الیاس قادری کی نعمتوں کی کتاب ''مدینہ کی دھول'' اٹھائی اور عاشقِ رسول ﷺ کا سوز و گداز میں ڈوبا ہوا کلام پڑھنے لگی میری آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔ دل ہی دل میں استغاثہ بھی کر رہی تھی کہ یارسول اللہ ﷺ اب آپ ہی مجھ پر کرم فرمائیں اور میری مشکل آسان کریں روتے روتے میری آنکھ لگ گئی میری تقدیر کا ستارہ چمک اٹھا میں نے اپنے آپ کو جنگل میں پایا جہاں میرے پیارے آقا مدینے کے والی ﷺ تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے مجھے دلاسا دیا پھر میری آنکھ کھل گئی دوسری بار کا واقعہ ہے کے میری پھوپھی جان جو ہمارے

ساتھ ہی رہتی ہیں امیر اہل سنت محمد الیاس قادری سے بیعت ہیں (قارئین اگلی بات پہ ذرا غور کیجیئے گا) جب انہیں معلوم ہوا کہ امیر اہل سنت ٹی وی اور وی سی آر کے سخت مخالف ہیں اس لیے ان کہ دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ پیر صاحب کی ناپسندیدہ چیز گھر میں نہیں رہنی چاہیئے لہٰذا انہوں نے ٹی وی کے سب تار وغیرہ کاٹ ڈالے اور یہ سوچتے ہوئے کہ جب یہ آلہ گناہ ہے تو پھر اس کا بیچنا بھی گناہ سے کیونکر خالی ہوگا۔لہٰذا اس کو سٹور روم میں ڈال دیا۔ وہ جمعہ کا روز تھا۔ اسی روز دوپہر کو میں لیٹی اور ''مدینے کی دھول'' کا مطالعہ کرنے لگی میری آنکھ لگ گئی پھر قسمت نے یاوری کی اور میں دوسری بار مدنی سرکار ﷺ کے دیدار فیض سے مشرف ہوئی سرکار دوعالم ﷺ خوش ہو کر فرما رہے تھے'' آج میں بے حد خوش ہوں کہ تم نے میرے بہت بڑے دشمن ٹی وی کو نکال دیا ہے لہٰذا میں تمہارے گھر آیا ہوں سنو میرے غلام محمد الیاس قادری کو میرا اسلام کہنا اور ان کو اس طرح کی تحریر بھیجنا '' اھلاً وسھلاً مرحبا یا محمد الیاس قادری'' اور میرا یہ بھی پیغام دینا کے اس دور کی امت میں گناہ حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں میری امت کی خواتین بہت ہی فیشن پرست ہو چکی ہیں اور معاذ اللہ غیر مردوں کے ساتھ آزادی سے گھوم پھر رہی ہیں لہٰذا الیاس کو میرا پیغام پہنچا دینا کہ کسی جمعرات کو حیدرآباد میں اجتماع کریں اور اس میں عورتوں کا بھی خاص کر اہتمام کریں۔اور پھر اس اجتماع میں پردہ کی اہمیت اور ٹی وی کی تباہ کاریوں سے متعلق بیان کریں میں پریشان تھی کہ میں عورت ذات ہوں میں امیر اہلسنت کو کس طرح سرکار ﷺ کا سلام و پیغام پہنچاؤں گی۔اسی کشمکش میں کئی روز گزر گئے۔ایک

دن پھر مجھے سرکار ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی سرکار دو عالم ﷺ مجھ سے فرما رہے تھے ''تم نے میرا اتنا سا بھی کام نہیں کیا ابھی تک تم نے میرا سلام و پیغام محمد الیاس قادری تک کیوں نہیں پہنچایا؟ پھر میری آنکھ کھل گئی، لہٰذا اس خواب کے بعد میں نے ہمت کر لی اور تحریری طور پر امیر اہلسنت کی خدمت میں سرکار مدینہ ا کا سلام و پیام پیش کر دیا''

کمال کی بات یہ ہے کہ یہی امیر اہل سنت غریب لوگوں کو درس دیتے رہے کہ ٹی وی شیطانی آلہ ہے اور آج خود اپنا ٹی وی چینل ہے جب اپنا ٹی وی چینل نہ تھا تو ٹی وی شیطانی آلہ تھا مگر اب وہی ٹی وی جائز ہو گیا۔ پہلے کتنے غریبوں کو کہا ہوگا۔ کہ اس شیطانی آلے کا باہر پھینک دو اور اب مریدوں سے کہتے ہوں گے کہ ''ٹی وی کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے تا کہ آپ ہمارا ٹی چینل دیکھ سکیں۔ اسی طرح کئی علماء کرام نے پاکستان میں یہ فتویٰ دیا کہ انگلستان کی کمائی حرام ہے مگر جب انہیں یو کے کا ویزہ مل گیا تو پھر وہی کمائی حلال ہوگئی۔ اب کچھ ایسی بات ہے کہ ٹی وی پہلے شیطانی چیز تھی وہ اب کیسے جائز ہو گیا اگر اس وقت ٹی وی پر برے چینل تھے تو اب اس سے زیادہ ہیں پھر انصاف کا تقاضا ہے کے جو چیز اس وقت بری تھی وہ اب بھی بری ہے۔

اجمیر شریف سے دو خط:

یہاں انگلستان میں ایک (Voter List) ووٹ ڈالنے والوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں سے وہ نام و پتے لے کر اجمیر شریف بھیجے جاتے ہیں پھر آپ کو ہر سال دو خط موصول ہوتے ہیں ان پر تبصرہ کرنے سے

پہلے خط نقل کردوں تا کہ بات سمجھ میں آسکے۔

مدد کن یا معین الدین چشتیؒ   حاجت روایا معین الدین چشتیؒ

آج کے اس پُر آشوب دور میں ہر انسان خوشی کے ساتھ کسی نہ کسی غم و پریشانی میں مبتلا ہے چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی جیسے جسمانی تکلیف، روزگار کی پریشانی، نظر بد، جادو، آسیب، دشمناگی، مقدمہ، اولاد کی نعمت سے محروم ہونا، گھر میں خلوص و اتفاق کی کمی، اولاد کا نافرمان اور غلط راستے پر چلنا اور دیگر روزمرہ کی پریشانی جیسے ویزہ، ڈرائونگ لائسنس کے حاصل کرنے میں دشواری وغیرہ اور اس پریشانی کے عالم میں وہ غلط عاملوں، مولوی، فقیر، جادوگروں کے چکر میں پھنس جاتے ہیں جو ان سے بڑی رقم کی مانگ کرتے ہیں اور لوگوں کی پریشانی کو اور بڑھا دیتے ہیں، جو لوگ اس کام کے لیے پیسہ مانگتے ہیں۔ اگر وہ عامل بھی ہوں تو ان کا عمل ضائع (ختم) ہو جاتا ہے اور نتیجہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

حضور غریب نوازؒ کا اولین مقصد تھا اور ہے کہ بنا کسی تفریق کے تکلیف مند، پریشان حال کی خلوص دل سے دعا یا دوا کر کے اس کو دلی سکون دے کر غم سے نجات دلائیں۔ لاکھوں لوگ بنا تفریق مذہب وملت کے آپ کے آستانہ عالیہ سے آج بھی فیض یاب ہو رہے ہیں۔

حضور خواجہ غریب نوازؒ کے دربار سے تمام قسم کی پریشانیوں سے نجات پانے کے لیے دعا، تعویز عمل، خاص تبرکات مفت روانہ کئے جاتے ہیں اور ہر قسم سے رہنمائی کی جاتی ہے۔

اگر آپ یا آپ کے دوست، رشتہ دار کسی بھی قسم کی پریشانی میں مبتلا ہوں تو بلا تکلف اپنی پریشانی کی تفصیل خط میں لکھیں یا میرے فون پر رابطہ قائم کریں تا کہ حضور غریب نوازؒ کے دربار میں اس کی مشکل و پریشانی دور ہونے کے لیے خاص وقت میں خاص دعا، تعویز، عمل، تبرک یا رہنمائی کے جا سکے اور آپ بھی حضور غریب نوازؒ کے روحانی فیض سے مالا مال ہوں۔ ٹھگوں سے ہوشیار رہیں۔ حضور غریب نوازؒ کے فیض سے دلی و دماغی سکون حاصل کریں۔

دعا گو کے بزرگ پچھلے آٹھ سو سال سے حضور غریب نوازؒ کی زندگی سے ہی اس کار خیر کو انجام دے رہے ہیں یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور دعا گو بھی حضور غریب نوازؒ کے بتائے ہوئے اس راستے پر چل رہا ہے۔

آپ بھی اپنی کسی بھی قسم کی پریشانی یا تکلیف کے لیے مجھ دعا گو کو تفصیل سے خط میں لکھیں۔

امسال عرس مبارک ۲۵/جون سے ۳ جولائی ۲۰۰۹ء تک ہوں گے۔

نائب مصطفےٰ دریں کشور　　عرس مبارک　　رشک پیغمبراں معین الدین

عاشق رسول وشیدائے خواجہؒ.................السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ پروردگار عالم نے جس طرح ہمارے رسول مقبول ﷺ کو تاج دار انبیاء ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے اسی طرح نائب رسول ﷺ جگر گوشہ بتولؒ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین حسن چشتی غریب نوازؒ کو سرتاج اولیاء ہونے کی سعادت سے مشرف فرمایا ہے۔ خواجہ

غریب نوازؒ کی ذات اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ نہ صرف ہندو پاک بلکہ دنیا کے گوشے گوشے میں آپ کی ولایت اور غریب نوازی کا ڈنکا بج رہا ہے۔ وارث رسول ﷺ اور آل نبی ﷺ ہونے کی نسبت سے آپ کے آستانہ پاک مرکز ایمان وعقیدت ہے فیضان باطنی اور قوت روحانی کا یہ عالم کہ جو بھی دکھیا اور مصیبت زدہ آپ کو جہاں جس حال میں یاد کرتا ہے اسے مدد ملتی ہے اور فیض یاب ہوتا ہے ۔ اولیاء عظام میں صرف آپ کو ہی یہ شرف اور مرتبہ وشان حاصل ہے کہ بعد وصال آپ کی لوح پیشانی کو پروردگار عالم نے بخط نور ''ھذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ'' کی نورانی تحریر سے منور فرمایا ہے آپ کے عرس مبارک ہر سال ماہ رجب المرجب کی یکم سے ۹ر تاریخ تک انتہائی تزک و احتشام وعظمت واحترام کے ساتھ آپ کے آستانہ فیض کا شانہ پر اجمیر شریف میں منعقد ہوتے ہیں امسال مذکور بالا انگریزی تاریخ کے مطابق اس مبارک تقریب کا انعقاد ہوگا۔ خیر وبرکت کے اس مبارک زمانہ میں دور ونزدیک سے لاکھوں عقیدتمند اور اہل حاجت حاضر ہوکر اپنی اپنی جھولیاں درہائے مقصود سے آراستہ کرتے ہیں آپ بھی آیئے اور سعادت دارین حاصل کیجیئے

خواجہ کی زیارت سے فضیلت بھی ملے گی
دولت کے طلبگار کو دولت بھی ملے گی
بیمار جو آئے گا تو صحت بھی ملے گی
آلام و مصائب سے فراغت بھی ملے گی

اچھا ہے بہت عرس مبارک کا زمانہ
لو آ کے بھرو جھولیاں الٹتا ہے خزانہ

اگر آپ یا آپ کے متعلقین میں جو بھی حاضری کا ارادہ رکھتے ہوں تو دعا گو صاحبزادہ سید ولایت حسین چشتی کو بذریعہ ٹیلی فون یا خط ضرور مطلع فرمائیں تا کہ ہنگامی حالات میں آپ کی رہائش کا انتظام رہے اور اسٹیشن یا ائیر پورٹ پر ملاقات ہو سکے۔ اگر کسی وجہ سے حاضری نہ ہو سکے تو حسب حیثیت نذر و نیاز کے لیے رقومات برٹش پوسٹل آرڈر یا پرسنل چیک یا بینک ڈرافٹ دعا گو ایس۔ ایس۔ ولایت حسین چشتی کے پتہ پر ارسال فرما کے دور ہوتے ہوئے بھی شرکت عرس مبارک کی سعادت سے فیضیاب ہوں اور خوشنودی خواجہ اعظم حاصل فرمائیں۔ آپ کی مرسلہ رقم آپ کی طرف سے آپ کی تحریر کے مطابق مصارف خیر میں شامل کر کے آپ کے مقاصد دلی حاصل ہونے کے لیے دعائے خیر کی جائے گی اور عرس مبارک کے بعد تبرکات ارسال خدمت کر دئے جائیں گے۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں نیز دیگر اہل عقیدت مند حضرات کو بھی اگر آپ اس امر کی طرف متوجہ فرمائیں تو یہ امر نہ صرف دعا گو کی ممنونیت کا باعث ہوگا بلکہ خواجہ حضور غریب نوازؒ کی خوشنودی کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوگی۔ دعا گو شب و روز آستانہ عالیہ پر عموماً تمام اہل عقیدت کی فلاح و بہبود کے لیے اور خصوصاً آپ جناب کی ترقی دولت و اقبال اور حصول مقاصد کے لیے مصروف دعا ہے۔

پہلے خط کو دیکھیں کے اس کو شروع ہی اس طرح کیا گیا

مدد کن یا معین الدین چشتیؒ حاجت روا یا معین الدین چشتیؒ

پھر دیکھیں شروع ہی میں معین الدین چشتیؒ سے مدد مانگ رہے ہیں اور حاجت روائی کے لیے پکار رہے ہیں اس بات کو اگر قرآن وحدیث پر پیش کریں تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ وہاں سب کچھ اس کے برعکس ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں جب خود فرماتے ہیں کہ ''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا'' اور جگہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی قریب ہے اب ذرا غور کریں جو انبیاء ولیوں کو خزانے بخشتا ہے وہ سبھی بنی نوع انسان سے کہہ رہا ہے کہ مجھ سے مانگو اور قرآن میں یہ بھی کہا گیا کے اللہ تعالیٰ ہر گناہ معاف کر دیں گے مگر مشرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے چلیے فرض کر لیتے ہیں کے انبیاء واولیاء سے مدد مانگنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے مگر یہ بات ذہن میں رہے کہ اگر ہم صرف اللہ سے اگر مدد مانگیں تو ہم گنا گار نہیں ہوں گے اگر غیر اللہ سے مدد مانگیں تو ہوسکتا ہے کہ ہم شرک کے مرتکب ہوں تو اس سے یہ بات اچھی نہیں کہ ہم صرف اللہ ہی سے مدد مانگیں جس بات میں کہ کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی کسی نبی یا ولی نے کہا ہے کہ تم لوگ اللہ کو چھوڑ ر مجھ سے مانگو بلکہ تمام انبیاء واولیاء نے تو ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اپنے اللہ سے مانگو اور ہم نے الٹا انہیں ہی اپنا حاجت روا مشکل کشا بنا لیا جو کہ قرآن وحدیث کے برعکس ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذہن سے عبادت کے طریقے اخذ کرنے کی بجائے قرآن وحدیث کے بتائے ہوئے

راستے پر چلے کیونکہ اس طرح انسان صراط مستقیم سے کبھی بھٹک نہیں سکتا۔

پھر آگے چل کر انسانوں کی مشکلات کا ذکر ہے کہ اور سبھی لوگ جھوٹے ہیں آپ ہمیں اپنی مشکلات بتائیں بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو لوگ اس کام کے لیے پیسہ مانگتے ہیں اگر وہ عامل بھی ہیں تو اس طرح ان کا عمل ضائع ہو جاتا ہے اب آپ ذرا خود ہی غور کریں بلکہ یہ بات آپ کے مشاہدے میں بھی آئی ہوگی کے جو لوگ تعویز وغیرہ دیتے ہیں وہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کے ہم کچھ نہیں لیتے مگر ان کے سامنے ایک بکس پڑا ہوتا ہے لوگ اس میں کم از کم ۱۰ پونڈ ضرور ڈالتے ہیں یہ کیا ہے. جی یہ نذر و نیاز کے پیسے ہیں تو پھر آپ خود اندازہ کریں کہ ان تعویزوں میں کیا اثر ہوگا پھر آگے لکھتے ہیں حضور خواجہ غریب نوازؒ کے دربار سے پریشانیوں سے نجات پانے کے لیے دعا، تعویز، عمل وخاص تبرکات مفت روانہ کئے جاتے ہیں جو کہ بالکل جھوٹ ہے حقیقت یہ ہے کہ عرس سے ایک دو ماہ قبل انگلستان میں سبھی لوگوں کو خط بھیجے جاتے ہیں کہ ہمیں اپنی نذر و نیاز بھیجو جو لوگ تو پیسے بھیج دیتے ہیں انہیں تبرکات بھیجے جاتے ہیں جو کچھ نہیں بھیجتے انہیں کوئی تبرکات نہیں بھیجے جاتے تو پھر سوچیں کے تعویز و تبرکات تو مفت نہ رہے وہ تو پیسوں کے بدلے بھیجے جاتے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ مجھے بھی خط ملتا ہے مگر میں کچھ نہیں بھیجتا تو مجھے مفت کچھ نہیں بھیجا جاتا تو اس کا مطلب ہوا کے فیض وہی پا سکتا ہے جو کچھ رقم بھیجتا ہے اب بات کو مختصر کرتے ہوئے دوسرے خط سے چند اشعار نقل کروں گا۔

خواجہ کی زیارت سے فضیلت بھی ملے گی

دولت کے طلبگار کو دولت بھی ملے گی

اب آپ لوگ خود اندازہ کریں کہ کتنی منافقت ہے ان مجاوروں میں ایک طرف تو کہتے ہیں کہ دولت کے طلب گار کو دولت بھی ملے گی اور عمل اس کے برعکس ہے لوگوں سے تو یہ کہا جارہا ہے تمہیں دولت ملے گی اور خود وہاں موجود ہوتے ہوئے بھی بھوکے ہیں کہ ہمیں پیسے بھیجو خود ہی اپنی بات کی نفی کررہے ہیں۔

موجودہ زمانے میں جو کچھ درباروں پر عقیدت کے نام پر ہورہا ہے سبھی علماء جانتے ہیں کہ یہ غلط ہورہا ہے مگر ان کے پیٹ نے ان کی زبانیں پکڑ رکھی ہیں کوئی بھی حق بات کہنے کے لیے تیار نہیں ہے۔حالانکہ ان کے سامنے حضور ﷺ کی مثال موجود ہے کے صحابہ کرام اجمعین نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تو حضورا نے انہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا جب انہوں نے توحید وشرک کو جان لیا تو حضور ﷺ نے انہیں قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی تو کیا بریلوی علماء بھی حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ سے سبق نہیں لیتے کہ کم ازکم کچھ عرصے کے لیے لوگوں کو اچھی طرح توحید کی تعلیم دی جائے اور انہیں زیارت قبور کے طریقے سمجھائے جائیں جیسے جیسے وقت آگے بڑھ رہا ہے ایسے ایسے مزاروں پر خرافات بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔اب کہیں دیکھو تو دربار پر حج بیت اللہ کی طرح طواف کیا جارہا ہے کہیں پر انہوں نے کھڈے کھود کر پانی ڈالا

ہوا ہے کے یہ پانی آب زم زم کی طرح بیماریوں سے شفا دیتا ہے اور کئی پر دھمال ڈالی جا رہی ہے پورے میوزک کے ساتھ اور دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ جو ایسا نہیں کرے گا۔ وہ جہنم میں جائے گا۔ بلکہ ایک فلم دیکھی اس میں تو ایک صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جو کوئی کسی بھی مکتب فکر سے اس کا تعلق ہو دھمال نہیں ڈالے گا۔ وہ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ ڈالنے والوں کو ماں بہن کی گندی گالیاں دی جاتی ہیں ۔ کئی پہ قبروں کو سجدے کیئے جا رہے ہیں اور گڑ گڑا کر صاحب قبر سے مدد طلب کی جا رہی ہے ہمارے معاشرے میں یہ چیز کینسر کے مرض کی طرح پھیل چکا ہے اب ان لوگوں کو سمجھانا فضول ہے سچ بات جسے اللہ نہ ہدایت دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اگر آپ ان لوگوں سے کہیں کہ یہ سب کچھ شرک ہے تو کہتے ہیں کیا ہمارے بزرگ شرک کرتے رہے ہیں جو ہم اس کو چھوڑ دیں ہمارے بزرگ ہم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ مگر وہ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ اگر کسی کا عمل قرآن وحدیث کے مطابق نہیں ہوگا۔ تو وہ اسلام میں قابل قبول نہیں ہے۔ چاہے وہ ہمارے بزرگوں نے کہا ہو یا ہمارے پیر صاحب نے کہا ہو۔

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری

اب ذرا پروفیسر طاہر القادری کے بارے میں بات ہوجائے کہ
جوان چیزوں کو (بدعات وخرافات) کوفروغ دے رہے ہیں۔میرا خیال ہے
کہ بات ہے یہاں انگلستان میں اخبار مشرق ہفتہ واری اخبار آتا تھا وہاں
دینیات کے کچھ صفحات بھی ہوتے ایک دفعہ اس میں پروفیسر طاہر القادری کا
انٹرویو چھپا جس میں انہوں نے منہاج القرآن کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمارے
ممبران میں سبھی مکتب فکر کے لوگ شامل ہیں مثلاً اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی،
الشیخ سبھی شامل ہیں کوئی نماز میں رفع یدین کرتا ہے کوئی نہیں کرتا کوئی ہاتھ سینے
پہ باندھ رہا ہے تو کوئی زیر ناف اور کوئی کھلے ہاتھ کوئی اونچی آواز میں آمین کہہ
رہا ہے کوئی آہستہ سے کوئی امام کے پیچھے صورت فاتحہ پڑھتا ہے کوئی نہیں پڑھتا
مگر رکوع وسجود تو سبھی ایک وقت کرتے ہیں اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض

نہیں کرتا تو میرے نزدیک (یعنی پروفیسر صاحب) سب کی نماز ہو جاتی ہے۔
ان کا یہ بیان پڑھ کر بڑا متاثر ہوا اور بریلوی دوستوں سے کہا کہ یہ جو بریلوی عالم ہے یہ خدا کرے کے بریلویت سے تعصب کو دور کر دے گا کیونکہ یہ اور بریلوی علماء کی طرح کسی مکتب فکر پر نکتہ چینی نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں ضیائے حرم رسالے میں ان کے بارے پڑھتا رہتا تو جیسے جیسے یہ صاحب مشہور ہوتے گئے اور اپنا ایک مقام بنالیا تو پھر انہوں نے وہی اپنے بزرگوں کا لبادہ پہن لیا اور اہلحدیث و دیوبند کی مخالفت میں بڑی بڑی تقریریں کرنے لگے اور زیادہ زور اسی بات پہ ہوتا ہے کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ انبیاء و اولیاء کو ہر بات کا اختیار دیا گیا ہے اور ایک بڑی پرانی تقریر سنی جب یہ منہاج القرآن کے لیے چندہ اکٹھا کرتے تھے۔ وہاں کہتے ہیں کے رات کو حضور ﷺ میرے گھر آئے اور مجھے جگایا اور کہنے لگے کے طاہر میں یہاں کچھ علماء کی دعوت پہ پاکستان آیا تھا اور اب صبح مجھے واپس جانا ہے مگر میرے پاس کرایہ نہیں ہے جو واپس جاسکوں تم اس کا کچھ انتظام کرو یہ کہانی اپنے چاہے والوں کو سنا کر کافی مال جمع کیا اب آپ ان کی منافقت کا اندازہ کریں کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کے حضور ﷺ مختار کل ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کا اختیار دے رہا ہے تو دوسری طرف حضور کے لیے چندہ جمع کر رہے ہیں کہ حضور کے سعودیہ جانے کے لیے انہیں جہاز کے ٹکٹ کے لیے پیسے چاہیئں اب آپ خود ہی ان کے جھوٹے ہونے کا اندازہ کر سکتے ہیں اور دوسری

بات جو بڑی عجیب ہے کہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کے حضور حاضر و ناظر ہیں تو جو حاضر ناضر ہوتے ہیں وہ سعودیہ سے جہاز کا سفر کر کے نہ آتے ہیں اور نہ جاتے ہیں کہتے ہیں نہ کے انسان جب ایک جھوٹ بولتا ہے تو بولتا ہی چلا جاتا ہے اور جیسا کہ موجودہ دور میں آپ اگر عدالت میں جائیں تو اگر جج کے سامنے ایک جھوٹ بولا اور وہ ظاہر ہو گیا کے جھوٹ ہے تو اس شخص کا سارا بیان اور پورا ایکس ہی جھوٹا ہو جائے گا جیسا کے اگر ایک کافر مذاق میں کہتا ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے تو اسے مسلمان نہ سمجھا جائے گا مگر یہ بات اگر کوئی مسلمان کہے کہ میں کافر ہو گیا۔ بقول اعلیٰ حضرت بریلوی کے وہ کافر ہو جائے گا تو اب آپ خود پروفیسر طاہر القادری کا اندازہ کریں گے آج ٹی وی پر ہزاروں لوگ بڑی دلچسپی سے ان کی تقریریں سنتے ہیں اور سوچتے ہیں کے یہ انسان تو معصوم ہے کوئی غلطی کر نہیں سکتا اور کہیں تو کہتے ہیں کے ان کا علم اتنا وسیع ہے کے وہ غلط کر ہی نہیں سکتے تو ہم کہیں گے کے شیطان کا علم کیا کم تھا جو ایک حق بات کو تسلیم نہ کر کے گمراہ ہو گا اور قیامت تک گمراہ رہے گا۔

روحوں کی دُنیا

جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان اپنی کتاب ''روحوں کی دنیا'' کے صفحہ ۱۱۲،۱۱۱ فرماتے ہیں امام رجل عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ الربانی میزان الشعریۃ الکبری میں ارشاد فرماتے ہیں تمام آئمہ مجتہدین اپنے پیروؤں کو شفاعت کرتے ہیں اور دنیا و برزخ وقیامت ہر جگہ کی سختیوں میں ان پر نگاہ رکھتے ہیں یہاں تک کے صراط سے پار ہو جائیں اور اس سے آگے فرماتے ہیں تمام آئمہ وفقہاء صوفیہ اپنے اپنے مقلدوں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے مقلد کی روح نکلتی ہے جب منکر ونکیر ان کی قبر میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے جب نامہ اعمال کھلتے ہیں جب حساب لیا جاتا ہے جب عمل تلتے ہیں جب صراط پر چلتا ہے غرض ہر حال میں اس کی نگہبانی فرماتے ہیں۔اور کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔ ہمارے استاذ شیخ

الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکیؒ کا جب انتقال ہوا بعض صالحوں نے انہیں خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا کیا کہا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کے لیے بٹھایا امام مالک تشریف لائے اوران سے فرمایا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے خدا ورسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے اس کے پاس سے الگ ہوکر یہ فرماتے ہیں نکیرین مجھ سے الگ ہوگئے جب مشائخ کرام سختی کے وقت دنیا وآخرت میں اپنے پیروؤں اور مریدوں کا لحاظ رکھتے ہیں تو ان پیشوایان مذاہب کا کہنا ہی کیا ہے جو زمین کی میخیں ہیں اور دین کے ستون اور شارع ﷺ کی امت پر اس کے امین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اللہ اکبر اللہ اکبر۔

اب آپ ایک غیر جانب دار انسان کی طرح اس کہانی پر غور کریں اور اسے اسلام کی تعلیمات پر پیش کریں تو پہلی بات یہ کہ چوتھی صدی میں تقلید شروع ہوئی تو کیا جو پہلے لوگ تھے جو کسی امام کے مقلد نہ تھے تو کیا ان لوگوں کی مدد کے لیے کوئی نہیں آئے گا۔ اور آپ انبیاء کے خواب کے سوا کسی کے خواب کو اسلام میں استدلال کے طور پر پیش نہیں کر سکتے اور پھر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو یہ تعلیم دیں کہ وہاں تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ سوائے تمہارے اپنے اعمال کے یہ نئی باتیں دور حاضر کے پیروں کے کاروبار کو فروغ کے لیے تو اچھی ہیں مگر اسلامی تعلیمات پر پوری نہیں اترتیں اس طرح تو ایک عام آدمی سوچے گا کہ مجھے عبادت کرنے کی کیا

حاجت میرے پیر صاحب بھی ہیں اور میں مقلد بھی ہوں تو پھر میری مدد وہ لوگ کریں گے اس چیز کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ ہمارے اس معاشرے میں ایسے بھی لوگ ہیں جو خدا کی عبادت تو کرتے ہیں اور پیر صاحب کے پاس جاتے ہیں کہ میں فلاں مصیبت میں مبتلا ہوں کوئی ایسا تعویذ دیجئیے جو میری سب مشکلیں آسان کر دے پھر ہوگا یہ کہ پیر صاحب کہیں گے یہ تو کسی نے بندش کرائی ہوئی آپ پر کالا جادو کا اثر ہے ان چیزوں کا توڑ تو بڑا مشکل ہے مگر آپ لوگوں کے لیے میں خاص کوشش کروں گا آپ لوگ چار ہفتے ہر جمعرات کو آیا کریں سب کچھ بہتر ہو جائے گا پھر ہوتا یہ ہے وہ مرید بندشوں میں پھنسا ہی رہتا ہے اور پیر صاحب نذرانے کی صورت میں ان سے مال بٹورتے رہتے ہیں اور اگر کوئی انسان ایسے جاہل لوگوں کو سمجھانا چاہے کہ یہ لوگ تمہیں لوٹ رہے ہیں تو جناب پیر صاحب کہتے ہیں تم ایسے لوگوں سے بات ہی نہ کرو یہ لوگ تمہارا عقیدہ خراب کر دیں گے تو پھر ہوتا یہ ہے کہ آپ لاکھ کوشش کریں قرآن وحدیث سے دلائل دینے کی مگر وہ آپ کی بات کبھی نہ سنیں گے اور اپنے نام نہاد پیر کے کہنے پر عمل کریں گے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو حق سمجھنے اور اس پر چلنے کی توفیق دے۔

کتاب روحوں کی دنیا صفحہ ۱۳۵ پر لکھتے ہیں قول (۱۶۳) سیدی احمد زروق ؒ کے اکابر علماء واولیائے دیار مغرب سے ہیں اپنے عقیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستم

زمانہ اپنی نحوست سے اس تعدی کرے اور اگر تو تنگی ووحشت میں ہوتو یوں ندا کر یازرروق میں فوراً آموجود ہوں گا۔

اب آپ خود اندازہ کریں کہ ایسی عبارات کتابوں میں پیش کر کے ہمیں اسلام سے دور بلکہ توحید کے بالکل منافی تعلیم دی جارہی ہے جب اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے دعا کرو تو پھر ہمیں کسی اور کو پکارنے کی کیا حاجت اور اللہ تعالیٰ ہی قرآن میں فرماتے ہیں کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے کہنے کے مطابق کیوں نہ چلیں میری ناقص رائے تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ چاہے کتنا ہی نیک ہو وہ کبھی یہ حکم نہیں دے سکتے کہ اپنی مصیبتوں اور دکھ درد میں ہمیں پکارو ہمارے پیارے نبی ﷺ سے افضل دنیا کی کوئی ہستی نہیں ہے تو وہ بھی اپنی امت کو یہی درس دیتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے مت سوال کرو کیونکہ ایسی بات تو توحید کے منافی ہے۔

روحوں کی دنیا کے صفحہ ۱۳۸ میں لکھتے ہیں ہمارے زمانے میں چند ایسے پیدا ہوئے ہیں کہ حضرات اولیاء سے مدد مانگنے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں انہیں اس پر کچھ علم نہیں یوں ہی اپنے سے اٹکل دوڑاتے ہیں۔اگر آپ دلائل کا موازنہ کریں تو جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ صاحب قبر سے حاجتیں طلب کرنی جائز ہیں تو انہوں نے خوابوں اور سنی سنائی باتوں پر اپنے عقیدے کی بنیاد رکھی ہے ان کے پاس نہ کوئی قرآن وحدیث سے ایسا ثبوت ہے جسے وہ پیش کرسکیں۔

صفحہ ۱۳۹ پر فرماتے ہیں دور دراز سے زیارت کا قصد کرے پھر جب حاضری سے شرف یاب ہو تو لازم ہے کہ ان سے فریاد کرے اور ان سے اپنی حاجتیں مانگے اور یقین کرے کہ ان کی برکت سے اجابت ہوگی۔

ایک بات پر زور دیا ہے یا اتنی زیادہ کتابیں اس موضوع پر لکھیں اتنے صفحے سیاہ کیے اس سے بہتر نہیں تھا کے وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں کچھ لکھتے اور اس بات پہ اپنے وقت صرف کرتے جس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے روحوں کی دنیا کتاب پڑھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے مصیبتیں دینے والا اللہ ہے اور ان کا حل صاحب قبر کے پاس ہے جیسا کے ایک بریلوی شاعر کا شعر ہے۔

پیراں دیا پیرا کر دور مجبوریاں

لایاں تو بنے جھڑیاں رب نے روڑیاں

آپ ذرا غور کریں کے اس شعر سے ایسا نہیں لگتا کے اللہ تعالیٰ کشتیاں ڈبوتے ہیں اور جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کشتیاں پار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ عقائد سے ہمیں بچائے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی (گجراتی)

احمد رضا کے ہی پیرو کار مفتی احمد یار خان نعیمی اپنے فتاویٰ نعیمیہ میں کہتے ہیں صفحہ ۷۹ فتویٰ ۵۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسی مسئلے میں کہ مخالفین کہتے ہیں کہ غائبانہ حالات میں یا مصیبت اور تکلیف کے وقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو امداد کے لیے پکارنا شرک ہے۔

جواب کافی لمبا چوڑا ہے جس میں وہی چیزیں دھرائی گئی ہیں جو میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مگر یہاں ایک بات قابل غور ہے کے کہتے ہیں اگر غیر خدا کو پکارنا شرک ہے تو ماں باپ بھائی اولاد اور نوکر چاکر زندہ مردہ سب کو پکارنا شرک ہوگا کیونکہ یہ لوگ غیر خدا ہیں خدائے پاک فرماتے ہیں یایھا الذین امنوا، یایھا الناس، یایھا النبی، یاعیسیٰ، یا موسیٰ وغیرہ تو پھر خدا پر کیا حکم لگے گا۔ پھر ہر آدمی

اپنے نوکر چاکر ماں باپ کو پکارتا ہی ہے اب کون ان مولوی صاحب کو سمجھائے کہ سوال کیا ہے اور یہ جواب کیا دے رہے ہیں پکارنے کے کئی معنی ہوتے ہیں مگر سوال میں خاص وقت اور خاص لوگوں کا ذکر ہے یعنی فوت شدہ بزرگ اب جیسا کے دنیا میں ہم ایک دوسرے کو پکارتے ہیں تو کسی کو اللہ کا شریک تو نہیں ٹھہراتے اور ان سے وہی چیز مانگتے ہیں جو وہ دے سکتے ہیں یا جو میسر ہے اور جب اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کے مجھ سے مانگو تو اگر غیر اللہ سے مانگنا اتنا ضروری ہوتا تو قرآن میں اس بات کا ذکر ہوتا اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس بات کی تعلیم کرتے انہوں نے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی تعلیم دی ہے تو یہ جتنے بریلوی مولوی ہیں انہوں نے مزار کے چور دروازے رکھے ہوئے ہیں جس سے اپنے جاہل پیروکاروں کو دھوکہ دیتے ہیں جیسا کے کئی بار بدعت کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اچھی بدعت بھی ہوتی ہے جب حضور ﷺ سے خود فرما دیا کے ہر بدعت گمراہی ہے تو پھر یہاں بدعت کی تقسیم کی کوئی ضرورت نہیں اب ظاہر ہے ان لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تو یہ عوام کو اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھئے یہ جہاز، گاڑیاں، اچھے اچھے کھانے یہ تو حضور ﷺ کے زمانے میں نہیں تھے اب یہ چیزیں بھی بدعت نہیں پھر تم لوگ انہیں استعمال میں کیوں لاتے ہو۔ کوئی ان احمقوں کو بتائے کے جب بدعت کی بات ہوتی ہے تو معنی ہوتے ہیں جو نئی چیز دین میں نکالی جائے گی وہ قابل قبول نہیں ہوگی۔

جیسا کے ہم لوگوں کو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے بتایا ہے کے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت نہ دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا ہے یہی بات ہے اہل بدعت کی آپ لوگ تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو پتہ چلے گا کہ اچھے انسان جن لوگوں کا بھلا چاہتے تھے ان لوگوں کے گروؤں و پیروؤں نے ان کو حق بات سننے سے منع کر دیا یہی بات ہے بریلوی حضرات کی یہ اتنے احمق ہیں کہ یہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ جو خانقاہی نظام اور پیری مریدی یہ سب دولت کمانے کا ذریعہ ہے یہ پیر اپنے مریدوں کو اتنا برین واش کر دیتے ہیں کہ انہیں لاکھ سمجھائیں وہ ان لوگوں پہ اپنا روپیہ پیسہ خرچ آنے سے باز نہیں آئیں گے۔

آپ انگلینڈ کی مثال لیں کہ مرید اتنی محنت کر کے دولت کماتا ہے اور ہر سال پیر صاحب کو پاکستان کا ٹکٹ دیتا ہے کہ عرس پر جائیں بلکہ کئی لوگ تو ایک گروپ کی صورت جانے میں کہ وہاں عرس پہ ڈھول باجے لے کے جائیں گے خوب موج میلہ ہوگا آپ ان لوگوں کو اگر سمجھائیں تو یہ آپ کے ہی خلاف ہو جائیں گے میرے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا کے میں سبھی اہل بدعت سے جب کبھی بات کرتا تو انہیں حق سمجھانے کی کوشش کرتا مگر مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کے یہ سبھی لوگ میرے خلاف مل کر سازش کریں گے خیر جو کچھ انہوں نے کیا سو کیا اور کرتے رہیں گے میری جب یہ کتاب چھپ جائے گی تو میں سمجھوں گا کہ میرا فرض پورا ہو گیا اور مجھے فخر ہے کے میرے جتنے دشمن ہیں وہ میرے عقیدہ توحید کی وجہ سے مجھ سے دشمنی کر رہے ہیں مجھے اپنے اللہ سے امید ہے

کے وہ مجھے اس کا اجر ضرور دیں گے۔

میں نے جیسا کے کتاب کے شروع میں لکھا ہے کہ کتاب لکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر جی چاہتا تھا کے کاش میں کوئی کتاب لکھ سکوں دنیا میں جتنے انسان ہیں ہر کسی کی کوئی نہ کوئی آرزو ہوتی ہے مجھے شوق تھا کہ میں توحید پہ کچھ لکھوں اور اسے چھپواؤں مگر یہ سب ۱۹۸۰ سے لیکر ۲۰۰۸ تک ایک خواب تھا مگر اس کے باوجود ۱۹۸۰ سے لے کر آج تک مجھے جو کچھ توحید کے بارے میں ملتا میں اسے نوٹ کر لیتا اور اسی طرح یہ جمع کرتا رہا مگر جب یہ نوٹ بریلوی لوگوں کے ہاتھ لگے اور انہوں نے مجھے ستانا شروع کیا تو میں نے وعدہ کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی تو میں یہ کتاب چھپوا کے رہوں گا آج تک بریلوی مولویوں نے اہلحدیث کے خلاف اتنا جھوٹ لکھا ہے کہ کوئی انصاف پسند انسان جانتا ہے کہ یہ سب پروپیگنڈہ ہے اور آپ اگر ان کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو ہر جگہ لکھتے ہیں کسی اہلحدیث سے بات نہ کرو یہ لوگ تمہیں کافر بنا دیں گے، نعوذ باللہ! اگر انہیں اپنے مسلک کے حق ہونے کا اتنا یقین ہے تو پھر اپنے مریدوں کو کیوں کہتے ہیں کے ان لوگوں سے دور رہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کے انہیں یقین ہے کے ہمارے مسلک میں کمزوریاں ہیں اور اگر ہمارے مریدوں پر حق کھل گیا تو ہماری شیرینیاں بند ہو جائیں گی۔ جیسا کے جناب احمد رضا خاں نے اپنی وصایا شریف میں لکھوایا ہے کے ''تم لوگ اللہ کی بھیڑیں ہو اور یہ وہابیہ اور دیوبندیہ دین کے بھیڑیئے ہیں'' ان سے بچ کر رہو نہیں تو یہ تمہارا دین برباد

کر دیں گے۔

اور دوسری بات جو پیروں اور مولویوں نے لوگوں کے ذہن میں بٹھائی ہوئی ہے کہ دین کو صرف ہمارے ذمے چھوڑ دو تم کسی بات کی تحقیق نہ کرو کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ حق و باطل کی تحقیق کریں گے تو حق جان لیں گے اور پھر ہم سے دُور ہو جائیں گے۔

میں اور بریلوی مسلک

اسی طرح ایک دفعہ مولانا محمود احمد میرپوریؒ سے میری بات ہوئی میں نے سوال کیا کے کیا مجھ جیسے کم علم کو دین میں تحقیق کرنی چاہیئے جیسا کے بریلوی مولویوں کا کہنا ہے کے ہر کسی کے بس کی یہ بات نہیں انہوں نے اس کا جواب دیا کے انسان تحقیق کرتے رہے جن چیزوں کی سمجھ نہ آئے وہ علماء کرام سے پوچھ لے کہنے لگے کے ایک دفعہ کسی نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے کسی نے پوچھا کے ''آپ کسی یونیورسٹی میں پڑھے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کے میری تعلیم لائبریریوں میں ہوئی ہے'' تو کہنے لگے کے تم تحقیق کرتے رہا کرو جو نہ سمجھ آئے مجھ سے یا مولانا عبدالہادی العمری سے پوچھ لیا کرو اور میرا پچھلے کئی سالوں میں طریقہ رہا ہے جس بات کی سمجھ نہ آئے تو پوچھتا رہتا ہوں ۔ میں بعض اوقات صحابہ کرام اجمعینؓ کی زندگیوں کا مطالعہ کرتا تو سوچتا کتنے خوش نصیب ہیں ہم کے جنہیں ہمارے دین کے لیے کوئی قربانی نہیں دینی پڑی اور

ہم یہ کوئی پابندی عائد نہیں ہے تو میں سوچا کرتا کے کیا مجھ جیسا انسان اسلام کے لیے کوئی ایسی قربانی دے سکتا یا نہیں تو میرا دل اس کا کوئی فیصلہ نہ کر پاتا کیونکہ دور حاضر کا ولی بھی صحابی کے سامنے کچھ نہیں تو ہم جیسے عام گناہگار انسان تو ان کے پاؤں کی دھول بھی نہیں ہیں۔

میرے بات کرنے کا مقصد یہ ہے کے میں سنا کرتا تھا کے مسلمان اگر بہت ہی برا کیوں نہ ہو اسے شراب اور خنزیر کے گوشت سے ہمیشہ نفرت رہے گی کچھ ایسا ہی میرے ساتھ ہوا میں اپنے عقیدہ توحید میں اتنا مضبوط نہ تھا اور نہ میں نے کسی سے بھی مناظرانہ گفتگو کی مگر جب یہ پیروں کے غنڈے مجھے تنگ کرنے لگے تو میں بھی برہنہ شمشیر کی طرح سامنے آ گیا مجھے جس بات پہ بے حد افسوس ہوتا ہے وہ یہ کے جتنے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی صاحب علم نہیں ہے کہ جس کے سامنے انسان اپنا موقف پیش کر سکے میرا خدا جانتا ہے کے اگر کوئی کم حوصلہ انسان ہوتا تو یہ لوگ اسے کب کے پاگل کر چکے ہوتے اور مجھے حیرانگی اس بات کی ہوتی ہے کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے انسان جس کے گردے کا ٹرانسپلانٹ ہو چکا ہے اور دل کا بھی مریض ہوں اس کے باوجود میں نے آج تک ان لوگوں کے خلاف کسی دوست کسی رشتے دار سے مدد نہیں مانگی کیونکہ یہ میری جنگ ہے اور میں اسے تنہا لڑنا چاہتا ہوں بلکہ میرے دوست احباب اور میرے بھائی اقبال صاحب بھی مجھے کہتے رہتے ہیں کہ خاموشی اختیار کر لو میں کہتا ہوں یہ میری جنگ ہے میں اسے اپنے طریقے سے لڑتا رہوں گا میں حیران ہوں ان لوگوں کی

منافقت یہ کے ایک پیر صاحب کو کوئی ہوم آفس سے یہاں رہنے کے بارے میں کوئی الجھن پیش تھی تو ان کے دو مرید میرے پاس آئے اور ایک دوست کا فون نمبر لیا کے وہ ہوم آفس کو ہمارے پیر صاحب کو یہاں رہنے کی اجازت دلوادیں تو خیر میں نے انہیں اس دوست کا فون دیا اور چند ماہ میں ان کے پیر صاحب کو اجازت مل گئی پھر وہ دونوں کبھی کبھی میرے پاس آتے مجھے سے شاعری سنتے اور چلے جاتے اسی طرح وقت گزرتا گیا بلکہ میں کئی بار ان سے مذاق کرتا کہ آپ لوگوں کے پیر تو اور لوگوں کو تعویذ دیتے ہیں کہ ویزہ ہو جائے گا وغیرہ اور خود کے لیے وہ تعویذ نہیں لکھ سکتے وہ اس وقت مسکرا دیا کرتے پھر اچانک ان لوگوں کا آنا جانا ختم ہو گیا کئی بار اگر ملاقات ہوتی تو مصروفیت کا بہانہ کر دیتے ایک دفعہ ان کے ہاں ایک موت ہو گئی میں تعزیت کے لیے وہاں گیا تو ان لوگوں نے پورا منصوبہ بنا کر اور پیر بھائیوں کی طرح مجھے ذہنی اذیت پہنچائی تو میں حیران ہو گیا کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو کبھی میرے پاس آئے تھے ظاہر ہے کہ میرے ساتھ بے ہودہ مذاق کرنے کے بعد انہوں نے جا کر اپنے پیر صاحب کو بتا دیا ہو گا کے ہم نے اس وہابی کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے تا کہ پیر صاحب شاباش دیں۔ مجھے ان پیر صاحب اور ان کے مریدوں سے اتنا پوچھنا ہے کے آپ کی نظروں میں دہشت گردی گناہ ہے تو بتایئے جو آپ لوگ اپنے مریدوں سے کروار ہے ہیں کہ یہ غیر قانونی کام نہیں ہے۔

فرض کیجیئے آپ کی نظروں میں میرا عقیدہ غلط ہے تو یہ میرا اور اللہ کا معاملہ ہے کسی انسان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو کوئی گزند پہنچائے چاہے وہ

جسمانی ہو یا ذہنی ایسی حرکتیں کر کے تو آپ لوگ خود اعلان کر رہے ہیں کہ ہم جاہل ہیں میں تو کہوں گا اللہ تعالیٰ آپ سب کو صراط مستقیم دکھائے۔

اسی طرح سے کتنے بریلوی جو بیس تیس سال سے میرے جاننے والے تھے اور میرے عقائد کے بارے میں جانتے تھے یہ بھی جانتے تھے کہ میں کسی بدعت میں سمجھوتا نہیں کرتا اور اہلحدیث ہوں اس کے باوجود ہماری دوستی میں کوئی دراڑ نہیں آئی مگر کچھ پیروں اور ان کے مریدوں کی ان کے کان بھرنے کی دیر تھی وہ سب لوگ میرے خلاف ہو گئے انہوں نے یہ نہ سوچا کہ اس انسان کو ہم اتنے سالوں سے جانتے ہیں اس نے اگر پہلے ہم سے کبھی مذہب کے بارے میں بات نہیں کی تو اب ہمیں کیا کہے گا مگر نہیں وہ تو اس طرح سلوک کرنے لگے جیسے انہیں مجھ سے خدا واسطے کا بیر ہے بلکہ ان میں سے ہی ایک دوست جو میری مخالفت میں ان کے ساتھ تھے جب ہسپتال پہنچے تو مجھے ایک دوست کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اصغر سے کہنا مجھے آ کے ملے انہوں نے اپنے رویے کی معافی مانگی اور کہا مجھ بخش دینا تو میں نے کہا میں نے آپ کو بخش دیا یہی بڑی بات ہے کہ آپ کو احساس ہو گیا کہ آپ غلط تھے پھر میں نے ان سے جو گفتگو کی وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں میں نے کہا بھائی آپ پچھلے تیس سال سے جانتے ہیں کیا میں نے کبھی آپ سے بدتمیزی کی ان کا جواب نفی میں تھا پھر میں نے کہا ہمارا اور آپ کا انسانیت کے سوا کوئی رشتہ تھا۔ کہنے لگے نہیں میں نے کہا جب آپ کو پہلی دفعہ Kidney Machine لگائی گئی میں آپ کے ساتھ تھا کہنے لگے ہاں تو میں نے کہا کیا مجھے آپ سے کوئی لالچ تھا

کہنے لگے نہیں تو میں نے کہا کوئی بات کر کے جھٹلانا میری عادت نہیں ہے میں جو آپ کی عیادت کرتا رہا اسے انسانی اخلاق سمجھ کر کرتا رہا اور اس لیے کرتا رہا کہ میں اس دور سے گزر چکا تھا اور نہ مجھے آپ سے کوئی لالچ نہ تھا۔تو جیسا میں نے کہا کے ان میں بھی اچھے لوگ ہیں ۔بعض اوقات ہوتا ہے کہ شیطان لوگ انسان کو اکساتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔

آپ کو اگر ایک بات بھی اچھی لگے تو مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا، اور بریلوی دوستوں سے اتنی گزارش ہے کہ کچھ خود بھی تحقیق اور دین کی حقیقت کو سمجھو قرآن وحدیث کا اردو ترجمہ پڑھو جو بات اپنے مسلک کی قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس سے اجتناب کرو بلکہ یہ کوشش نہ کرو کے قرآن و حدیث کا مفہوم ہی بدل دو ہر بات کا ترجمہ اپنی مرضی سے مت کرو۔تو میرا خیال ہے کہ ہم سب ایک ہو سکتے ہیں فرقوں میں بٹنے کی بجائے صرف مسلمان ہونا کتنا اچھا ہے۔خدا کرے کہ میری بات لوگوں کے ذہن میں بیٹھ جائے اور ایک دوسرے سے نفرت ختم ہو جائے۔ایک ہی دین ہم لوگ عید منائیں کوئی عیسائی یا یہودی ہمارا مذاق نہ اڑائے۔

خدا سب امت مسلمہ کو ہدایت دے کہ وہ سب ایک پلیٹ فارم پہ کھڑے ہوں اور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کریں۔اس کی بجائے کہ ہم ایک دوسرے سے نفرت کریں۔

جعلی پیر

ایک بات جس سے سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جاتا رہا ہے بلکہ اب بھی دیا جارہا ہی وہ یہ ہے کہ جو کوئی پیر جب حد سے آگے گزر جاتا ہے تو وہ لوگوں کی نظروں میں آجاتا ہی اور بات پولیس تک پہنچتی ہے اس کے بعد وہ اخبارات کی خبر بنتی ہے اور سرخی کچھ یوں ہوتی ہے کہ ''جعلی پیر پکڑا گیا'' جو کہ جھوٹ بات ہے وہ اس لئے کہ زیادہ تر ہر پیر کا طریقۂ واردات ایک جیسا ہے جو پکڑے جاتے ہیں اُن پہ جعلی ہونے کا ٹھپہ لگ جاتا ہے اور جو حد سے تجاوز نہیں کرتے ''وہ پیر کامل'' ہی رہتے ہیں جہاں تک میرا خیال ہے کہ پیر حضرات میں سے بڑی مشکل سے پندرہ سے بیس فیصد لوگ سچے دل سے عوام کی خدمت کررہے ہوں گے باقی کے سبھی (Easy Money) یعنی آسان پیسے کے چکر میں یہ کاروبار کررہے ہیں۔ بلکہ جب کئی لوگوں کا ضمیر انہیں ملامت کرتا ہے تو وہ یہ کام چھوڑ بھی دیتے ہیں اور بعد میں اپنے پیری مریدی

کے واقعات دوستوں کو سناتے ہیں کہ کتنے جاہل ہیں یہ لوگ اور کتنی آسانی سے
ان لوگوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس طرح کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ایک
واقعہ جو کہ کافی اخبارات میں ہم پڑھتے رہے اُس کا یہاں مختصر ذکر کروں گا یہ
1980 کی بات ہے کہ مولانا محمود احمد میر پوریؒ نے اخبار جنگ میں ایک مقالہ
لکھا جس میں عید میلا د النبی ﷺ پر گفتگو کی دوسرے دن ایک بریلوی عالم جس کا
نام بڑا لمبا چوڑا تھا مگر میں اُس کے اصل نام مولوی غلام رسول اور لندن میں رہتا
تھا پیری مریدی بھی کرتا تھا اُس نے مشہور ہونے کے لئے عید میلا د
النبی ﷺ کے جواز میں اپنے دلائل دیئے جو کہ اِدھر اُدھر سے لی ہوئی عبارات
تھیں خیر وہ صاحب بڑے چمک گئے بلکہ اُن کی قسمت کے ستارے چمک گئے
اور کافی لوگ برمنگھم سے بھی اُن کے مریدوں میں شامل ہو گئے اسی طرح وقت
گزرتا گیا پھر ایک دن کیا دیکھا کہ اُن صاحب کی تصویر اخبار میں آئی جہاں
پولیس اُنہیں پکڑ کر لے جارہی تھی اور بات یہ ہوئی کہ اُنہوں نے کسی جوان لڑکی
کے ساتھ اُس کی مرضی کے خلاف مباشرت کی اور وہ لڑکی پولیس کے پاس چلی
گئی بعد میں یہ بات بھی اخبار کی زینت بنی کہ وہ صاحب جن عورتوں کے ساتھ
ہم بستری کرتے باقاعدہ ایک خفیہ کیمرے سے فلم بناتے تھے جس سے وہ
عورتوں کو بلیک میل کیا کرتا۔کتنے ہی ’’جعلی‘‘ پیر ہمارے معاشرے کو لُوٹ کر کھا
رہے ہیں اور جاہل مرید ہیں جو کہ اُن کے چُنگل میں پھنسے ہوئے ہیں بلکہ یہی
جاہل لوگ ان لوگوں کا دفاع کر رہے ہیں اگر کوئی انصاف پسند بریلوی اِن
لوگوں کے خلاف اُنگلی اٹھائے تو اُس پر طرح طرح کے الزامات لگائے جاتے

ہیں کہ یہ وہابی ہوگیا ہے یا اس نے ان لوگوں سے اس بات کا معاوضہ لیا ہے اور ہمارے پیر صاحب کو بدنام کر رہا ہے جس بات میں ایک رتی بھر بھی حقیقت نہیں ہے۔ میں سنی سنائی بات نہیں کروں گا۔ جو میرا اپنا مشاہدہ ہے وہ تحریر کروں گا۔ یہ 1977 کی بات ہے میرے ساتھ ایک بڑے نیک انسان کام کرتے تھے جو نماز کے پابند تھے کام پر بھی وہ نماز ضرور ادا کرتے اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے ایک دفعہ وہ مجھے کہنے لگے کہ میں دو ہفتے کام پر نہ آ سکوں گا میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے پاکستان سے میرے پیر صاحب آئیں گے اس لئے میں دو ہفتے کام پر نہیں آ سکتا خیر جب ہفتہ پورا ہوتا میں اُن کے گھر اُن کی تنخواہ دینے کے لئے گیا تو سبھی لوگ مجھے کہنے لگے آؤ ہمارے پیر صاحب سے ملو میں سیدھا اندر گیا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص جس کی مونچھیں داڑھی سے ذرا بڑی ہیں اور آنکھیں غنڈوں کی طرح اور صوفے پر اکیلا بیٹھا ہوا ہے باقی لوگ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں میں نے مصافحہ کیا اور آخر میں پیر صاحب سے مصافحہ کیا یہ لوگ بڑے ہوشیار ہوتے ہیں وہ سمجھ گیا کہ یہ بندہ ہماری پارٹی کا نہیں کیونکہ نہ یہ میرے سامنے جھکا نہ ہاتھوں کو چُوما تو مجھے کہنے لگا آؤ میرے پاس بیٹھو میں نے کہا نہیں میں جلدی میں ہوں پھر کبھی آؤں گا۔ خیر دو ہفتے کے بعد جب پیر صاحب چلے گئے تو ہمارے ساتھی واپس کام پر آئے تو میں نے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہمارے پیارے نبی ﷺ اگر اپنے صحابہ کرام کے ساتھ زمین پر بیٹھ سکتے ہیں تو پھر آپ کے پیر صاحب مریدوں کے ساتھ زمین پر کیوں نہیں بیٹھ سکتے وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ اُن سے نیچے بیٹھ کر اُن کا احترام

کرتے ہیں ہمیں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ ہم پیر کے برابر نہیں بیٹھ سکتے وہاں اور بھی چند بریلوی دوست تھے جواُن کی بات سے اتفاق کررہے تھے اور مجھے کہتے کہ تم غلطی پر ہو تو میں نے اُن سے پُوچھا تو اس کا مطلب ہوا کہ تم لوگ اُن کے برابر نہیں بیٹھ سکتے وہ بولے کبھی نہیں میں نے کہا جب کار میں بیٹھتے ہو تو کیا پیر صاحب کو چھت پر بٹھاتے ہو یا کار میں اس بات پر وہ سب لاجواب ہوگئے اور اس بات کا اُن کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

میں یہ بات بتانا بھول ہی گیا کہ جب پیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو دیکھا پیر صاحب کے لئے میز پر سگار کی ڈبیہ پڑی ہوئی تھی جو پیر صاحب پیتے تھے جس کی قیمت سگریٹوں سے بہت زیادہ ہے عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ سگار پی سکے۔ بریلوی مسلک کی بنیاد ہی من گھڑت وضعیف حدیثوں پر ہے اور جتنے بھی علماء یا پیر حضرات ہیں سبھی نے ان کو ایسا برین واش کیا ہوا ہے کہ حق بات ان لوگوں کے حلق سے نیچے نہیں اترتی اور قرآن وحدیث کے مقابلے میں ادھر اُدھر کی من گھڑت حکایات پیش کرے گے اور کئی لوگ تو انہیں بڑی آسانی سے لوٹتے رہتے ہیں کبھی کسی چیز کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کریں گے کبھی حضرت علیؓ اور کبھی جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف اس طرح کی کتنی باتیں جب حقیقت کی کسوٹی پر پرکھی گئیں تو وہ سب جھوٹ تھا مگر اس کے باوجود بھی آج اگر کوئی پیر کسی بزرگ کی طرف منسوب کردے کہ یہ ٹوپی فلاں ہستی کی ہے تو یہ لوگ تحقیق کئے بغیر اپنے پیسے لٹاتے پھریں گے۔ پچھلے دنوں کی بات ہے کہ پاکستان کے ایک بریلوی ٹی وی چینل پر دو میاں بیوی دکھائے

جاتے تھے شوہر کے ماتھے اور پیٹھ پر اللہ نام لکھا ہوا تھا جو کہ اس کا دعویٰ تھا کہ یہ
قدرتی ظاہر ہے اور وہ ایک قرآن پاک بھی اُن کے ساتھ تھا اور اُن صاحب کا
دعویٰ تھا کہ یہ قرآن پاک اُنہوں نے ہوا میں اُڑتا ہوا پکڑا اور ایک جائے نماز
جو غائب سے اُن کے پاس آیا اور جو بیگم تھی وہ اپنی روٹیاں ساتھ لے کر گئی جس
پر اللہ کا نام لکھا ہوا تھا اور کہنے لگی یہ سب کچھ قدرتی ہوا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر جو
میزبان اُن کا انٹرویو لے رہی تھی وہ زور زور سے روئے جاتی اور کہتی کہ آپ
لوگ خوش نصیب ہیں جو اتنی کرامات دیکھنے کو ملیں پھر کچھ ماہ بعد دیکھا کہ اُن
دونوں میاں بیوی کو پولیس پکڑ کر لے جا رہی تھی اور میں سوچ رہا تھا جو لوگ دین
سے دُور ہوتے ہیں اُنہیں کیسے کیسے حربوں سے یہ لوگ لُوٹتے ہیں یہ سب کچھ
کہاں سے آیا سب کا سب خانقاہی نظام کا نتیجہ ہے اور ایک بات جو بڑی عجیب
ہے کہ جو لوگ ان بدنصیبوں کو لوٹتے ہیں اگر کوئی انسان اُن کے خلاف قلم اُٹھاتا
ہے تو یہ اُسے اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور لوٹنے والوں کا دفاع کرتے ہیں ان لوگوں کو
سیدھا سادہ کاغذ لپیٹ کر دے دیں اور کہیں کہ یہ فلاں بیماری کا تعویذ ہے تو دو
چار ضرور ایسے ہوں گے جو کہیں گے کہ اس تعویذ کے طفیل میں صحت یاب ہوں
حالانکہ شاید وہ اُس کی بیماری ختم ہونے کا وقت تھا اور عین اُسی وقت اُس نے
جھوٹا تعویذ دیا تو اب وہ قائل ہو گیا کہ یہ ساری اس تعویذ کی کرامت ہے اسی
طرح ہمارے معاشرے میں کافی لوگ کمزور عقیدے والے لوگ ہیں جو ایسی
خرافات پہ یقین کرتے ہیں آپ نے خود کئی ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ جو
اپنے پیر کی کرامت کا کچھ اس طرح ذکر کریں گے کہ یہ وہابی لوگ تو ایسی باتوں

پہ یقین نہیں کرتے مگر میں اپنی ذاتی کہانی سناتا ہوں پھر آپ یقین کریں گے کہ تعویزوں کا کتنا اثر ہوتا ہے ہمارے گھر میں ہر سال بچی ہوتی تھی ہماری پانچ بیٹیاں ہو گئیں اس کے بعد میری بیوی حاملہ ہوئی تو ہم نے پیر صاحب سے تعویذ لئے کہ اب بچہ ہو تو ایسا ہی ہوا ہمارے گھر ایک چاند سا بیٹا پیدا ہوا اور تم لوگ کہتے ہو کہ پیر اور تعویذ کچھ نہیں کرتے۔

اب کوئی بندہ اِن لوگوں سے یہ بات پوچھے کہ جب پانچ بیٹیاں تمہارے گھر ہوئیں تو کیا اس وقت کیا تم نے تعویذ نہیں لئے تھے وہ کیوں فیل ہو گئے اس لئے اُن کا ذکر نہ کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے مقدر میں بیٹا لکھا تو بیٹا دیا اب آپ غور کریں کہ کیا مشرکین مکہ بھی اپنے جھوٹے خداؤں کے بارے میں کچھ ایسے ہی دعوے نہ کرتے تھے بلکہ وہ تو اِن سے بہتر تھے کیونکہ وہ جب کشتی میں سفر کرتے تو خالص اللہ کو پکارتے تھے جیسے خشکی پر آتے تو پھر وہی اپنے جھوٹے خداؤں کو اللہ کے نام کے ساتھ پکارنے لگتے مگر ان لوگوں کا تو یہ شیوہ ہے کہ یہ جب کشتی میں ہوتے ہیں تو گیارہویں والوں پکارتے ہیں ایک وہ مشرک تھے جو کسی وقت تو اللہ کی توحید کا اقرار کرتے تھے اور ان کے برعکس کچھ ایسے نام نہاد مسلمان ہیں جنہیں دین میں ملاوٹ کئے بغیر عبادت کا مزہ نہیں آتا میرے خیال میں اگر ایک عام انسان جو دین ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ لائے تھے اگر وہ اس کی پیروی کرے تو بڑی بات ہے تو پھر دین میں ملاوٹ کرنے کی کیا حاجت ہے خدا تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور بدعات و خرافات سے دُور رکھے۔

شرک اور بریلوی علماء:

پچھلے دنوں میں پروفیسر طاہر القادری کا ایک بیان پڑھ رہا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہندو بھی اللہ ہی کی عبادت کرتے ہیں اسی طرح دیکھا گیا کہ انہوں نے کرسمس کے دن عیسائیوں کے ساتھ منہاج القرآن کی مسجد میں کرسمس منائی اب آپ خود اندازہ کریں کہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے ہمیں یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع فرمایا ہے۔

اور You Tube پر انہیں ایک کانفرنس میں دکھایا گیا جہاں یہ خود اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ ہمارے درباروں پر شرک ہو رہا ہے لوگ قبروں کو سجدے کر رہے ہیں ساتھ بیٹھے ہوئے سبھی پیر حضرات شرمندہ ہو رہے تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور ساتھ یہ بھی کہنے لگے کہ اگر کوئی اور کہتا تو ہم شائد اُسے اس طرح ٹال دیتے کہ یہ سجدہ تعظیمی ہے مگر آپ سب جانتے ہیں کہ میں حقیقت سمجھتا ہوں کہ خدا کا شکر ہے کہ اب بریلوی علماء کو بھی عقل آ رہا ہے اور حقیقت تسلیم کرنے لگے ہیں آپ اگر You Tube پر جعلی پیرون کے بارے میں ویڈیو دیکھیں تو اتنے زیادہ ویڈیو دیکھ کر انسان یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا کوئی اصلی پیر بھی پاکستان میں ہے یا سب جعلی ہیں میرے خیال میں تو جو پکڑے جاتے ہیں وہی جعلی باقی پیر کامل ہیں۔

آنکھوں دیکھا حال:

یہ 1978ء کا واقعہ ہے کہ میں لندن ائیر پورٹ پر ایک دوست کے استقبال کے لئے گیا جو پاکستان سے آ رہے تھے اسی فلائٹ سے پیر ہارون

رشید گھمگول شریف والے بھی آ رہے تھے ائیر پورٹ پر اُن کے مریدوں کا بہت بڑا ہجوم تھا جو اُن کے استقبال کے لئے آ ئے ہوئے تھے جن پر سیکیورٹی بڑی مشکل سے قابو پا رہی تھی خیر پیر صاحب کی آمد کا وقت آیا جیسے ہی وہ دروازے سے باہر آئے مریدوں کی ایک کثیر تعداد اُن کے پاؤں میں سجدہ کرنے لگی ۔ جسے کافی انصاف پسند اور غیر جانبدار لوگوں نے بُرا بھلا کہا مگر وہ لوگ پھر بھی باز نہ آئے اور نہ ہی پیر صاحب کی زبان ہلی کہ یہ تم اچھا نہیں کر رہے پیر کا فرض ہوتا ہے کہ وہ مرید کو صراطِ مستقیم دکھائے کہ وہ کس طرح خدا تک پہنچ سکتا ہے مگر ان حضرت کو تو دولت بٹورنے سے غرض ہے ایک چھوٹی سے مثال ہے کہ جب یہ لوگ اپنے جاہل مریدوں کو کہتے ہیں کہ کسی اہلِ حدیث یا دیوبندی سے بات نہ کرنا وہ لوگ گمراہ ہیں (نعوذ باللہ) تو مریدین ان باتوں پر پابندی سے عمل پیرا ہوتے ہیں یہی بات ہے سجدے کے بارے میں اگر یہ پیر اپنے مریدین کو یہ تعلیم دیں کہ تم ہمیں سجدہ نہ کرو تو کوئی وجہ نہیں کہ پھر بھی اُسی طرح کریں تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ لوگ ایسی باتوں سے خوش ہوتے ہیں اور جان بوجھ کر انہیں حق بات سے آ گاہ نہیں کرتے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو شرک سے محفوظ رکھے ۔

کئی بریلوی کیوں اہلحدیث مسلک اختیار کر رہے ہیں؟

ہمارے شہر بلکہ برطانیہ میں جتنے بھی بریلوی مسلک کے اہلحدیث ہوئے ہیں اُن لوگوں کا کہنا ہے ہمارے ہاں من گھڑت بلکہ موضوع حدیثیں پیش کر کے بدعات وخرافات کو دین میں داخل کیا جار ہا ہے جو کہ دین کا حصہ نہیں ہیں وہ خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خطبات میں بریلوی علماء قرآن وحدیث کی بات کرنے کی بجائے ایسی ایسی کرامات کا ذکر کریں گے جن کا نہ سر نہ پاؤں ہوتا ہے اُن کا ایسا کرنے سے اپنے پیری مریدی کے کاروبار کو فروغ دینا ہے جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو رہے ہیں اور اپنے مریدوں کو اصل دین سے دُور رکھنے میں کامیاب ہیں اسی لئے تو وہ لوگ اپنے مریدین کو کہتے رہتے ہیں کہ کسی دیوبندی یا اہلحدیث سے بات نہ کرنا وہ تمہیں صحیح دین سے دُور کر دیں گے وہ لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے کم فہم مریدین اگر ان لوگوں سے بات کریں گے تو پھر یہ بدعات سے اجتناب کرنے لگیں گے۔

اہلحدیث جو بدعات وخرافات میں شامل ہوتے ہیں

جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ کئی حق پسند بریلوی اس مسلک کوخیر باد کہہ رہے ہیں اسی طرح کتنے اہلحدیث ہیں جوخرافات میں شامل ہورہے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ ہمارے ان لوگوں سے مراسم ہیں ہم اس لئے بدعات و خرافات میں شرکت کرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کریں تو یہ لوگ ناراض ہو جائیں گے اور ہمارا کاروبار ٹھپ ہوجائے گا اس طرح ہمارے مفاد پہ آنچ آتی ہے تو پھر انہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہلوانا چھوڑ دیں۔

اُن کا یعنی نام نہاد اہل حدیثوں کا بریلوئیوں کی خرافات میں شامل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان لوگوں سے ڈرتے ہیں کہ یہ ہمیں تنگ کریں گے یہ مراسم والی بات اپنی جگہ مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ لوگ ڈرتے ہیں فرض کریں اگر میرا ایک دوست بریلوی ہے میں اُن کی سبھی رسومات میں شامل ہوتا ہوں مگر وہ اہلِ حدیث کی کسی حق بات کو اپنانا تو دُور کی بات اُسے حق بات بھی نہیں سمجھتا وہ

اپنی بریلویت کی پہچان نہیں گنوانا چاہتا اور نہ ہی کسی بات میں سمجھوتہ کرتا ہے اور
دوسری طرف ایسے اہلحدیث ہیں جو اپنی پہچان گنوا دیتے ہیں اب ایسے لوگوں
سے ایک سوال ہے کہ مذہب اللہ و رسول کا ہے یا اُن لوگوں کا کہ جن کے ساتھ
آپ کے مراسم ہیں ہم حق پر ہوتے ہوئے بھی کیوں اُن باتوں میں سمجھوتہ
کریں جو قرآن و حدیث میں نہیں ہیں اور باتوں میں تو سمجھوتہ ہو سکتا ہے مگر
عقائد میں نہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں اُن کا عقیدہ کمزور ہوتا ہے کیونکہ انسان
حق پر ہوتے ہوئے باطل سے ڈرتا ہے اُس کے اندر ایمان کی کمزوری ہے اللہ
تعالیٰ ہم سب کو حق پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

تقلید

تقلید کی تعریف:

کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس میں جو اس کو کہتے ہوئے سن لے یہ سمجھ کر وہ اہل تحقیق میں سے ہے، بغیر دلیل کے نظر کئے ہوئے، یا جیسے کئی علماء کرام نے لکھا ہے کہ مذہب میں تقلید ایسی ہے جیسے اندھیرے میں گلے میں پٹہ ڈال کر کسی کے پیچھے چل پڑنا اب ظاہر ہے جو اندھیرے میں آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے چل پڑے گا تو وہ ٹھوکر تو کھائے گا۔

اب ہم کوشش کریں گے کہ جانیں کے تقلید کب شروع ہوئی اس کی تاریخ اور اس کا پس منظر۔

تقلید کب شروع ہوئی:

شاہ ولی اللہؒ ایک ایسی ہستی ہیں کہ جن کی سب مکتب فکر عزت واحترم

کرتے ہیں تو میں پہلے ان کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے عبارات پیش کروں گا۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں ''ابو طالب مکی (آپ چوتھی صدی کے مشاہیر سے ہیں) نے بیان کیا ہے یہ (فقہ کی) کتابیں اور مجموعے سب نئی چیزیں ہیں قرن اول (یعنی پہلے زمانے میں اور دوم میں پہلے لوگ اور (دوسرے) لوگوں کے اقوال (تقلید) کے قائل نہ تھے کسی مذہب معین (حنفی، شافعی) کے مطابق فتوے کا طریق معین نہ تھا خاص کسی شخص کا قول اختیار نہ کیا جاتا تھا اور ہر ایک امر میں اسی قول کو نقل نہ کرتے تھے (جیسا کہ آج کل حنفی صرف اپنے مذہب اور فقہا اور شافعی اپنے مذہب وفقہا کو حق جانتے ہیں) کسی کے مذہب پر فقہ کی بنیاد قائم نہیں ہوتی تھی میں (شاہ ولی اللہؒ) کہتا ہوں کہ دونوں قرنوں کے بعد تخریج کا طریقہ شروع ہو گیا تھا تاہم چوتھی صدی کے لوگ مذہب معین (حنفی، شافعی کی تقلید) پر متفق نہ تھے کسی ایک مذہب کی پابندی نہ تھی کہ اس کا قول نقل کیا جائے''

اسی طرح مولانا اکبر شاہ اپنی کتاب قول حق میں تقلید کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''صدی سے پہلے مذاہب اربعہ یعنی (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) کی تقلید کا کامل رواج نہ تھا اور نہ ہی حنفی، شافعی کہلانے کا زور وشور تھا۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ عوام کی یہ حالت تھی۔ جس عالم کو وہ بہتر جانتے اس سے پوچھ لیتے اور اس کی بات پر عمل کرتے بلا لحاظ اس کے وہ عالم حنفی ہو یا شافعی مجتہد اور جو لوگ ذی علم تھے ان کی دو صورتیں تھیں بعض اہلحدیث اور بعض صاحب اجتہاد، جو اہلحدیث تھے ان کا طریق یہ تھا وہ کتاب الٰہی، حدیث نبوی،

آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے۔مزید ضرورت پر کسی فقیہ کے کلام کی طرف رجوع کرتے تھے خواہ وہ فقیہ مدنی ہوتا یا مکی، کوفی ہوتا یا بصری اور جو صاحب اجتہاد تھے وہ تخریج کرتے (یعنی اپنے استاد کے قول پر) اور اصول وقواعد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسی سے استنباط کرتے۔

علامہ شعرانیؒ (جونویں، دسویں صدی کے مشاہیر میں سے ہیں) نے اپنی کتاب ''میزان ابکرالے'' میں جنت کے آٹھ دورازے بنائے ہیں اور پہلا دروازہ جو ہے اسے امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین کا قرار دیا ہے اسی طرح دوسرا دروازہ امام مالکؒ کے مقلدین کے لیے رکھا ہے اور تیسرا امام شافعیؒ، چوتھا امام احمد بن حنبلؒ اور پانچوں امام داؤدؒ، چھٹا امام لیثؒ، ساتواں امام اسحاقؒ اور آٹھواں امام اوزاعی کے مقلدوں کے لیے مخصوص ہو چکے ہیں۔

علامہ شعرانیؒ کے پیش کردہ مثالی جنت کے نقشہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے مقلدین کے لیے مخصوص کیے جا چکے ہیں۔سوائے تقلیدی مذہب اختیار کیے کوئی بھی مسلمان جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔مقلدین کی اسی خوش فہمی پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ اتنے دلیر ہو چکے ہیں کہ رسول اللہ او صحابہ اجمعینؓ کی رہنمائی کی ضرورت بھی نہیں محسوس کرتے بلکہ ایک طرح سے انہیں بھی جنت سے محروم کر چکے ہیں اگر علامہ شعرانیؒ کی پیش کردہ جنت کو اور طریق داخلہ کو دیکھا جائے تو مہاجرین وانصار اور باقی خیر القرون کے داخلہ کی کوئی صورت ہی نہیں کیونکہ یہ آئمہؒ کی تقلید کے شروع سے پہلے لوگ اس پابندی سے آزاد ہیں وہ یقیناً جنت پائیں گے اور جنت کے

آٹھوں دروازے ان پہ کھلے ہیں تو پھر بعد والوں کے لیے مذکورہ تقلید کی پابندی غلط اور باطل ہو کر رہ جائے گی کیونکہ اس پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ۔

مختصر یہ کہ مہاجرین وانصار اور تابعین یعنی تقلید شروع ہونے سے پہلے جتنے نیک لوگ گزرے ہیں جنت کے وارث ہیں اور پھر ان کے بعد وہ لوگ ہیں جن کا عمل وعقیدہ سلف صالحین کا مظہر ونمونہ ہوگا گویا کہ دلائل شرعیہ کے لحاظ سے مذکورہ قید و پابندی بالکل غلط و باطل ہے اور جنت کے دروازے تا قیامت قرآن وحدیث پر عمل کرنے والوں کے لیے کھلے ہیں

دور حاضر کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے بریلوی ودیوبندی دونوں فرقے اپنے آپ کو امام ابوحنیفہؒ کا مقلد کہتے ہیں مگر تاریخ اس بات کی گواہ ہے جناب اعلیٰحضرت بریلوی نے علماء دیوبند پر کفر کے فتوے لگائے ہیں اور دونوں کے عقائد میں زمین وآسمان کا فرق ہے ۔ اگر تقلید میں بھلائی ہے تو پھر ان لوگوں میں تفریق کیوں ہے دوسرا مقلدین کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے چونکہ موجودہ زمانہ میں بہت فتنے ہیں تو چاہیئے کہ انسان آئمہ میں سے کسی کی تقلید اختیار کرے تو ان سے بچنے کا امکان ہے ورنہ نہیں ۔ آپ ذرا غور کریں کہ ایک امام کی تقلید کرنے والے دونوں فرقوں میں اتنا اختلاف پایا جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا ۔ ایک بار بریلوی مکتب فکر کے ایک مشہور عالم سے میں نے ٹی وی کے پروگرام میں سوال کیا کہ اگر تقلید کرنی ضروری ہے تو پھر بتائیں کے علماء دیوبند اور بریلوی مکتب فکر میں اختلاف کیوں ہے تو اس بات سے ظاہر ہوا کہ تقلید ضروری نہیں ہے، اور نہ آئمہؒ دین میں سے کسی نے کہا ہے کہ میری تقلید کرنا

،اگر تقلید میں خیر ہی خیر ہوتی تو ایک حنفی گروپ دوسرے کو کافر کبھی نہ کہتا۔

حجۃ الہند میں حنفی مترجم نے لکھا ہے ''اگر اس (یعنی مقلد) کو کوئی حدیث پہنچتی ہے اور اس کے صحیح ہونے کا یقین بھی کر لیتا ہے تب بھی حدیث کو قبول نہیں کرتا کیونکہ اس کے ذمے تو تقلید کرنا ہے تو یہ اعتقاد خراب اور نکما قول ہے اس کا شائد نقلی ہے نہ عقلی اور اپنے پہلے زمانوں میں سے یہ امر کوئی نہ کرتا تھا اور اس مقلد نے دو غلطیاں کی اول یہ کے جو شخص خطا سے معصوم نہ تھا اس کو معصوم حقیقی یا اس کے قول پر عمل کر کے اسے معصوم گمان کر لیا د دوسرا یہ خیال کر لیا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے اس قول کے ماننے کا حکم دیا۔ (یہ غلط ہے)

شاہ ولی اللہؒ حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں ''نہایت تعجب کی بات ہے کہ فقہاء مقلدین میں سے بعض کو اپنے امام کا ضعف ماخذ معلوم ہو جایا کرتا ہے اور اس کے ضعف کو کوئی چیز دفع بھی نہیں کرتی اس پر بھی وہ اس امام کی تقلید کئے جاتا ہے۔ اور جس شخص کے مذہب میں قرآن و حدیث و صحیح قیاسات کی شہادت ملتی ہے اس کو بالکل ترک کر دیتا ہے اس کو اپنے ہی امام کے مذہب سے وابستگی رہتی ہے۔ بلکہ ایسے ایسے حیلے کرتا ہے جن سے ظاہر قرآن و حدیث کو علیحدہ کر دے اور باطل تاویلیں ان میں گھڑتا ہے تا کہ اپنے مذہب کی حمایت کرے آگے چل کر لکھتے ہیں مسلمان کسی ایک مذہب کے مقید نہ تھے یہاں تک کہ ان مذاہب ورمتعصب مقلدین کا ظہور ہوا اب ہر شخص اپنے امام کی ایسی پیروی کرنے لگا گویا کہ وہ نبی ہے، اگر چہ اس کا مذہب دلیلوں سے کتنا ہی دور ہو شاہ ولی اللہؒ نے تقلید کو ضروری بھی کہا ہے اور نا جائز بھی ضروری عامی یعنی جاہل کے لیے اور

ناجائز سنت اور حدیث کے مقابلے میں اپنی کتاب عقدالجید میں لکھتے ہیں خوب سمجھ لو کہ مجتہد کی تقلید کی دو قسمیں ہیں ضروری اور احرام بس مجتہد بس ایک تو یہ ہے کہ روایت کا اتباع یا اعتبار دلالت کے ہو اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو شخص کتاب وسنت سے جاہل ہو تو وہ بذات خود استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا پس اس (جاہل) کا وظیفہ یہ ہے کہ فقیہہ عالم سے پوچھ لے کہ رسول اللہ ﷺ سے فلاں ، فلاں مسئلہ میں کیا حکم فرمایا ہے جب عالم بتائے تو اس کا اتباع کرے۔ ہوسکتا ہے کہ صحیح نص سے کیا ہو یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتیں رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرتی ہیں اس امر کی صحت پر امت کا ہر طبقہ متفق ہے بلکہ تمام امتیں اپنی اپنی شریعت میں اس صورت پر متفق ہیں اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اس (جاہل) کا عمل مجتہد کے قول پر اس شرط سے ہو کہ وہ قول سنت کے موافق ہو پس ہمیشہ جہاں تک ہو سکے وہ (جاہل) سنت کی تلاش میں رہے پھر جب اس کو قول کے خلاف حدیث مل جائے تو حدیث پر عمل کرے (اور عالم کا قول چھوڑ دے) اور آئمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا کلام لے بھی سکتے ہیں اور رد بھی کر سکتے ہیں سوائے رسول اللہ ﷺ کے امام شافعیؒ فرماتے ہیں جب صحیح حدیث ثابت ہو جائے تو میرا مذہب وہی ہے اور جب تم میرے کلام کو دیکھو کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار پر پٹخ دو اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو میرے کلام کی دلیل معلوم نہ ہو اس کو میرے کلام کے خلاف فتویٰ دینا حرام ہے اور امام احمدؒ فرماتے ہیں میری تقلید نہ کرنا اور (دین کے) احکام وہاں سے لینا

جہاں سے انہوں نے لیے یعنی قرآن وحدیث سے۔ دوسری تقلید حرام یہ ہے کہ کسی فقیہہ کے متعلق یہ گمان کر کے کہ اونچے درجے کو پہنچ گیا ہے اس سے خطا ممکن نہیں پھر جب اس مقلد کو قول مجتہد کے خلاف صحیح صریح حدیث مل جائے تو قول کو نہ چھوڑے یا خیال کر کے جب میں اس کا مقلد ہو گیا ہوں تو میرے حق میں اس کا قول اللہ کا حکم ہے یہ مقلد ایسا ہے جیسا بیوقوف پھر اگر اس کو حدیث مل جائے اور صحت کا یقین بھی کرے پھر بھی نہ مانے کیونکہ اس کا ذمہ تقلید میں لگا ہوا ہے بس یہ اعتقاد فاسد اور کھوٹی بات ہے اس کا کوئی اشارہ نہیں نہ عقل سے نہ نقل سے پہلے زمانہ میں بھی نہ تھا جو ایسا کرتا تھا۔

آپ نے غور کیا کہ شاہ صاحبؒ نے تقلید بے علم اور جاہل کے لیے ضروری قرار دی ہے مگر ساتھ شرط یہ رکھی ہے کہ جس امام کے قول پر وہ عمل کرتا ہے اگر وہ حدیث کے خلاف ثابت ہو جائے تو اس کو چھوڑ دے گا اور قول کی بجائے حدیث نبوی پر عمل کرے گا اور اگر کوئی مقلد ایسا متعصب ہے کہ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے بھی اس کے خلاف امام کے قول کو نہیں چھوڑتا تو ایسی تقلید کو شاہ ولی اللہؒ نے حرام فرمایا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ''بعض مقلدین نے اپنے آئمہ معصوم عن الخطا و واجب الطاعت تصور کر کے خواہ کیسی حدیث صحیح مخالف قول امام کے ہو اور قول کا باخبر قیاس کے امر دیگر نہ ہو پھر بھی بہت سی محلل فلل حدیث میں پیدا کر کے یا اس کی تاویل بعید کر کے حدیث کو رد کر دیں گے اور قول امام کو نہ چھوڑیں گے''

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ سفر السعادت میں فرماتے ہیں سلف امت کے افراد مروجہ تقلیدی مذاہب سے کسی ایک خاص مذہب کی تقلید کو واجب اور ضروری نہیں جانتے تھے۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ المعروف ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ امت مسلمہ کے افراد پر نبی ﷺ کی اتباع ضروری ہے آئمہ دن جو مشہور ہیں ان میں سے کسی ایک پیروی یا تقلید ضروری نہیں۔

عبدالشکور صاحبؒ

دیوبندی حنفی عالم عبدالشکور صاحبؒ نے ایک رسالہ میں لکھ دیا کہ غیر مقلد امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو مولوی احمد رضا خاں کو یہ بات اچھی نہ لگی انہوں نے کہا کہ حنفی کی نماز غیر مقلد تو کیا بلکہ شافعی، مالکی، حنبلی امام کے پیچھے نہیں ہوتی اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے بریلوی جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف خود کو منسوب کر کے قادری کہلواتے ہیں اگر انہیں پیراں نے پیر خواب میں ملیں اور کہیں میرے پیچھے نماز پڑھو پھر وہ مولوی احمد رضا خاں کی بات مانیں گے یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے کیونکہ ان کے مسلک کے مطابق ایک حنفی کی نماز حنبلی کے پیچھے نہیں ہوسکتی اور جناب پیران پیر تو حنبلی مسلک کے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں لکھا تو یاد آیا کے بریلوی مولوی

احمد یار خان گجراتی اپنی کتاب جاء الحق میں اہلحدیثوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کوئی انسان اہلحدیث ہو ہی نہیں سکتا یہ ناممکن ہے وہ بیچارے تو اس دنیا میں نہیں رہے مگر ان کے کرم فرماؤں سے گزارش ہے کے جناب عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب غنیۃ الطالبین میں دیکھیں کہ پیر صاحبؒ فرماتے ہیں کہ بدعتی کی یہ پہچان ہے یعنی نشانی ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا بھلا کہتا ہے اب آپ لوگ دونوں کتابیں اٹھا کر دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ کس کی بات حق ہے جناب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ یا مولوی احمد یار خان گجراتی کی۔

آگے چل کر تقلید کے حق میں دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صرف حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہی اہل سنت والجماعت ہیں اس کے برعکس اگر آپ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ۱۱ ہجری میں ہوئی اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ کا زمانہ ۱ ہجری تک ہے پھر حضور کے صحابہؓ میں سے آخری صحابی حضرت ابوطفیلؓ ۱۱۰ ہجری کو اللہ کو پیارے ہوئے تو صحابہ اکرام اجمعینؓ کا زمانہ ۱۱۰ ہجری تک ہوا۔ اور فتح الباری وغیرہ سے تابعین کا زمانہ ۱۸۵ ہجری تک ہوا اور تبع وتابعین کا دور ۲۲۰ ہجری تک ہے تو قرون ثلاثہ (جن کی خیریت کی خبر خود رسول اللہ ﷺ نے دی)

کی زیادہ سے زیادہ مدت ۲۲۰ ہجری تک ہوئی اور آپ کو یہ کسی تاریخ کی کتاب میں نہیں ملے گا کہ اس مدت تک کوئی شخص تقلید کو جانتا تھا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تیسری صدی تک تقلید کی کسی شخص کو ہوا تک نہ لگی تھی جب تقلید ضروری تھی تو اس بات میں کیا سچائی ہے کہ تقلید نہ کرنے والے اہل سنت نہیں ہیں تین

صدیوں تک کہ لوگ جو بہترین امت تھے غیر مقلد ہونے کے سبب اہل سنت سے خارج تھے؟

ہر گز نہیں بلکہ وہ پکے اہل سنت تھے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اہل سنت حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والوں کو کہتے ہیں سنت رسول اللہ ﷺ کو وجود پاک سے چلی صحابہ نے اس سنت پر عمل کیا تو اہل سنت ہوئے پھر تابعینؒ اور تبع تابعینؒ بھی سنت پر عمل کیا تو اہل سنت ہوئے یہاں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب سے سنت چلی اسی وقت سے اہل سنت بھی چلے پھر یہ کہنا کہ آئمہ میں سے کسی ایک کی جو تقلید کرے وہ اہل سنت ہے لوگوں کو بیوقوف بنانا اور مغالطہ دینا ہے یاد رہے اہل سنت وہ ہے جو براہ راست حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہے چاہے وہ صحابیؓ ہو تابعی ہو مجتہد ہو محدث ہو امام ہو پیر ہو شاہ ہو کسی بھی زمانے کا ہو کوئی بھی ہو سنت پر عمل کرتا ہو وہی اہل سنت والجماعت ہے۔

موجود زمانے میں تقلید کو فرض و واجب ظاہر کرنے کے لیے علماء بڑی بڑی کتابیں لکھتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ ہر انسان کو تقلید کرنی چاہیے بلکہ بعض متعصب قسم کے مولوی تو جو تقلید نہ کرے اسے مسلمان ہی نہیں سمجھتے مگر اس کے برعکس اگر آپ حدیث نبوی ﷺ پر غور کریں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''ہر مسلمان (مرد و عورت) پر علم طلب کرنا فرض ہے'' (ابن ماجہ) حضور ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا فرض ہے مگر علماء کا ایک طبقہ ایسا ہے جو مسلمانوں کو زور دیتا ہے کہ تقلید تمہارے لیے فرض و واجب ہے یعنی ان کا جاہل رہنا

ضروری ہے اب آپ خود فیصلہ کریں کہ علم اچھی چیز ہے یا بے علمی؟

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں تقلید سے بھاگ کہ وہ گمراہی ہے بے شک مقلد ہلاکت کی راہ پر ہے۔

علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر قرآن پاک میں لکھتے ہیں ''مقلد کا ایمان شک وشبہ سے خالی نہیں ہوتا''

مولانا عبدالحی لکھنوی طریق محمدی میں فرماتے ہیں ''بعض متعصب حنفی علماء تقلید امام اور کتب فقہ کے پیچھے ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ اگر ان کے خلاف صحیح حدیث بھی مل جائے پھر بھی فقہ کے فتاویٰ کو نہیں چھوڑتے یہ لوگ جاہل ہیں''

مجموعہ ملاعلی قاریؒ معیار الحق میں فرماتے ہیں ''یہ بات معلوم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کسی کو حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ہونے کی تکلیف نہیں دی۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ حدیث پر عمل کریں اگر عالم ہیں اگر جاہل ہیں تو علماء کی پیروی کریں یعنی علماء سے مسائل پوچھ کر عمل کریں اور عمل اس شرط پر کریں کہ اگر کوئی حدیث اس قول کے خلاف مل گئی وہ حدیث پر عمل کرے اور علماء کا قول چھوڑ دے''

ان بزرگان دین کے اقوال سے ثابت ہوا کہ حنفی، شافعی ہونا مسلمان ہونے کے لیے شرط نہیں اگر کوئی نام ہی رکھنا ہے تو محمدی ﷺ رکھیں آج اس زمانے میں اگر کسی کو محمدی کہو تو شاہد اسے شرم محسوس ہو مگر اسے آپ اگر حنفی کہیں تو بڑا فخر محسوس کرے گا اخر کیوں؟ حالانکہ امام ابوحنیفہؒ نے کبھی ایسا نہیں کہا تھا تم حنفی کہلوانا۔

اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ چوتھی صدی میں تقلید شروع ہوئی اور تقلیدی مذاہب پیدا ہوئے پھر ان کی آپس میں جنگ شروع ہوئی یعنی زبانی جنگ احناف اور شوافع کا ختلاف اس قدر بڑھ گیا کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ ک ٦٦٥ ہجری میں مصر اور قاہرہ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر کئے گئے ۔اس کے بعد سلطان مزح بن برقوق نے جو اشر ملوک چراکسہ کہا جاتا ہے نویں صدی کے شروع میں بیت اللہ شریف کے اندر چار مصلے بنا ڈالے حالت یہ ہوگئی کہ اگر حنفی امام جماعت کرار ہا ہے تو دوسرے تینوں مصلوں والے نمازی آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے سلطان ابن سعود کو اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ دے اور درجات بلند کرے، انہیں خدا نے جب والیِ حجاز بنایا تو انہوں نے ۱۳۴۳ ہجری بیت اللہ سے اس بدعت کو مٹا دیا اور اب ایک ہی مصلے پر نماز ہوتی ہے تاریخ تقلید بعض علماء تقلید کے حق میں دلائل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حدیث کے جو مسئلے حدیث سے ثابت نہیں ہیں ان کے لیے کیا کریں گے آخر کار فقہ کی کتابوں پر ہی عمل کریں گے اور کسی نہ کسی امام کے مقلد بنیں گے۔

اس کے جواب میں ہم اہلحدیث تو کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غور سے تقلید کو چھوڑ کر قرآن وحدیث سے تحقیق کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن و حدیث سے معلوم ہوسکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے قولِ امام کی حاجت نہیں ،لیکن جسے کم علمی کے سبب قرآن وحدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے تو ایسا شخص اللہ کے اس فرمان پر عمل کرے ”اگر کوئی بات تمہیں معلوم نہ ہو تو اہل علم سے

پوچھ لو'' کسی عالم سے پوچھ کر عمل کرے ایسے موقعہ پر مجبوراً تقلید کرنا جائز ہے
لیکن اس تقلید کے ساتھ کہ جیسا میں نے پہلے شاہ ولی اللہؒ کا قول پیش کر چکا ہوں
کہ اس کے ساتھ ساتھ مسئلے کی تحقیق کی فکر میں رہے اور محض اس بات پر نہ بیٹھ
رہے پھر جب قرآن وحدیث سے اس مسئلے کا حل تقلیدی مذہب کے خلاف
ثابت ہو جائے تو اس تقلید کو اسی وقت ترک کر دے اور قرآن وحدیث کے
مطابق عمل کرنے لگے اس کے بعد تقلید کرنا شرک ہوگا میں نہیں بلکہ بڑے
بڑے علماء کہتے ہیں اس لیے تقلید کے معنی ہیں کہ بغیر دلیل کے کسی حکم کو مان لینا
اور یہ دریافت نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہے بھی یا
نہیں سو جو لوگ بغیر دلیل کے کسی حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا سو جو لوگ
بغیر دلیل کے اپنے علماء اور مشائخ اور آئمہ کے اقوال کو حجت مانتے ہیں اور اس
کی تحقیق نہیں کرتے گویا وہ ان علماء و مشائخ اور اماموں کو صاحب شریعت مانتے
ہیں اور اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کے خلاف عمل کرتے ہیں اس لیے کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ''حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ کے'' یعنی یہ کسی کی شان نہیں اور کسی
کا مرتبہ نہیں کہ وہ مخلوق پر اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اس کا حکم
مانے اس لیے کے ساری مخلوق کا مالک اللہ ہی ہے بس حکم بھی اسی کا چاہیے اور
مخلوق کو اسی کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیے لہٰذا معلوم ہوا کہ کسی عالم فاضل اور
امام کا حکم مخلوق خدا پر جاری نہیں ہوسکتا مگر ہاں جس کی فرمانبرداری کا اللہ حکم
دے دے تو اس کا حکم ماننا چاہیے تو وہ اس کا حکم اس کی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ اللہ
تعالیٰ کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ

اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم دیا کے اپنے خاوند کا حکم مانے اولاد کو حکم دیا کیا پنے ماں باپ کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ، خاوند، اور ماں باپ خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف دیں اس کی اطاعت نہ کی جائے رہا پیغمبر تو وہ معصوم ہیں وہ حکم خدا کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتے ۔ البتہ جو حکم پیغمبر مشورہ کے طور پر بیان کریں اس میں آدمی کو اختیار ہوتا ہے چاہے اس پر عمل کرے چاہے نہ عمل کرے پھر اور کسی عالم، مشائخ، مجتہد اور امام کا حکم کس گنتی میں ہے کہ اسے مانا جائے اور جس طرح خدا کے حکم کی اطاعت کی جاتی ہے ۔ اسی طرح کسی پیر، شیخ یا مجتہد امام کی اطاعت کرنا بری بات ہے ۔

امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں ''میں نے بہت سے ایسے فقہا (جو مقلد تھے) جن کو متعدد مسائل کے متعلق قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائیں جو ان کے مسلک کی مخالفت کرتی ہیں لیکن انہوں نے ان آیات کو قبول نہ کیا اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی الٹا میری طرف تعجب سے دیکھتے تھے مقصد ان کا یہ تھا کہ آیات کے ظاہر پر عمل کیونکر ہوسکتا ہے جب کے ہمارے بزرگوں سے جو باتیں مروی ہیں وہ ان کے خلاف ہیں اگر آپ غور کریں گے تو بہت سے لوگوں میں یہ مرض پائیں گے ۔

شیخ ابن اہمام جو احناف کے اکابر میں سے ہیں فتح القدیر میں لکھتے ہیں ''ایک مجتہد کے قول کو اپنے اوپر لازم کرنے سے اس کی تقلید واجب ہونے پر تو کوئی دلیل نہیں بلکہ دلیل کا تقاضا تو یہ ہے خواہ کوئی سا مجتہد ہو اس کے قول پر جس مسئلہ میں ضرورت پڑھے عمل کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''پس پوچھ

لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے'' پوچھا تب ہی جاتا ہے جب کوئی حادثہ در پیش ہو تو اس وقت مجتہد کا قول اس کے پاس ہو اس پر عمل واجب ہو جائے گا اور غالب یہ ہے کہ ایسی پابندیاں فقہا کی طرف سے اس لیے عائد کی گئیں ہیں تا کہ لوگ رخصتوں کی تلاش سے باز رہیں ورنہ ہر آدمی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہی قول لے گا جو اس پر آسان ہو اور میں نہیں جانتا کہ اس کو نقل اور عقل میں کیسا مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا اپنے مجتہد کے قول پر عمل کر کے جس کے لیے اجتہاد کرنا جائز ہو مجھ کو نہیں معلوم کہ شرع نے اس پر مذمت کی اور حضرت محمد ﷺ اپنی امت پر سہولت کی محبوب رکھتے تھے۔

شاہ ولی اللہؒ عقد الجید میں لکھا ہے''کہ ہم کسی فقیہہ پر چاہے وہ کوئی ہو یہ ایمان نہیں لائے کہ اللہ نے اسے فقہ بذریعہ وحی بھیجی ہے اور ہم پر اس کی اطاعت فرض ہے۔ اور یہ فقیہہ معصوم ہے پس اگر ہم ان میں سے کسی فقیہہ کے مقلد ہوتے ہیں تو یہ تقلید اس لیے ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ فقیہہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے گواہ ہے اس کا قول اس سے خالی نہیں یہ یا تو صریح کتاب وسنت سے ماخوذ ہوگا یا دونوں سے ماخوذ ہوگا اس نے بواسطہ قرآن جان لیا ہوگا کہ فلاں صورت میں حکم فلاں علت سے متعلق ہے اور اس فطرت کے صحیح ہونے پر اسے یقین ہے اور اس سے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہے پس گویا وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے ٹھیک گمان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت پائی جائے تو اس وقت یہی حکم ہے سو یہ بھی نبی ﷺ کی طرف سے منسوب ہوگا۔

ایک اور مغالطہ آئمہ کے مقلدین حدیث پر چلنے والوں کو دیتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے تمام مسائل حدیث سے ہی نکالے ہیں اور ان کو سب حدیثیں پہنچ گئیں تھیں ہم یہ کہتے ہیں یہ بات صحیح نہیں اس لیے کے بڑے بڑے اصحاب رسول خدا ﷺ جو اکثر اوقات حضورا کی صحبت میں ہی رہتے تھے ان کو تو تمام حدیثیں ایک مدت تک نہ پہنچی تھی ان اماموں کو کیا پہنچی ہوں گی اور اس دعویٰ پر ہماری دلیل یہ حدیثیں ہیں ترمذی شریف میں ہے" روایت ہے قبیصہ بنی ذوہیب سے اس نے کہا کہ (کسی کی) دادی حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئی۔ وہ آپ سے اپنی میراث مانگتی تھی۔ جناب صدیق اکبرؓ نے اس سے کہا کہ تیسرا حصہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہو جاتا۔ تاہم میں لوگوں سے اس بارے پوچھوں گا شائد کسی کو یہ حکم معلوم ہو بعد ازاں ابوبکرؓ نے اس سلسلہ میں لوگوں سے دریافت کیا تو مغیر بن شعبہؓ نے کہا کہ میں رسول ﷺ نے کہا کہ میں رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے دادی کو چھٹا حصہ دلوایا ابوبکر صدیق ؓ نے ان سے پوچھا کیا تمہارے علاوہ کوئی اور آدمی بھی ہے جس نے رسول خدا ﷺ اسے اس حکم صدور ہوتے دیکھا یا سنا ہو اس پر محمد بن مسلمہ ؓ نے مغیرہؓ کی تائید کرتے ہوئے وہی بات کہی جو ان سے بیان کی تھی" امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بخاری و مسلم شریف میں عمارؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔۔۔۔اس عمارؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم دونوں سفر کر رہے تھے (اور دوران

سفر ہم جنبی ہو گئے) اس کے بعد آپ نے تو نماز ہی نہ پڑھی اور میں نے خاک میں لوٹ کر اپنے آپ کو اچھی طرح آلودہ کر لیا اور نماز پڑھی پھر یہ سارا ماجرا رسول پاک ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں اس طرح کرنا ہی کافی تھا اور آپ نے زمین پر اپنے ہاتھ مارے پھر انہیں پھونکا پھر ان کے ساتھ منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

بخاری مسلم میں ایک اور حدیث ہے کہ حضرت عمر ملک شام کی طرف نکلے تو راستہ میں ان کو فوجی افسر ملے اور خبر دی شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تب عمرؓ نے لوگوں سے اس بات کا مشورہ پوچھا کہ آیا شام کی طرف چلنا چاہیے کسی نے کہا پیچھے لوٹ جانا چاہیے پھر عبدالرحمٰن بن عوفؓ جو اپنے کام کو کہیں گئے ہوئے تھے آئے اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ اگر کسی زمین میں وبا ہو تو وہاں نہ جاؤ اگر اس زمین میں وبا پڑے جہاں تم ہو تو وہاں سے وبا کے خوف سے نہ بھاگو۔

قارئین: تقلید کا پٹہ گلے سے اتار کر اگر سوچا جائے تو آج بھی قرآن وحدیث پیش کیا جاتا ہے تو جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں ہمارے لیے اپنے بزرگوں کا طریقہ وامام کا قول کافی ہے ہمارے بڑے جس مذہب پر تھے ہم بھی اسی پر ہیں پھر صریحاً حدیث کے خلاف امتی کا قول لے لیتے ہیں اور حدیث چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ تقلید عام آدمی کے لئے اس شرط پر کہ اگر کوئی کوئی قول امام کا حدیث کے خلاف ہوا تو قول چھوڑ کر حدیث لے لوں گا یہ ٹھیک ہے لیکن ایسی اندھی تقلید کے مقلد کے آگے آیت پڑھو حدیث پڑھو دونوں کا ترجمہ بھی

دکھادو وہ اپنی آنکھوں سے پڑھ بھی لے پھر بھی اس کے خلاف عمل نہ چھوڑے گا۔اور کہے گامیں اپنے بڑوں کے عمل کونہیں چھوڑسکتا۔

یہ حال ہے دور حاضر کے مقلدوں کا بازار میں دیکھوتو بڑی بڑی کتابیں ملتی ہیں جن میں تقلید کوفرض وواجب کہا جا تا ہےمگرمیرے خیال میں تو مقلدتقلید کےحق میں کوئی دلیل نہیں دےسکتا کیونکہ وہ تو اس چیز کوحق کہتا ہے جسے کسی دوسرے نے حق کہا ہے مقلد کو کیا علم کہ حق کیا اور باطل کیا کیونکہ وہ تو آنکھیں بندکر کے کسی اور کے پیچھےلگا ہوا ہے۔

اب آپ ذرافقہ کےان مسئلوں پرغور کریں کہ کیا یہ احادیث صیحہ کے خلاف نہیں ہیں:

ا۔سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشت زنی سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: اگر وہ شہوت کے ارادہ سے مشت زنی کرتا ہےتو جائزنہیں لیکن اگر تسکین شہوت کے لیے کرتا ہےتو فقہاءحنفیہ کہتے کہ ہمیں امید ہے وہ گناہگارنہیں ہوگا۔(فتاویٰ قاضی خان)

۲۔ اگر(کوئی)چوپائے یامردے میں دخول کرےاوراس کوانزال نہ ہو تواسکاروزہ نہیں ٹوٹتانہ غسل واجب ہوتا ہے۔(بہارشریعت۔فتاویٰ قاضی خان)

۳۔ جس کی نکسیر پھوٹے اورخون نہ تھمے سواگر وہ خون کے ساتھ اپنی پیشانی پرکچھ لکھالےتو بقول ابوبکراسکاف یہ جائز ہےاوربعض کا قول ہے کہ اگر پیشاب سے لکھ لےتو بھی مضائقہ نہیں ہے اگراس سے

اس کوشفا ہوتی ہے(فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ عالمگیری)

۴۔ جو چیز زانیہ (زنا کے بدلے میں) لے اگر مقرر کر کے لیے رہی ہے تو امام اعظمؒ کے نزدیک (جائز ہے) حلال ہے ۔ (چلپی حاشیہ شرح وقایہ)

۵۔ کھجور اور انگور خشک کی شراب اتنی مقدار میں پینا درست ہے جو نشہ نہ کرے بشرطیکہ وہ طرب کے مقصد سے نہ پیئے بلکہ قوت کے لیے پیئے ۔ (ہدایہ اور شرح وقایہ)

۶۔ اگر نماز کتے یا بھیڑیئے کے چمڑے پر پڑھی جائے جسے ذبح کیا گیا ہو تو نماز ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

۷۔ سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے جب ان کا خاوند صحبت کرے تو ان دونوں پر قضا ہے کفارہ نہیں اور زفر نے کہا ان دونوں کا روزہ نہیں ٹوٹتا اس لیے کہ ان دونوں کے بارے میں سوچا جائے گا۔ کہ انہوں نے بھول کر جماع کیا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان)

۸۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے اجرت پر حاصل کرے اور پھر اس کے ساتھ زنا کرے تو حنیف کے قول کے مطابق اس پر حد جاری نہیں کیا جائے گی ۔

شیخ ابوزہرہ مصری اپنی کتاب المذ ائب الاسلامیہ میں سابق علماء کی تقلید اور ان کی نقالی کا جذبہ بھی اسباب اختلاف میں سے ایک ہے تقلید کا لبادہ اوڑھنے والے اس بات کی طرف مطلقاً دھیان نہیں دیتے کہ عقل ونظر کا تقاضا

کیا ہے تقلید کا جذبہ غیر شعوری طور پر ان کے رگ وپے میں سما جاتا ہے اور وہ (آنکھیں بند کئے) اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں مرورزمان سے بعض افکار تقدس کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اس طرح انسانی اذہان وقلوب پر چھا جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقل انسانی حسن وقبیح کے نئے نئے پیمانے گھڑنے شروع کر دیتی ہے جس سے اختلاف ومجادلہ کی روح پیدا ہوتی ہے جو کہیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص جدل ومناظرہ میں اس وقت حصہ لیتا ہے جب وہ نادانستہ طور پر اسلاف کی زنجیروں میں جکڑا ہوتا ہے تقلید سے تعصب کی بیماری جنم لیتی ہے کیونکہ مخصوص افکار ونظریات کو تقدس کا درجہ دینے سے طبعاً تعصب کا درجہ ابھرتا ہے جہاں شدید قسم کا تعصب پید ہو جاتا ہے وہاں اختلاف بھی شدید نوعیت کو ہوتا ہے۔

تعصب جس طرح تقلید سے پیدا ہوتا ہے اس طرح بعض اوقات اس کا موجب ضعف بھی ہوتا ہے موضوع زیر بحث کے تمام پہلوؤں پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ مقلد ہمیشہ ہی ایک ہی پہلو کو دیکھنے کا عادی ہوتا ہے (شیخ ابوزہرہ کا کلام ختم ہوا)

آخر میں علامہ ابن قیم نے جو کچھ مقلدین سے پوچھا تھا وہ ان کی کتاب سے جو کہ تقلید کے رد میں ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے جس کا نام اعلام الموقعّین ہے اور علامہ ابن قیم الجوزیؒ سبھی مکاتب فکر کے لوگوں کی نظر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

جو لوگ تقلید کے واجب ہونے میں دلائل پیش کرتے ہیں ان سے ہم

یہ پوچھتے ہیں کہ مقلد ہو کر انہوں نے یہ دلائل برپا کرنے کی کوشش کیوں فرمائی؟ کیونکہ دلائل کا پیش کرنا تو محقق حضرات کا کام ہے نہ کہ آپ مقلدین کا پھر جناب تقلید کی رسیاں توڑ کر میدان استدلال کی طرف کیوں چلے؟

کہاں دلیل اور کہاں مقلد؟ نہ یہ کہ دنیا جانتی ہو نہ صرف یہ کے علماء متفق ہوں بلکہ خود آپ حضرات کو بھی اعتراف ہے کہ آپ دلیلوں کے اہل نہ دلیلیں آپ کے لائق پھر آپ کا اٹھنا اور دلائل کے سمندر میں ہلاکت کا طوفان برپا کرنا دراصل خود اپنا مذہب باطل کرنا ہے آپ نے تو جہاں ایک بھی دلیل پیش کی تقلید کی چوڑیاں ٹھنڈی ہوئیں اچھا ذرا ایمانداری سے بتائیں تو سہی دلائل لانا تو جناب نے سیکھا ہے ورنہ تقلید تو آپ کو تحقیق و دلائل کے سائے سے بھی ڈراتی ہے۔علم اور تقلید میں باپ مارے کا بیر ہے۔ جسے تم بھی جانتے ہو پھر تقلید کے ثبوت میں علم سے کام لینا وہ ظاہر کرنا ہے جو نہ ہو۔ جناب مقلدین سے ایک سوال کرتے ہیں بس اسی کے جواب پر فیصلہ ہے ذرا یہ بتائیے جناب تقلید کسی دلیل دے گی ہے یا یوں ہی بغیر دلیل دیکھے صرف اپنے جی کی خوشی اور اپنی اٹکل سے ہی مقلد بن گئے ہو؟

اب اگر آپ حضرات کا جواب ہو کہ تقلید کو ہم نے دلائل سے مانا ہے تو ہم عرض کریں گے آپ مقلد نہ ٹھہرے بلکہ محقق ہو گئے کیونکہ دلائل سے کسی مسئلے کا لینا یہ محقق کا کام ہے نہ کے مقلد کا اور اگر جناب کا جواب ہوا کہ جناب نے دلائل دیکھے بغیر ہی تقلید اختیار کر لی ہے تو عرض ہے پھر دلائل کی بارش جناب کہاں سے برسانے لگے جناب دلیل دینا تو کیا دلیل لینے کے بھی مختار نہیں ہیں

مقلد کو دور کا بھی واسطہ نہیں الغرض اس سوال کے دونوں جوابوں پر آپ کی چھوئی موئی کا درخت خشک ہو جاتا ہے (علامہ ابن قیمؒ کا کلام ختم ہوا)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور حق کا اپنانے کی توفیق دے کیونکہ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت نہ دے اسے دنیا کا کوئی انسان ہدایت نہیں دے سکتا۔

مولوی احمد یار خان گجراتی جو کہ احمد رضا خاں بریلوی کے بڑے حامی ہیں اپنی کتاب جاء الحق میں صفحہ ۱۵ پر تقلید کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ تقلید کے دو معنی ہیں ایک لغوی دوسرے شرعی ،لغوی معنی ہیں گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا تقلید کے شرعی معنی ہیں کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کے اس کا کلام اور کام ہمارے لیے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لیے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

پھر اپنے فتاویٰ نعیمیہ میں صفحہ ۹۸ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تقلید کی تعریف کچھ اس طرح کرتے ہیں۔تقلید کی تعریف ہے کسی کے قول و فعل کی دلیل بنا بغیر دلائل شریعہ میں نظر کے اور لغوی معنی ہیں۔ گلے میں ہار ڈالنا۔ آپ نے دیکھا کے یہاں پہ مولوی صاحب نے صرف پٹہ استعمال نہیں کیا کیونکہ جاء الحق میں تو انہوں نے یہ لکھ دیا مگر بعد میں خیال آیا ہوگا کے پٹہ تو کسی جانور کے گلے میں ڈالا جاتا ہے اس لیے اپنے فتوے میں اسے نہ لکھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق سمجھنے اور اس پہ چلنے کی توفیق دے (آمین)

میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم رکھنا

میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم رکھنا
زیست کے سفر میں میرا بھرم رکھنا

غرور و تکبر کبھی میری زندگی میں نا آئے
اپنے التفات سے دل میرا موم کی طرح نرم رکھنا

لالچ و حوس میرے قریب نا آنے پائے
میری آنکھوں میں حیا و شرم رکھنا

ہر امتحاں میں مجھے ثابت قدم رکھنا
صرف اسلام ہی میرا دین و دھرم رکھنا

اصغر کی فقط اتنی آرزو ہے میرے مولا
میرے لبوں پہ کلمہ طیبہ آخر دم رکھا

......☆......

غزل

زندگی کے اسرار و رموز سکھائے کملی والے نے
جینے کھانے پینے کے آداب سمجھائے کملی والے نے

گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی دُنیا
سب کو توحید کے سبق پڑھائے کملی والے نے

اپنے پیار و محبت سے دلوں میں گھر کر کے
دُنیا کے کافر بھی مسلماں بنائے کملی والے نے

مشرکین مکہ بتوں کے نام جپتے رہتے تھے
انہیں اللہ کے پیارے نام سکھائے کملی والے نے

اللہ سے بندے کا ربط ایک خواب لگتا تھا
اللہ سے لو لگانے کے طریق سکھائے کملی والے نے

......☆......

کملی والے کے مرید

کملی والے کے جو مرید ہوتے ہیں
ایسے پیارے انسان قابل دید ہوتے ہیں

زمانہ انہیں سدا یاد رکھتا ہے
جو حق کی راہ میں شہید ہوتے ہیں

وہ صراط مستقیم سے بھٹک نہیں سکتے
دنیا میں جو صاحب توحید ہوتے ہیں

گمراہ لوگوں کو بھلی باتیں اچھی نہیں لگتیں
حق کے متلاشی ان سے مستفید ہوتے ہیں

ہم لوگ خرافات میں اتنے کھو چکے ہیں
اب سب کام ہی جدید ہوتے ہیں

......☆......

شمس وقمر میں ہے ضیاء تیری

شمس و قمر میں ہے ضیاء تیری
دنیا کی ہر شئے کرتی ہے ثنا تیری

میں تجھ سے آس لگائے رکھتا ہوں
بھیک کے لیے دامن پھیلائے رکھتا ہوں

میرے مالک مجھے تیرا ہی سہارا ہے
مشکلات میں ہر کسی نے تجھے پکارا ہے

میرے دل میں سدا نور ایمان رہے
لبوں پہ ہمیشہ تلاوت قرآن رہے

اے رب رحیم اصغر کو چاہیئے رضا تیری
درگزر کردینا میرے اللہ ہر خطا میری

......☆......

سارے جہانوں کا تو رب کریم ہے

سارے جہانوں کا تورب کریم ہے
ہم تیرے بندے تو ہمارا رحیم ہے

ساری دنیا کا اک تو ہی رکھوالا ہے
تیرے ہی رحمت سے دنیا میں اجالا ہے

تیری جتنی تعریف کروں وہ کم ہے
تیری عطا ہے کے زیست میں نا غم ہے

دنیا سے سبھی غموں کو مٹا دے مولا
جو بیمار ہیں ان کو شفا دے مولا

اے اللہ اس دنیا کو پر بہار بنا دے
ہر انسان کے دل سے نفرت مٹا دے

......☆......

بے سہاروں کو تیرا سہارا ہے مولا

بے سہاروں کو تیرا سہارا ہے مولا
کڑے وقت میں تجھے پکار ہے مولا

اک تیرے سہارے جیئے جارہے ہیں
ورنہ دنیا میں کوئی نا ہمارا ہے مولا

جتنے بھی تیرے اسماء حسنہ ہیں
تیرا ہر اک نام پیارا ہے میرے مولا

ہوسکے تو میرا سفینہ بھی پار لگا دے
میری ڈوبتی ناؤ کا تیرا سہارا ہے مولا

تیرے پاک کلام جیسی کوئی کتاب نہیں
جسے تو نے اپنے پیارے نبی پہ اتارا ہے مولا

......☆......

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا
امت مسلمہ کی بگڑی بنا مولا

جو صراط مستقیم کی سمت جاتی ہو
ہم سب کی تو ایسی راہ دکھلا مولا

انجانے میں شرک کے مرتکب ناہوں
ہمیں توحید کا اصل مفہوم سمجھا مولا

جو ملاں اپنے سوا سب کو کافر جانیں
ایسے جاہل علماء سے ہم کو بچا مولا

غیر مذہب بھی ہم سب پہ رشک کریں
ہم سب کو ایسے سچے مسلم بنا مولا

......☆......

اسلام کیا ہے دنیا کو سمجھایا آپ نے

اللہ سے سب کو متعارف کرایا آپ نے
اسلام کیا ہے دنیا کو سمجھایا آپ نے

جو بت پرستی میں ڈوب چکے تھے
توحید کا راستہ انہیں دکھایا آپ نے

بات بات پہ فال نکالا کرتے تھے جو
صراط مستقیم کیا ہے بتایا آپ نے

جو لوگ اللہ کے شریک رکھتے تھے
اس طرح کی سوچوں کو مٹایا آپ نے

عیش و عشرت کے رسیا تھے جو
اللہ سے ان کا ربط بڑھایا آپ نے

......☆......

وہ پوچھتے ہیں

وہ پوچھتے ہیں تیرے ساتھ کیا رہتا ہے
وہ کیا جانیں میرے ساتھ میرا خدا رہتا ہے

یہ کوئی ایک یا دو دن کی بات نہیں ہے
میرا پروردگار میرے ساتھ سدا رہتا ہے

کہتاہے کے اللہ کا خاص کرم ہے مجھ پر
تم بھی مولا سے لو لگاؤ سمجھاتا رہتا ہے

اسی لیے اداسی اس کے پاس نہیں آتی
یہ ہر گھڑی ہر پل مسکراتا رہتا ہے

کئی بد عقیدہ لوگ اسے ستاتے رہتے ہیں
پھر بھی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہتا ہے

......☆......

حمدِ باری تعالیٰ

اللہ کے سِوا کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتا نہیں ہوں
کِسی اور کے آگے میں گِڑگڑاتا نہیں ہوں

اپنے مالِک کی رضا پے راضی رہتا ہوں سدا
آقا کے سِوا کسی در پے سر جُھکاتا نہیں ہوں

اللہ تعالیٰ خُود حُکم کرتے ہیں مُجھ سے دُعا کرو
اللہ کی بات کسی غیر اللہ کے مقابل ٹُھکراتا نہیں ہوں

اُسی ہستی سے مانگتا ہوں جو شہ رگ سے قریب ہے
کِسی غیر اللہ کے سامنے آنسو بہاتا نہیں ہوں

جو سارے جگ کی بِگڑی بنانے والا ہے
اُس کے دَر کو چھوڑ کر کہیں جاتا نہیں ہوں

......☆......

ہمارے پیارے نبی ﷺ

ظُلمت میں کیا اُجالا آپؐ نے
توحید کا کیا بول بالا آپؐ نے

جھوٹے خداؤں کی پُجاری تھی دنیا
دِلوں سے بُتوں کو نکالا آپؐ نے

جو بھٹکے تھے صراطِ مستقیم سے
اُنہیں سیدھی راہ پہ ڈالا آپؐ نے

یتیموں مسکینوں کا کوئی سہارا نہ تھا
ایسے غریبوں کو سنبھالا آپؐ نے

ہر جانب اندھیرا تھا جہالت کا
اسلام میں سب کو ڈھالا آپؐ نے

......☆......

خُودکوتیارکرو

لوگوں کو اس بارے میں ہوشیار کرو
نفرت کے بجائے اِک دُوجے کو پیار کرو

اِک روز ہمیں اپنے اعمال کا جواب دہ ہونا ہے
اِس دن کے لیے خُود کو تُم تیار کرو

کسی کے ہو جاؤ زندگی بھر کیلئے
ہر حسیں چہرے سے نہ آنکھیں چار کرو

دوستی میں تو گِلے شِکوے ہُوا کرتے ہیں
کبھی چُھپ کر نہ کسی پہ وار کرو

اصغر کی ہر بات پتھر پہ لکیر ہوتی ہے
کبھی تو میری باتوں پہ تُم اعتبار کرو

......☆......

محبت کرنے والے انسان

جو محبت کرنے والے اِنسان ہوتے ہیں
ایسے لوگ انسانیت کی پہچان ہوتے ہیں

اپنے پیاروں کو رب آزماتا رہتا ہے
اِن کی زِیست میں کڑے امتحان ہوتے ہیں

کئی انسانوں کے کام دیکھ کر یوں لگتا ہے
کہ جیسے کچھ لوگ اولادِ شیطان ہوتے ہیں

جن کے اپنے دل میں کھوٹ ہوتا ہے
وہی دوسرے لوگوں سے بدگمان ہوتے ہیں

دُور ہوتے ہوئے بھی دل میں بسے رہتے ہیں
دُنیا میں کچھ ایسے پیارے انسان ہوتے ہیں

......☆......

مبارک دن کا پیغام

اپنے مولا سے تُم ڈرتے رہنا
مخلوق سے پیار کرتے رہنا

منکر نکیر کے سوالوں کے لیے
خُود کو تیار کرتے رہنا

آخری وقت کلمۂ شہادت نصیب ہو
اِس بات کی دُعا کرتے رہنا

عاقبت کو ہر پَل تصّور میں رکھنا
اور نیکیوں سے دامن بھرتے رہنا

اپنے اللہ سے لو لگا کر
خوشیوں سے دامن بھرتے رہنا

......☆......

ربّ پہ پختہ ایمان

جو لوگ سینے میں قرآن رکھتے ہیں
وہ اپنے ربّ پہ پختہ ایمان رکھتے ہیں

اپنے اللہ سے ڈرنے والے انسان
دل میں فکرِ دو جہان رکھتے ہیں

ہماری باتوں سے کسی کو دکھ نہ پہنچے
اس بات کا ہم دھیان رکھتے ہیں

ہم کبھی اپنا نام و نسب نہیں بدلتے
ہر جگہ اپنی اک پہچان رکھتے ہیں

خدا کے سوا کسی سے کیا ڈرنا اصغؔر
ہم تو ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں

......☆......

عبادت کا حق

اِس طرح عبادت کا حق ادا کرتے رہا کرو
ہر کسی کے لیے تم دُعا کرتے رہا کرو

ایک دن اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہے
اِس گھڑی کیلئے خُود کو تیار کرتے رہا کرو

اللہ و رسول کی اطاعت کرتے رہنا سدا
اس بات کا ساتھیوں کو بھی پابند کرتے رہا کرو

روزِ محشر کوئی کسی کے کام نہ آئے گا
اِس کے متعلق سب کو ہوشیار کرتے رہا کرو

عذابِ قبر سے بچنے کی خاطر اے نادانو
خُود کو اِس دن کیلئے تیار کرتے رہا کرو

اِس سے قبل کہ تمہاری نماز جنازہ پڑھی جائے
تُم لوگ اپنی نمازیں قائم کرتے رہا کرو

......☆......

تیر نہ تلوار سے کام لیا کرو

دوستو تیر نہ تلوار سے کبھی کام لیا کرو
بُرا کہنے سے پہلے زبان کو لگام دیا کرو

زیست میں ہزاروں نشیب وفراز آئیں تو کیا
نیک بندوں کی طرح صبر کا دامن تھام لیا کرو

دین اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچانے کی خاطر
کچھ مذہبی محفلوں کا بھی اہتمام کیا کرو

جو ہر کسی کے کانوں میں رس گھولے
ایسے پیارے انداز میں سب سے کلام کیا کرو

اپنی خطاؤں کو تسلیم کرنے والا عظیم ہوتا ہے
اپنی کوتاہیوں کا دوسرں کو نہ الزام دیا کرو

......☆......

زندگی میں کبھی نہ تکبر کرنا

زندگی میں کبھی نہ تکبر کرنا دوستو
ہر مصیبت میں تم صبر کرنا دوستو

روز محشر یہی عمل ہمارے کام آئے گا
ہر پل اپنے اللہ کا ذکر کرنا دوستو

سبھی نعمتیں عطا ہیں پروردگار کی
تم کسی بات کا نہ فخر کرنا دوستو

جتنا ملے اسی پہ قناعت کرنا تم
کسی کے حق پہ نہ نظر کرنا دوستو

نیک کاموں میں اپنا حصہ ڈالتے رہنا
کوئی بُرا کام نہ مگر کرنا دوستو

......☆......

لوگوں کے دلوں میں

اپنی زندگی میں ایسا کوئی کام کر جاؤ
لوگوں کے دلوں میں پیدا مقام کر جاؤ

پیارے رب کی مخلوق سے پیار کرو
ہر کسی کے دل میں پیدا احترام کر جاؤ

خدا کے سوا جن کا کوئی سہارا نہیں
اپنی کُل پونجی ایسے لوگوں کے نام کر جاؤ

مرنے کے بعد بھی دنیا تمہیں یاد رکھے
خدمت خلق کا کوئی ایسا اہتمام کر جاؤ

جسے سُن کر ہر کوئی جھوم اٹھے
سبھی کے نام کوئی پیارا سا پیغام کر جاؤ

......☆......

ایمان جیسی دولت

آنکھوں میں حسیں خواب رکھتے ہیں
دشمن کی ہر وار کا جواب رکھتے ہیں

ایمان جیسی دولت سے نوازہ ہے رب نے
اپنے پاس قرآن جیسی عظیم کتاب رکھتے ہیں

بُرا کہنے والوں کے لیے ہدایت کی دُعا کرتے ہیں
صبر کرتے ہیں اور امیدِ ثواب رکھتے ہیں

اپنا محاسبہ کچھ اس طرح سے کرتے ہیں
اپنے اچھے بُرے اعمال کا حساب رکھتے ہیں

جس محفل میں بھی جائیں اسے چار چاند لگائیں
اپنی باتوں میں کچھ ایسا شباب رکھتے ہیں

......☆......

ساری دنیا میں چرچہ عام ہے تیرا

ساری دنیا میں چرچہ عام ہے تیرا
اپنے بندوں پہ رحم کرنا کام ہے تیرا

دنیا میں اور بھی کتابیں ہوں گی
مگر سب سے افضل کلام ہے تیرا

میرے مولا مجھ پہ بھی کرم کرنا
مصائب میں گھرا یہ غلام ہے تیرا

اہلِ علم دین فطرت کہتے ہیں جسے
سب مذاہب سے پیارا اسلام ہے تیرا

میرے دامن میں اور تو کچھ بھی نہیں
صبح و شام میرے لب پہ نام ہے تیرا

......☆......

میرے نبی ﷺ کا نام

اللہ کے بعد میرے نبی ﷺ کا نام بڑا ہے
ہمارے دلوں میں آپ کا احترم بڑا ہے

اللہ کی ذات سے متعارف کرایا نبی ﷺ نے
ہم سب انسانوں کو مسلم بنایا نبی ﷺ نے

میرے پیارے رسول ﷺ کی عظمت بڑی ہے
زمیں و آسماں میں آپ ﷺ کی عزت بڑی ہے

دنیا میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی افضل نہیں ہے
جو آپ ﷺ کی شان سمجھے نہیں انہیں عقل نہیں ہے

میرے نبی ﷺ پر جو درود نا بھیجے وہ بخیل ہے
ایسا انسان دونوں جہاں میں ہوتا ذلیل ہے

......☆......

اخلاقِ حسنہ

اخلاقِ حسنہ کا چرچہ سرعام کرو دوستوں
میٹھے لہجے میں سب سے کلام کرو دوستوں

جن باتوں سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو
تم لوگ اس طرح کے کام کرو دوستوں

بُری باتوں سے تم لوگ اجتناب کرتے رہنا
اچھے کاموں میں پیدا اپنا نام کرو دوستوں

تمہارے جانے کے بعد زمانہ تمہیں یاد کرے
تمام عمر اس طرح کے اچھے کام کرو دوستوں

اسلام دشمن عناصر سے کبھی ربط نا بڑھاؤ
ان کی ہر سازش کو ناکام کرو دوستوں

......☆......

تیری رحمت کی جس پہ نظر ہو جاتی ہے

تیری رحمت کی جس پہ نظر ہو جاتی ہے
اسے بھلے بُرے کی خبر ہو جاتی ہے

اس کی سبھی مشکلیں آساں ہو جاتی ہیں
زندگی چین و سکوں سے بسر ہو جاتی ہے

لبوں پہ اپنے پیارے اللہ کا نام آتے ہی
اس کی آنکھ آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہے

کوئی بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا
تیری محافظت جس کے سر ہو جاتی ہے

جو لوگ صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں
پھر ان کی ہر بات بے اثر ہو جاتی ہے

......☆......

یہ زمیں آسماں چندتارے تیرے

یہ زمیں آسماں چاند تارے تیرے
شاہ و گدا ہیں محتاج سارے تیرے

تو جسے چاہے اسے عتاب دے
جسے چاہے نعمتیں بے حساب دے

جنہیں چاہے ضیا دے یا ظلمت دے
جو تجھے بھلا لگے اسے عظمت دے

بُرے انسانوں کو رسی لمبی دیتا ہے
جب کھینچتا ہے تو بڑی تنگی دیتا ہے

اللہ ہی ساری دُنیا میں رحمت تقسیم کرتا ہے
مشرکوں کے اعمال میں نا ترمیم کرتا ہے

......☆......

سب جہانوں کوتو پروردگار ہے

سب جہانوں کا تو پروردگار ہے
ہر شے کا صرف تو پالنہار ہے

میری سب خطائیں درگزر کرنا
تیرا یہ بندہ بڑا ہی گنہگار ہے

یہ زمیں و آسماں یہ چاند تارے
یہ سب فقط تیرا ہی چمتکار ہے

کسے عزت دینی ہے کس کو ذلت
ان باتوں پہ تیرا ہی اختیار ہے

تنہا ہی چلا رہا ہے نظامِ ہستی
نہ کوئی تیرا شریک نہ مددگار ہے

......☆......

اپنے اللہ سے تم ڈرتے رہنا

اپنے اللہ سے تم لوگ ڈرتے رہنا
اس کی مخلوق سے پیار کرتے رہنا

منکر و نکیر کے سوالوں کے لئے
تم سب خود کو تیار کرتے رہنا

نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹا کر
خوشیوں سے دامن بھرتے رہنا

روز محشر یہی بات کام آئے گی
تم اپنی نمازوں کو قائم کرتے رہنا

جھوٹے لوگوں کی باتوں میں نا آنا
اپنی حق بات پہ تم سدا ڈٹے رہنا

......☆......

جولوگ باتیں فضول کرتے ہیں

جو لوگ باتیں فضول کرتے ہیں
وہ اچھی رائے کب قبول کرتے ہیں

میری باتیں کئی لوگوں کو اچھی نہیں لگتیں
ایسی کھری باتیں ہم حسبِ معمول کرتے ہیں

اپنے دل میں اللہ کا خوف رکھنے والے لوگ
خود کو نیک کاموں میں مشغول کرتے ہیں

......☆......

رَب کو یاد کرتا ہوں

اس طرح خود کو شاد کرتا ہوں
دل دہی دل میں رَب کو یاد کرتا ہوں

اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکاتا
صرف اپنے اللہ سے ہی فریاد کرتا ہوں

......☆......

کیسا مسلمان ہے

دورِ حاضر کا کیسا مسلمان ہے
جو اپنے پالنہار سے انجان ہے

اللہ کو چھوڑ کر غیر کو سجدے
جو ایسا کرتا ہے بڑا نادان ہے

جو شرک سے خود کو دُور رکھے
اسی بندے کا پختہ ایمان ہے

اسی سے اُمیدیں وابستہ رکھ
جو ہستی مالک دو جہان ہے

میرے عقیدہ توحید سے وہ جلتے ہیں
مجھ پہ اللہ کا بڑا احسان ہے

......☆......

تمام جہانوں کا جو کاتبِ تقدیر ہے

تمام جہانوں کا جو کاتبِ تقدیر ہے
میرے مقدر میں لکھی توحید کی لکیر ہے

اس کے سوا کوئی کسی کا مشکل کشا نہیں
فقط صرف اللہ ہی ہم سب کا دستگیر ہے

جو سب جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے
اک اُن کے سوا کوئی اور نہ ہمارا پیر ہے

جو شرک کا کبھی مرتکب ہو نہیں سکتا
میرے مولا نے مجھے بخشا ایسا ضمیر ہے

اسے روحانی سکوں میسر ہو نہیں سکتا
جو شخص بدعات و خرافات کا اسیر ہے

میں عقائد میں کبھی سمجھوتہ نہیں کرتا
اس بات کی گواہ میری ہر تحریر ہے

......☆......

تازہ ایمان ہوندہ اے

میرا ہر ویلے اودھے ول دھیان ہوندا اے
جس دے نال گل کر کے تازہ ایمان ہوندا اے

گلاں اوس دیاں دِل نوں سکون بخشن
جدوں اوہ قرآن و حدیث دا کردا بیان ہوندا اے

دین اسلام دے سوا کوئی ہور گل نہیں کردا
اودھی ہر تقریر دا توحید عنوان ہوندا اے

جہیڑا کسے کلمہ گو مسلمان نوں کافر آکھے
ایس طرحاں دا بندہ اولادِ شیطان ہوندا اے

ایہہ دنیا اوس دا کجھ وی نہیں وگاڑ سکدی
جس تے مہربان اودھا رب رحمٰن ہوندا اے

......☆......

اپنی نمازوں کو قائم کرو دوستو

تم سب اپنی نمازوں کو قائم کرو دوستو
رمضان میں سحری کا اہتمام کرو دوستو

نفرتوں کا سدا کے لئے زمین میں دفن کر دو
پیار و محبت کو دنیا میں عام کرو دوستو

رمضان میں نیکیوں سے جھولیاں بھر لو
جتنا ہو سکے مسجد میں قیام کرو دوستو

کڑوی زبان کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیتی
سب سے میٹھے لہجے میں کلام کرو دوستو

جو دنیا و دین میں تمہیں سرخرو کریں
تم ہر روز ایسے نیک کام کرو دوستو

......☆......

دُنیاچ ایسے وی انسان ہوندے

دُنیاچ ایسے وی انسان ہوندے نیں
جہیڑے انسانیت دی پہچان ہوندے نیں

اونہاں نوں سچی خوشی نصیب نہیں ہوندی
جہیڑے اپنے رب توں بدگمان ہوندے نیں

دواں جہاناں چ اونہاں نوں راحت نہیں ملدی
جہیڑے منافق تے بے ایمان ہوندے نیں

چپ چپیتے بندے نوں سمندر وانگوں سمجھ
باہروں خاموش پر اندر طوفان ہوندے نیں

اصغر وی دنیا نوں نیکی دا درس دیندا اے
اے گل سن کے کجھ لوکی حیران ہوندے نیں

......☆......

اپنے عملاں ول دھیان رہندا اے

اپنے عملاں ول دھیان رہندا اے
دل میرا ہر ویلے پریشان رہندا اے

اللہ نال نہ کسے نوں جو شریک کرے
اوس بندے دا پختہ ایمان رہندا اے

اوہ بُری سوچ کدے سوچ نہیں سکدا
جس دے سینے وِچ قرآن رہندا اے

شِرک دی بیماری لگ جائے جس نوں
ایسا بندہ نہ صاحبِ ایمان رہندا اے

اج کل دے مسلماناں نوں ویکھ کے
توبہ توبہ کردا شیطان رہندا اے

......☆......

اچھی باتوں سے دِن کا آغاز کرو

اچھی باتوں سے تم اپنے دِن کا آغاز کرو
اللہ کے بندو تم سب لوگ اہتمامِ نماز کرو

انسان کی ہر نعمت اپنے رب کی عطا ہے
ان باتوں پہ تم نہ اتنا زیادہ ناز کرو

اس زمانے میں ایسی مثال بن کر رہو
دُنیا میں یوں اپنے کو سرفراز کرو

خاموشی بھی اچھی حکمت کی علامت ہے
کبھی افشاں نہ کسی دوست کے راز کرو

صرف اپنی مولا سے تم لو لگائے رکھنا
کسی غیر کے آگے نہ دستِ سوال دراز کرو

......☆......

کیسا مسلمان ہے

دورِ حاضر کا کیسا مسلمان ہے
جو اپنے پالنہار سے انجان ہے

اللہ کو چھوڑ کر غیر کو سجدے
جو ایسا کرتا ہے بڑا نادان ہے

جو شِرک سے خود کو دُور رکھے
اُسی بندے کا پختہ ایمان ہے

اُسی سے اُمیدیں وابستہ رکھ
جو ہستی مالکِ دو جہان ہے

میرے عقیدہ توحید سے وہ جلتے ہیں
مجھ پہ اللہ کا بڑا احسان ہے

......☆......

میرے لبوں......

میرے لبوں پہ یہ صبح و شام رہتا ہے
صرف اپنے پروردگار کا نام رہتا ہے

اسے کوئی دشمن گزند نہیں پہنچا سکتا
جو بندہ کملی والے کا غلام رہتا ہے

اللہ اُن کی ہر خواہش پوری کرتا ہے
جن کے ہونٹوں پہ درود و سلام رہتا ہے

اس گھر سے شیطان دُور رہتا ہے
جہاں پڑھتا قرآن جیسا کلام رہتا ہے

جو اللہ رسول کی اطاعت کرتا رہے
وہ زیست میں نہ ناکام رہتا ہے

......☆......

تمام جہانوں کا جو کاتبِ تقدیر ہے

تمام جہانوں کا جو کاتبِ تقدیر ہے
میرے مقدر میں لکھی توحید کی لکیر ہے

اس کے سوا کوئی کسی کا مشکل کشا نہیں
فقط صرف اللہ ہی ہم سب کا دستگیر ہے

جو سب جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے
اک اُن کے سوا کوئی اور نہ ہمارا پیر ہے

جو شرک کا کبھی مرتکب ہو نہیں سکتا
میرے مولا نے مجھے بخشا ایسا ضمیر ہے

اسے روحانی سکوں میسر ہو نہیں سکتا
جو شخص بدعات و خرافات کا اسیر ہے

......☆......

جب گرد و نواح کے انسان دیکھتا ہوں

جب گرد و نواح کے انسان دیکھتا ہوں
کتنا بدل گیا ہے یہ جہان دیکھتا ہوں

جب کسی حسیں منظر پہ نظر پڑتی ہے
اس میں اپنے اللہ کی شان دیکھتا ہوں

لوگ تو رُتبہ دیکھ کر بات کرتے ہیں
مگر میں سدا سیرت انسان دیکھتا ہوں

میرا جی چاہتا ہے اس سے باتیں کرتا رہوں
میں جب کوئی صاحبِ ایمان دیکھتا ہوں

تعویذ گنڈوں کے کاروبار کرنے کے لئے
استعمال ہوتا ہوا اللہ کا قرآن دیکھتا ہوں

......☆......

ہم تو ہر کسی کو حق بات بتاتے ہیں

ہم تو ہر کسی کو حق بات بتاتے ہیں
اسی لئے کئی لوگ خفا ہو جاتے ہیں

ہمارے معاشرے میں کیا ہو رہا ہے
ان باتوں کو قلم کی نوک پہ لاتے ہیں

تُجھے ہم سکون سے جینے نہ دیں گے
یہ کہہ کر پیر بھائی مجھے ڈراتے ہیں

جو واردات کرتے ہوئے پکڑے جائیں
ایسے اناڑی تو جعلی پیر کہلاتے ہیں

طریقہ واردات تو سب کا ایک جیسا ہے
جو پکڑے نہ جائیں وہ پیر کامل ہو جاتے ہیں

یہاں سچ بولنا بھی بڑی ہمت کی بات ہے
سچ بولنے والوں پہ یہ فتوے لگاتے ہیں

......☆......

نئے سال کا یوں ہم آغاز کریں

نئے سال کا یوں ہم آغاز کریں
ہم سب پابندی سے ادا نماز کریں

کتنا سکوں ملتا ہے عبادت میں
سب لوگوں پہ عیاں یہ راز کریں

رب کریم نے ہمیں مسلم بنایا
کیوں نہ اس بات پہ ہم ناز کریں

......☆......

میرے مولا مجھ پہ اتنا کرم کردے

میرے مولا مجھ پہ اتنا کرم کر دے
مجھے ہر اک نظر میں محترم کردے

جن لوگوں پہ تیری خاص رحمت ہے
ان کے ساتھ اصغر کا بھی نام کر دے

......☆......

جس کے ساتھ ماں کی دُعا ہوتی ہے

جس کے ساتھ اپنی ماں کی دُعا ہوتی ہے
اس کے مقدر میں جنت کی ہوا ہوتی ہے

ماں کی گود سے جسے اچھا درس مِلے
وہی جانتا ہے ماں کی قدر کیا ہوتی ہے

اولاد غموں کو کبھی چھپا نہیں سکتی
ماں بچوں کی ہر بات سے آشنا ہوتی ہے

جن لوگوں کی مائیں دنیا میں نہیں ہیں
ان سے کبھی پوچھو کہ ماں کیا ہوتی ہے

جس بیٹی کو ماں سے حیا کا زیور مِلتا ہے
زندگی کے سفر میں وہ بیٹی با حیا ہوتی ہے

جسے اپنے ماں کی دُعا مِل جائے اصغر
اس بیٹے کے ساتھ رب کی رضا ہوتی ہے

......☆......

جن لوگوں کا مقدر......

جن لوگوں کا مقدر سرطان اور میزان ہے
ایسے لوگوں کا بہت ہی کمزور ایمان ہے

اپنی کنڈلیاں اور زائچے بنوانے والو
کیا تمہیں اصلی دین کی بھی پہچان ہے

پیر سے مستقبل کا حال دریافت کرتا ہے
یہ معاشرے کا تعلیم یافتہ جاہل انسان ہے

اے مسلماں کیوں ادھر اُدھر بھٹکتا ہے
جب کہ تیرے پاس اللہ کا قرآن ہے

جو غیر جانب دار میری تحریر پڑے گا
وہ فیصلہ کرے گا کتنا سچا میرا بیان ہے

......☆......

جو اپنے رب پہ......

جو اپنے رب پہ پختہ ایمان رکھتے ہیں
وہ جعلی پیروں کی پہچان رکھتے ہیں

اکیلے ہی گمراہ مریدوں سے لڑ رہے ہیں
دُشمن کی نظر میں اونچی شان رکھتے ہیں

جاہل پیروں کی رہنمائی کی حاجت نہیں
ہم لوگ اپنے پاس اللہ کا قرآن رکھتے ہیں

دین میں کسی قسم کا اضافہ کرنے سے قبل
اپنے سامنے پیارے نبی کا فرمان رکھتے ہیں

پیروں کا کاروبار کئی بند نہ ہو جائے
اسی لئے مریدوں کو دین سے انجان رکھتے ہیں

......☆......

کم علم مریدوں کو سمجھائے کون

کم علم مریدوں کو سمجھائے کون
صراط مستقیم انہیں دکھائے کون

سارا ماشرہ پیروں کے قبضے میں ہے
پھر اُن کے خلاف آواز اٹھائے کون

سبھی کہتے ہیں رشوت ختم کرو
مگر نام نہاد پیروں کو مٹائے کون

زمانے سے بہت برائیاں مٹ جائیں
مگر پیروں کا دہندہ بند کرائے کون

پیروں نے جن کی زندگی تباہ کی
اُن کے مریدوں کو تصویر دکھائے کون

کاربار کو مذہب کا ناکام نام دیا ہوا ہے
مرید کے ذہن میں یہ بات بٹھائے کون

......☆......

سچ کبھی چھپتا نہیں ہے چھپانے سے

سچ کبھی چھپتا نہیں ہے چھپانے سے
اصغر کبھی ڈرتا نہیں ہے ڈرانے سے

پیر و مرید اسی کوشش میں لگے ہیں
مگر میری آواز دبی نہیں دبانے سے

حق کو گمراہ لوگ تسلیم نہیں کرتے
مگر حق کبھی مٹتا نہیں مٹانے سے

سیدھے سادے مسلمانوں کو لُوٹنے والو
تمہیں کچھ نہ ملے گا اللہ کے خزانے سے

ہم جیسے دیوانوں کو زمانہ یاد رکھتا ہے
ہم سے ہے زمانہ ہم نہیں ہیں زمانے سے

......☆......

اصل دین کیا ہے

اصل دین کیا ہے تُجھے کسی نے سمجھایا نہیں
کسی اُستاد نے تجھے مذہب کا سبق پڑھایا نہیں

یا تو خرافات میں کھو کر دین سے اتنا دور ہو گیا
تعصب میں ڈُوب کر تو اصل اسلام سمجھ پایا نہیں

شرک کرنے والا اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے
وہ جنت جا نہیں سکتا جس نے توحید کو اپنایا نہیں

سچے ولی تو کافروں کو مومن بناتے تھے
کون بچا ہے جس پر تم نے کفر کا فتویٰ لگایا نہیں

......☆......

ایک طرف مشرک دوسری طرف کافر

ایک طرف مشرک دوسری طرف کافر
دونوں کے درمیاں ہے میرا پیارا سا گھر

ان کے کیسے اسلام کی دعوت دوں
آج کل یہی بات سوچتا رہتا ہے اصغر

اللہ کب انہیں صراط مستقیم دکھائے گا
ہر پَل اسی بات کی مجھے رہتی ہے فکر

مجھے میرے صبر کا پھل مِل جائے
میرا مولا اُن لوگوں کو ہدایت دے اگر

تو ہر کسی کو اسلام کی دعوت دیتا جا
گر اللہ نے چاہ ان پہ ہوگا تیری بات کا اثر

......☆......

اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا

اللہ کے سِوا کسی سے سوال نہیں کرتا
غیر اللہ کے سامنے عرضِ حال نہیں کرتا

جو بھی مانگنا ہو رب کریم سے مانگتا ہوں
خدا کے سوا کسی کو نہ حاجت روا مانتا ہوں

جو لوگ سمجھتے ہیں اپنے اللہ کا قرآن مجید
وہ ہو نہیں سکتے کسی جاہل پیر کے مرید

جو کوئی بے صبر ہو وہ بہادر انساں نہیں ہے
جو غیر اللہ کو قادر جانے وہ مسلماں نہیں ہے

قرآن و حدیث ہی میرے عقیدے کی دلیل ہے
حضور پہ جو درود و سلام نہ بھیجے وہ بخیل ہے

......☆......

غیر کے در پہ جو سر جھکایا نہیں کرتے

غیر کے در پہ جو سر جھکایا نہیں کرتے
وہ مصائب سے گھبرایا نہیں کرتے

جن لوگوں کو اللہ ہدایت نہ بخشے
وہ صراط مستقیم اپنایا نہیں کرتے

گمراہ لوگوں سے ڈر کر ہم اہلِ حق
اپنے عقائد کبھی چھپایا نہیں کرتے

صرف اللہ کے در سے مانگتے ہیں
کسی چوکھٹ پہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

......☆......

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے
اس کے سوا کسی کا نہ ڈر ہے

غیر سے کیوں بھیک مانگنے جاؤں
جب کہ اللہ کا کرم مجھ پر ہے

کسی کو خوشیاں کسی کو غم
ہر کسی کا اپنا اپنا مقدر ہے

قسمت کا لکھا ہو کر رہنا ہے
ستاروں کا کوئی نہ چکر ہے

جو ہر حال میں خوش رہتا ہے
اس شخص کا نام اصغر ہے

......☆......

میرے مولا

میرے مولا اے زمین تیری آسمان تیرا
اے ساری دُنیا تیری اے سارا جہان تیرا

اے سارے شجر حجر چرند و پرند ہی نئیں
ہر ویلے ذکر کردا رہندا ہر صاحبِ ایمان تیرا

ایس دنیا وِچ بڑا بد نصیب اے اوہ مسلمان
جہڑا نہ سندا نہ پڑھدا اے کدے قرآن تیرا

تیرے باجوں دُنیا وِچ میرا کوئی آسرا نئیں
کرم کرنا میں بڑا گناہگار آں انسان تیرا

اصغر نمانے نوں ایس گل دا بڑا فخر اے
اپنے ایس بندے تے ہے بڑا احسان تیرا

......☆......

میرے پیارے نبی دی
بڑی شان دوستو

میرے پیارے نبی دی اے اُچی شان دوستو
اوہ رسول بن کے آئے واسطے کل جہان دوستو

کسے مشرک دا جس وِچ کوئی وی حصہ نئیں
انہاں دی شفاعت اے واسطے مسلمان دوستو

میرے نبی نوں رب رحمان کئی معجزے بخشے
جنہاں چوں بہت بڑا معجزہ اے قرآن دوستو

ساڈے پیارے نبی نوں رب اے اعزاز بخشیا
اوہ جا کے بنے رب رحمان دے مہمان دوستو

اونہاں توں بعد کسے نبی نیں نئیں آونا
ایس عقیدے تے سب مسلماناں دا ایمان دوستو

......☆......

جب سے آغاز اہوا ماہ رمضان کا

جب سے آغاز ہوا ہے ماہِ رمضان کا
نُور سے چہرہ چمکتا ہے ہر مسلمان کا

اللہ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں
اس کی بندگی کرنا کام ہے انسان کا

اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے مانگنا
یہ حال ہے مسلمانوں کے ایمان کا

تعویز گنڈوں کے لئے استعمال ہوتا ہے
ایسے احترام ہوتا ہے اللہ کے قرآن کا

ہم سب فقط صرف اسی کی عبادت کریں
جو تنہا ہی نظام چلا رہا ہے سب جہان کا

......☆......

اپنے جینے کا ایسا قرینہ رکھو مومنو

اپنے جینے کا ایسا قرینہ رکھو مومنو
بغض و حسد بھرا نہ سینہ رکھو مومنو

تمہاری آنکھوں میں رہے شرم و حیا
اپنے دل میں تم مدینہ رکھو مومنو

تم ہر کسی سے بھلائی کرتے رہو
کسی کے لئے نہ کینہ رکھو مومنو

حلال میں اللہ نے بڑے برکت رکھی ہے
روزی میں شامل خون پسینہ رکھو مومنو

کڑے وقت میں یہ تمہارے کام آئیں گی
قرآنی دُعاؤں سے بھرا سینہ رکھو مومنو

......☆......

اپنے اللہ سے تم ڈرتے رہنا

اپنے اللہ سے تم لوگ ڈرتے رہنا دوستو
صرف اسی کی عبادت کرتے رہنا دوستو

یہ تمہیں سیدھی جنت میں لے جائے گی
تم پانچ وقت نماز پڑھتے رہنا دوستو

نماز کا اہتمام کرنا ضروری ہے لیکن
ہر طرح کے شرک سے تم بچتے رہنا

جب بھی ہمارے پیارے نبی کا ذکر آئے
تم درود و سلام بھیجتے رہنا دوستو

درود پاک پڑھنے کی بڑی برکات ہیں
رحمتوں سے دامن بھرتے رہنا دوستو

……☆……

مجھے فقط اپنے اللہ کا سہارا ہے

مجھے فقط اپنے اللہ کا سہارا ہے
اس کے سوا کوئی نہ آسرا ہے

وہی آقا وہی داتا وہی دستگیر
وہی ہے جسے مشکل میں پکارا ہے

اللہ کا در چھوڑ کر غیروں سے اُمیدیں
دورِ حاضر میں یہ حال ہمارا ہے

اپنے رب کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ
اصغر کو یہ بات کب گوارا ہے

ہم نے اسے غلاف میں چھپا رکھا ہے
جس قرآن کو اللہ نے ہدایت کے لئے اُتارا ہے

......☆......

مجھے توفیق دینا کہ اچھے کام کروں مولا
اگر لڑوں تو اپنے حق کی خاطر لڑوں مولا

مجھ سے جو لوگ جلتے ہیں جلتے رہیں
میں کسی حریف کا حسد نہ کروں مولا

تیرے سوا کسی اور کا خوف نہ ہو دل میں
میں کسی ظالم انسان سے نہ ڈروں مولا

میرے مالک مجھے اتنی صلاحیت بخش
دنیا بھر میں اسلام کا نام روشن کروں مولا

......☆......

اے اللہ پاکیزہ میرے خیالات کردے

اے اللہ پاکیزہ میرے خیالات کر دے
اپنی رحمتوں کی بہتات کر دے

میری زندگی خوشیوں سے بھری ہو
دور ساری میری مشکلات کر دے

جن کی زندگی میں ذہنی سکوں نہیں
مولا بہتر ان سے کے حالات کر دے

جن کو مجھ سے شکوے گِلے ہیں
دُور اُن کے دل سے شکایات کر دے

ماہِ رمضان کی برکات کی بدولت
پوری سب کی جائز حاجات کر دے

......☆......

جو تمہارا پالنہار ہے

کیا تم جانتے ہو کہ جو تمہارا پالنہار ہے
وہ اکیلا ہی سب جہانوں کا پروردگار ہے

جب ہم سب اسی رب کے بندے ہیں
ہمارے درمیاں کیوں نفرت کی دیوار ہے

جیون کی راہ میں سنبھل کر قدم رکھنا
انسان کی زندگی کا ہر راستہ بڑا پُر خار ہے

اپنے دین کی خاطر ہر قربانی دے سکتا ہوں
مجھے دین اسلام سے اتنا زیادہ پیار ہے

......☆......

میری حالت پہ رحم کرنا مولا

میری حالت پہ رحم کرنا مولا
مجھ گنہگار پہ کرم کرنا مولا

جن پہ تیرے رحمت کا سایہ ہے
ان کے ساتھ میرا نام کرنا مولا

تمام عمر غم کی بارش میں گزری
زیست میں خوشیاں عام کرنا مولا

دینِ فطرت جیسا کوئی مذہب نہیں
دنیا میں اُونچا اسلام کا نام کرنا مولا

اس جہاں میں جو اسلام کے دشمن ہیں
اُن کی سب سازشیں ناکام کرنا مولا

......☆......

اپنی زندگی میں ایسا انقلاب لائیے

اپنی زندگی میں ایسا انقلاب لائیے
دیر نہ ہو جائے آج ہی جناب لائیے

اگلے رمضان تک رہیں یا نہ رہیں
اس رمضان میں خوب نیکیاں کمائیے

جن کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں
یتیموں مسکینوں کا نہ بھول جائیے

ادھر ادھر بھٹکنے سے کوئی فائدہ نہیں
پیارے نبی کی سنت کو اپنا رہبر بنائیے

دیکھنا زندگی میں انقلاب ضرور آئے گا
ایک بار اپنے اللہ سے لو تو لگائیے

......☆......

رمضان میں اپنی عاقبت سنوار لو لوگو

رمضان میں اپنی عاقبت سنوارو لوگو
اس مبارک ماہ میں خود کو سدھارو لوگو

اللہ کی مخلوق کو تم سے شکایت نہ ہو
تم سب ایسے ماہ رمضان گزارو لوگو

جو ملے اسی پہ تم قناعت کرنا سدا
کسی دوسرے کا حق نہ مارو لوگو

غموں کے دور میں بھی ثابت قدم رہو
اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو لوگو

رمضان کریم کے سبھی روزے رکھ کر
اپنے چہرے کا نور تم سب نکھارو لوگو

......☆......

مجھے ایسی حیات اے رب غفار دے

مجھے ایسی حیات اے ربِ غفار دے
جہاں خزاں نہ آئے ایسی بہار دے

دنیا میں جس کی ہر کوئی مثال دے
آئینے کی طرح صاف کردار دے

زندگی میں بہت غم سہ چکا ہوں
میری زیست کر خوشگوار دے

سب لوگ مجھے محبت سے دیکھیں
ہر چھوٹا بڑا مجھے اپنا پیار دے

......☆......

میرے تن بدن میں

میرے تن بدن میں ایمان کی باس ہے
دین کا علم سیکھنے کی پیاس ہے

ایک دن دن ہر مسلمان جنت میں جائے گا
اس بات کی سب مسلمانوں کو آس ہے

میرے پاس دکھ درد کا بہت بڑا خزانہ ہے
اس کے سوا کچھ اور نہ میرے پاس ہے

آج کے انسان کی حالت دیکھ کر مول
اصغر کا دل ہر گھڑی رہتا اداس ہے

مصائب میں کیوں کسی اور کا سہارا مانگوں
جب کہ میرا اللہ میری شہ رگ کے پاس ہے

......☆......

مجھ ناچیز پہ اتنا کرم کر میرے مولا

مجھ نا چیز پہ اتنا کرم کر میرے مولا
مجھے دکھا دے اپنا گھر میرے مولا

ناؤ غم کی گرداب میں پھنسی ہے
زندگی سے دور کرنا بھنور میرے مولا

ظلمت کے اندھیروں میں گھرا ہوں
روشنی کا رہتا ہے انتظار میرے مولا

یہاں کوئی اپنا نہیں سب پرائے ہیں
یہاں کوئی نہیں غمخوار میرے مولا

تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوں
بے شک بندہ ہوں بڑا گنہگار میرے مولا

......☆......

میرے اللہ مجھے حفظ و امان میں رکھنا

میرے اللہ مجھے حفظ و امان میں رکھنا
اچھے لوگوں کے ساتھ دو جہان میں رکھنا

میری آخری سانس کے پرواز کرنے تک
جیسا وقت ہو مجھے حالت ایمان میں رکھنا

میری تربت سے ہر پل خوشبو آئے
کچھ ایسا کمال میرے بدن میں رکھنا

میرے گناہوں کی کڑی دھوپ سے
بچا کر رحمت کے سائبان میں رکھنا

میں اور کوئی کتاب پڑھوں یا نہ پڑھوں
اے خدا میری دلچسپی قرآن میں رکھنا

......☆......

سب جہانوں میں صرف اللہ کی شہنشاہی ہے

سب جہانوں میں صرف اللہ کی شہنشاہی ہے
جو یہ تسلیم نہ کرے یہ اس کی کم نگاہی ہے

ایسے لوگوں کو حق باتیں اچھی نہیں لگتیں
جن کے دلوں پہ جھوٹ و فریب کی سیاہی ہے

پیٹھ پیچھے کسی مسلمان کی غیبت کرنا
خیال رہے کہ یہ بہت بڑی گمراہی ہے

آخرت میں سب کو اعمال کا پھل ملے گا
وہاں مدد کرنے والا کوئی بہن نہ بھائی ہے

اپنے آپ کو اس دنیا کا مکین نہ سمجھو
یہاں جو بھی آیا ہے وہ مسافر جیسا راہی ہے

......☆......

سب جہانوں کا تُو پروردگار ہے

سب جہاں کا تو پروردگار ہے
سب دنیا کا تو اکیلا مختار ہے

کسے غم دینا کس کو خوشی
اس پہ کسی اور کا نہ اختیار ہے

ان مسلمانوں کو ہدایت دنیا مولا
جن کا دل شرک میں گرفتار ہے

اللہ و رسول کی اطاعت ضروری ہے
کسی اور سے نہ اصغر کو سروکار ہے

ان لوگوں کو شفا دینا میرے مولا
اس دنیا میں جو کوئی بیمار ہے

اس جہان میں وہی سچا مسلم ہے
جسے سب سے زیادہ حضور سے پیار ہے

......☆......

سب جہانوں کے لئے
رحمۃ للعالمین آپ ہیں

سب جہانوں کے لئے رحمۃ للعالمین آپ ہیں
کفار جن کے پاس امانتیں رکھتے وہ امین آپ ہیں

دنیا بھر میں حسنِ یوسف کے بڑے چرچے تھے
مگر دنیا کے مردوں میں سب سے حسین آپ ہیں

آپ کی زندگی اُمت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے
اللہ کے بعد سب انبیاء سے بہترین آپ ہیں

خدا سے انسان کو اچھی اُمیدیں بندھانے والے
بندے کو اللہ سے ملانے والے اہلِ یقین آپ ہیں

اسلام میں کسی اور ہستی کی بات نہیں چلتی
کیوں کہ ہمارے مذہب کے بانی دین آپ ہیں

......☆......

اللہ کی جانب سے

اللہ کی جانب سے دُنیا کو خوبصورت تحفہ ہوا عطا
خطہ عرب میں ہو گئے رحمتہ للعالمین جلوہ نما

ہر سمت علم کے نور کا اُجالا بڑھتا ہی گیا
رفتہ رفتہ ختم ہو گئی جاہلیت کی تاریک گھٹا

دین میں حضور کی ہر بات حرف آخر ہے
نبی کے آگے کئی کر نہیں سکتا چوں چرا

دنیا میں اسلام کا نام سدا کے لئے بلند رہے
اے اللہ ہم سب مسلمانوں کی ہے یہ دُعا

جو مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے ہیں
اے اللہ ایسے علما سے اُمتِ مسلمہ کو بچا

......☆......

خوشیاں مناؤ

خوشیاں مناؤ مومنو ماور رمضان آیا ہے
ہم سب کا بڑا پیارا سا مہربان آ گیا ہے

ایک ماہ تو پلک جھپکتے گزر جائے گا
لگتا ہے ہمارے گھر کوئی مہمان آیا ہے

اس ماہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے
اس مہینے میں اللہ کا قرآن آیا ہے

اس ماہ میں جتنا ثواب کما سکتے کما لو
با برکت مہینہ کرنے نیکیاں دان آیا ہے

جس گھر میں ہر روز اللہ کا ذکر ہوتا رہے
اس گھر میں کبھی نہ پھر شیطان آیا ہے

......☆......

میری کچھ ایسی زندگی میرے رب ہو

میری کچھ ایسی زندگی میرے رب ہو
دن کو چین سکون بھری ہر شب ہو

اللہ کے گھر کی سعادت جو نصیب ہو
میرے دل کو سکوں حاصل تب ہو

میں بھی مدینہ منورہ جا سکوں
کاش میرے لئے کوئی ایسا سبب ہو

اے اللہ مجھے وہ کچھ عطا کرنا
جو شے میرے حق میں مناسب ہو

میرے لبوں پہ کلمہ شہادت ہو
آخری سانس خارج جب ہو

......☆......

اللہ و رسول کی محبت

اللہ و رسول کی محبت دل میں بسائے رکھنا
ہر مصیبت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے رکھنا

نہ جانے کب کون تمہارے ساتھ بھلائی کر دے
ہر چھوٹے بڑے سے تم بات بنائے رکھنا

ہر کسی کے سامنے دل کے بھید نہ کھولنا
اپنا ہر دکھ درد سینے میں چھپائے رکھنا

نہ جانے کب تمہاری دُعا قبول ہو جائے
اپنے اللہ کے آگے جھولیاں بچھائے رکھنا

......☆......

ہمارے پیارے نبی

ہمارے پیارے نبی سے کوئی افضل نہیں ہے جہان میں
میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو لکھوں اُن کی شان میں

ان کے سامنے اونچی آواز سے بولنا بھی گناہ ہے
یہ بات اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں اپنے قرآن میں

ہمارے پیارے نبی کو اللہ نے اتنی فضیلت بخشی ہے
ان پہ فرشتے بھی درود و سلام پڑھتے ہیں آسمان میں

دُنیا والوں میں جس نے آپ کی رسالت کا اقرار کر لیا
سمجھو وہ انسان سرخرو ہو گیا دونوں جہان میں

جو گمراہ انسان آپ کو اللہ کا آخری نبی نہیں مانتے
بہت بڑی کمی رہتی ہے ایسے لوگوں کے ایمان میں

......☆......

جس کا پختہ ایمان ہوتا ہے

جس کا پختہ ایمان ہوتا ہے
وہ بندہ کامل انسان ہوتا ہے

خرافات سے وہ دُور رہتا ہے
جو دل کا سچا مسلمان ہوتا ہے

شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں
جب آغاز رمضان ہوتا ہے

جو ماہِ صیام میں بھلا نہ کرے
اس کا آقا شیطان ہوتا ہے

......☆......

سب مسلمانوں کو مبارک ہو ماہِ صیام

سب مسلمانوں کو مبارک ہو ماہِ صیام کی
جو اللہ کی عبادت نہ کرے وہ زندگی کس کام کی

دن رات اپنے رب کی تم بندگی کرتے ہی رہنا
جو ملے جولی پانا اُمید نہ رکھنا انعام کی

جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے کچھ نہ کیا
سمجھو اس بدنصیب نے برباد زندگی تمام کی

فضول باتوں سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا
تو ہر کسی سے ہمیشہ باتیں کیا کر کام کی

اُمتِ مسلمہ کا زوال عروج میں بدل جائے
اس قوم کو آج ضرورت ہے ایک امام کی

......☆......

مبارک ہو مومنو ماہِ رمضان آیا ہے

مبارک ہو مومنو ماہِ رمضان آیا ہے
روزہ رکھو اللہ نے یہ فرمایا ہے

بڑا بد نصیب ہے وہ مسلماں
جس نے اس میں کچھ نہ کمایا ہے

مبارک ماہ میں ایک ایسی شب ہے
جس نے اللہ سے جو مانگا وہ پایا ہے

اپنے رب کی راہ میں اسے خرچ کر
تیرے پاس اللہ کا دیا جو سرمایہ ہے

رات کو سونے سے قبل اتنا سوچا کر
تُو نے اگلے جہاں کے لئے کیا کمایا ہے

......☆......